خیالستان خالدؔ

مجموعہ مناقب

بزرگانِ اہل اللہ

	منظوم	اشعار
1- مدارج واختیارات اولیاء (تمہید)	(1)	24
2- مناقب سیدنا علی بن ابی طالبؓ	(2)	17
3- مناقب حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ	(14)	150
4- مناقب حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتی غریب نوازؒ	(35)	310
5- مناقب حضرت سیدنا نظام الدین اولیاءؒ	(4)	38
6- منقبت حضرت سیدنا بندہ نواز گیسو درازؒ	(1)	8
7- مناقب حضرت سیدنا خواجہ شمس لدینؒ قادری	(12)	105
8- مناقب حضرت سید محمد بادشاہ محی الدین القادری وجودیؒ	(32)	334
9- قصیدہ والئی دکن	(1)	14
10- غزلیاتِ عرفانی	(34)	205
Total	(136)	1205

سلسلہ اشاعت لطیف اکیڈمی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تصنیف	خیالستانِ خالد......(باب دوم) مجموعہ مناقب بزرگان اہل اللہ
اسم مصنف	مولانا ابوالفیض شاہ محمد خالد وجودی القادری المعروف خالد بن جانثار یار جنگ خالدؒ
موضوع	شعر و سخن
تاریخ اشاعت	طبع اول جمادی الثانی 1432ھ مئی 2011ء
ترتیب واہتمام	سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی
رسم اجراء	بہ موقعہ عرس شریف مرشدی ومولائی حضرت خالد وجودی علیہ الرحمۃ بہ دست مبارک حضرت خواجہ معین الدین خالدی القادری سجادہ نشین ومتولی درگاہ حضرت خالد وجودیؒ
باراول	200 (دوسو)
صفحات	192
ہدیہ	Rs 65/-

ناشر لطیف اکیڈمی اینڈ پبلشرز
ٹولی چوکی۔حیدرآباد۔(انڈیا)فون 9490754160

کمپیوٹر کتابت: ٹرائی اسٹار گرافکس 16-3-992/5/A چنچل گوڑہ حیدرآباد 9247890253

ملنے کا پتہ

01 Lateef Academy
Quadri Manzil, 9.4.135/A/5-Toli Chowki Hyderabad
Raghawa Colony , 7 Tombs Road, Toli Chowki, Hyderabad
Ph: 040-23568160 - 9490754160 - 9912543340

02 Aastan-e-Khalid, Barkas, Hyderabad
Ph: 9885781786

03 Hyder & Sons, Machli Kaman, Hyderabad Ph: 24578494

ویب سائٹ: www.lateefacademy.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی

امابعد! ہمارے پیرومرشد حضرت خالدؒ وجودیؒ القادری علیہ الرحمۃ المعروف خالد بن جانثار یار جنگ کا کلامِ بلاغت نظم ''خیالستانِ خالدؒ'' کے نام سے موسوم ہے۔ یہ ایک ضخیم کلام ہے جو تقریباً (800) آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے، جس کو حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کی ہدایت کے مطابق انتخاب، اشعار اور ترتیب و تزئین کے ساتھ طباعت و اشاعت کے متبرک کام کو ہمارے والدِ بزرگوار حضرت سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری مدظلہ عالی نے تکمیل فرمایا ہے۔

''خیالستانِ خالدؒ'' کے اشعار کی تعداد 4500 تک پہنچتی ہے اور جس کا ہر شعر عشق کی وارفتگی، مئے الست کا کیف اور علمی و ادبی چاشنی کو اپنے میں سموئے ہوئے ہے۔ یہ سامعین و قارئین کے مشامِ جاں کو معطر اور روح کو معنبر کردیتی ہے۔ اور اکثر اشعار فنائیت و بقائیت کی گتھیاں سلجھاتے ہیں۔

اس کلام کو چار جلدوں میں: (۱) حمد و نعتِ شریف (۲) مناقب اہل اللہ (۳) تعلیماتِ خالدؒ (۴) غزلیات و رباعیات کا رسمِ اجراء مصنف حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کے 22 ویں عرسِ مبارک کے موقع پر درگاہ شریف بارکس میں بفضل تعالیٰ عمل میں آرہا ہے جو ہماری دیرینہ تمنا تھی۔

کلام میں مشکل ذو معنی الفاظ کے لفظی اور مرادی معنی کی تشریح صفحات کے حاشیہ میں درج کردی گئی ہیں تاکہ قارئین کو اصل مفہوم سمجھنے میں سہولت ہوسکے۔

آخر میں لطیف اکیڈیمی کی جانب سے ہم جناب میر رفیق علی خان صاحب کے ممنون و مشکور ہیں جنہوں نے کمپیوٹر کتابت کے مشکل کام کو بخوبی انجام دیا۔

لطیف اکیڈیمی
ٹولی چوکی۔ حیدرآباد-8
جمادی الثانی 1432ھ م 2011ء

معتمدین لطیف اکیڈیمی
1- میر رحیم اللہ شاہ قادری (اقبال پاشاہ)
2- میر کریم اللہ شاہ قادری (خواجہ پاشاہ)

انتساب

میں اپنی اس ادنیٰ سعی وکوشش کو !

☆ والدی ومرشدی خواجہ ابوالخیر ڈاکٹر
حضرت میر مومن علی شاہ قادری علیہ الرحمۃ والرضوان

☆ مرشدی ومولائی خواجہ ابوالفیض
حضرت شاہ محمد خالد وجودی القادری علیہ الرحمۃ الرضوان

☆ دادا پیر خواجہ ابوالرضا
حضرت سید محمد بادشاہ محی الدین شمسی القادری وجودیؔ علیہ الرحمۃ والرضوان

کی خدمت بابرکت میں پیش کرتا ہوں۔ جن کے خرمنِ علم وعرفان کی خوشہ چینی نے مجھے دانش وآ گہی کا فیضان بخشا۔

خاکپائے حضرت خالد وجودیؒ

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری، قادریؔ کان اللہ لہٗ

فہرست مجموعہ مناقب بزرگانِ اہل اللہ

S.No	عنوان	Page
	عرضِ ناشر	3
	انتساب	4
	فہرست	5
	تعارف	13
	خمسہ (تمہید منقبت بزرگانِ اہل اللہ)	
01	تمہارے ہی دو عالم کو بنا بیٹھے میخانے	24
	منقبت در شان حضرت سیدنا علی ابن ابی طالبؓ	
02	نورِ احمد مصطفیٰ ہو یا علیؓ مرتضیٰ	28
03	باطنِ نورِ مصطفیٰ تو ہی تو ہے	29
	منقبت در شانِ غوث الثقلین سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ	30
04	فکر کیا تم پر ہے نظرِ رحمتِ غوث الوریٰ	31
05	سراپا نورِ مطلق ہے سراپا غوث اعظم کا	32
06	بغداد نگر یا جاؤں گا	33
07	مظہرِ ذاتِ خدا غوث الوریٰ	33
08	محبوبِ خدا کے نورِ نظر یا سیدنا عبدالقادرؒ	34
09	ظہورِ وجودِ خدا غوثِ اعظمؒ	36
10	سگِ درگاہ غوثیہ ہوں میں	36
11	مظہرِ ذاتِ پاک سرِ قدم	37
12	میرے محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانیؒ	38
13	تیرے صدقے تیرے قرباں خبر لے میری	39
14	آپ ہی کو لاج ہے محبوبِ سبحانی میری	40

S.No	عنوان	Page
15	ہر شئے سے نمایاں ہے خود جلوۂ یزدانی	41
16	نائبِ ذاتِ کبریا آئے	42
17	میرے محبوبِ سبحانی میری اب لاج رکھ لیجئے	43
	مثلث	
18	سراپا نورِ یزدانی میرے محبوبِ سبحانی	44
	مسدس	
19	میں قربان تم پہ تم تو ہو سراپا ذاتِ رحمانی	45
	منقبت در شانِ خواجۂ خواجگان سلطان الہند غریب نوازؒ	48
20	چھنی ہے دل الم سے جگر لخت لخت ہے	49
21	تو داتا میرا غریب نوازؒ	51
22	ازل سے تا ابد جلوہ معین الدین چشتی کا	52
23	سرکار میرے میرے آقا سلطان الہند غریب نوازؒ	54
24	نعلینِ مبارک پر میں فِدا سلطان الہند غریب نوازؒ	55
25	تمہارے حُسن پہ شیدا ہوں یا غریب نوازؒ	56
26	نہیں ہے کوئی میرا تجھ سوا غریب نوازؒ	57
27	مظہرِ کبریا غریب نوازؒ	58
28	ہو آپ جلوۂ ارض وسماں غریب نوازؒ	59
29	تم نہ پوچھو بھلا غریب نوازؒ	60
30	ہجر میں ایسا تیرے رویا کروں	61
31	گرچہ بد ہوں عاصیوں میں ہوں گنہگاروں میں ہوں	62

S.No	عنوان	Page
32	ظہورِ خواجہ ہے حق کا ظہور دیکھو تو	63
33	ٹکڑے دامن ہے میرا چاک گریباں دیکھو	64
34	بیکس ہوں بے وسیلہ ہوں خواجہ ادھر تو دیکھو	65
35	ہر اک کی مشکلوں کے آپ ہو مشکل کشا خواجہ	66
36	اجمیر بُلانے میں کیوں دیر لگی خواجہ	68
37	بہت رنج و غم میں اُٹھایا ہوں خواجہ	69
38	تیرے صدقے تیرے قربان پیارے خواجہ	70
39	میری ہستی کو مٹا دے خواجہ	71
40	میں جو ہوں سو تو ہے اے خواجہ	72
41	مجھے ہے دردِ بے درماں خبر لے اب میری خواجہ	73
42	تو آلِ سیدِ ابرار ہے اجمیر کے خواجہ	74
43	آج کل سے بیقراری بڑھ گئی	75
44	بندہ ہیں حق نما ہیں چشتی گھرانے والے	76
45	تو سراپا ذاتِ احمد سیدِ ابرار ہے	77
46	تو سلطانِ ہند ہے تو میرا پیا ہے	79
47	تمنا رو رہی ہے حسرتوں کا خون ہوتا ہے	80
48	صبح سے تا شام حاصل جلوہ جانانہ ہے	81
49	مست ایسا جام اُلفت پی کے مستانہ رہے	82
	مسدس	
50	تو نائب ہے محمدؐ مصطفیٰ کا تو مظہر ہے علی مرتضیٰ کا	83

S.No	عنوان	Page
	مثلث	
51	ہوں مضطر جاں بہ لب مولیٰ دمِ مشکل کشائی ہے	84
	منقبت درشانِ حضرت خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ علیہ	86
52	ہیں مکیں ہر مکاں نظام الدینؒ	87
53	مظہرِ ذاتِ خدا خواجہ نظام الدین پیرؒ	88
54	ہے بے نقشہ کا نقشہ خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا	90
	منقبت حضرت خواجہ بندہ نواز قبلہؒ	
55	حسرتیں لے کے بہت بندہ نوازؒ آیا ہوں	91
	منقبت درشانِ حضرت عاجز نواز خواجہ شمس الدین محبوبِ ربانی رحمتہ اللہ علیہ	92
56	فدا تجھ پر دل وجاں شمسِ دیں محبوبِ ربانیؒ	93
57	ہو تم ہی جلوۂ ذاتِ خدا محبوبِ ربانیؒ	95
58	مظہرِ رحمتِ یزداں میری بگڑی نہ بنی	97
59	ہیں آپ اللہ اللہ عاجز نواز خواجہ	99
60	چشم ودل میں جلوہ گر ہیں شمس دیںؒ	100
61	تیرا بندہ ہوں میں میرا مولا ہے تو شمس ہے تو میرا خواجہ ہے تو	101
62	وجودِ خالقِ مطلق ہے جلوہ شمسِ انور کا	102
63	بہرِ آلِ رسول خدا، شمس الدین حق شمس الدینؒ	103
64	خدا نے موہنی صورت بنائی میرے خواجہ کی	104
65	عاجز ہوں بندہ عاجز نوازا	105

S.No	عنوان	Page
	منقبت درشانِ حزبِ بیکس نواز شاہ ابورضا سید محمد بادشاہ محی الدین وجودی شمسیؒ	106
66	مظہر ہو مصطفےٰ کا شاہ بورضا وجودیؒ	107
67	خستہ ذلیل و مجرم بندہ ہوں یاوجودیؒ	109
68	لاج رکھنا ہوں وجودیؒ آپ کا	111
69	اپنا صدقہ دلا دو وجودیؒ پیا	112
70	دارین کے مختار میرے پیر وجودیؒ	113
71	یاوجودیؒ بتاؤں کیا ہیں آپ	115
	السلام اے بادشاہِ دین وایماں السلام	115
72	کرم کر میرے مولا تو کرم کر	116
73	جلوۂ خدا ہیں آپ بادشاہ محی الدینؒ	117
74	وجودیؒ وجودیؒ پکارا کروں میں	118
75	پیا ہوں جامِ وحدت جب سے اُن کا کیا کہوں کیا کہوں	119
76	اُسی پر ناز ہے مجھ کو اُسی پر میں مفخر ہوں	120
77	وجودیؒ پیر سا مُرشد کوئی پائے تو میں جانوں	121
78	دل فدائی آپ کا ہے جاں فدائی آپ کی	122
79	وجودیؒ پیر کا ادنیٰ ہوں بندہ کیا کہوں تم سے	123
80	تو رکھ لاج سب کی خدارا' خدارا وجودیؒ پیارے وجودیؒ پیارے	124
81	جو فرمایا تھا وہ سب کر دکھایا میرے خواجہ نے	125
82	جلوہ دکھا کے لوٹ لیا مستِ ناز نے	126
83	میری لاج رکھنا وجودیؒ پیا' مجھے خوف کس کا مجھے فکر کیا ہے	127
84	شہودِ ذاتِ رحمان میرے خواجہ تیری صورت ہے	128

S.No	عنوان	Page
85	سب میں تو فقط جلوہ اُس کا نظر آتا ہے	129
86	اچھا کیا عاشقِ خستہ کو دیوانہ بنا کے چھوڑ دیا	130
87	بندۂ عشق ہوں میں عبد پرستی میں ہوں مست	131
88	ظہورِ خواجہ ہے حق کا ظہور دیکھو تو	132
89	میرے مردہ دل کو جِلاتے بنے گی	133
90	تم ہی جلوۂ مصطفیٰ ہو وجودیؒ	134
91	میں ادنیٰ ہوں مرید و خادم و بندہ تیرا ساقی	135
92	دے رحم جس کو حُسن تو پروردگار دے	136
93	جس طرح ہو سکے تیری صورت جمائینگے	138
94	ہوں سگِ درِ اقدس سب پہ آشکارا ہے	139
94-A	بہارِ قادریہ چشتیہ گلزار کے صدقے	141
95	میرا خود قلب ہی عرشِ بریں ہے	142
	مسدس	143
96	بادشاہا اپنے محتاج کرم پر اک نظر	144
97	میرا روشن ہو سینہ مخزن اسرار کا صدقہ	145
98	میں پریشان حال ہوں لِلّٰہ لے مری خبر	148
	قصیدۂ والیٔ دکن۔نواب میر عثمان علی خاں آصف جاہ سابع	
99	تیری امداد پر مشکل کشا شبیر شبر ہو	151
	غزلیاتِ عرفانی	153
01	ہم اپنے کو پاتے ہیں خود آپ کی صورت میں	154
02	وہ شوخ ہے دل میں میرے مکیں، اس کا ہی جلوہ ہے آنکھوں میں	155

S.No	عنوان	Page
03	میں دفن جب سے ہو گیا اُس کوئے یار میں	156
04	دردِ دل حد سے سوا رکھتے ہیں	157
05	نہ عقل میں تو نہ گمان میں تو' کوئی کیا جانے کیا تیرے راز کو	158
06	مسیحائی کی شان آخر دکھانا ہی پڑا تم کو	160
07	میری اس چشمِ پُرنم میں دلِ پُر درد میں تم ہو	161
08	سب حال میرا جان کے انجان تم ہی تو ہو	162
09	بہار آئی ہے بُلبل کر رہے ہیں شورِ مستانہ	163
10	دیوانگی کا اپنی اک بن گیا فسانہ	164
11	ہوش باقی نہ رہے اتنی پلا دے ساقی	166
12	میری آنکھوں میں ہے صورت آپ کی	167
13	ہر ایک تعین میں دیکھا تیرے جلوے کو	168
14	اُس کی جب تک دل میں میرے جلوہ فرمائی نہ تھی	169
15	ہستی میں اپنی مجھ کو اے جانِ جاں مٹا دے	170
16	مجھے جو کچھ بھی دینا تھا میرے مُولا دیا تو نے	171
17	تُو عاشق ہے تو کیوں اُنکی جفاؤں پر ملال آئے	172
18	اسے کعبہ نہ بتخانہ بنا دے	173
19	سب ذکر و شغل چھوڑ کر مالا تیرا جپا کرے	174
20	شکوہ نہ کبھی تیرا کریں گے	175
21	تیرے دربار میں دست بستہ آ کر ہم بھی دیکھیں گے	176
22	تیری چوکھٹ پہ جو اک سجدہ ادا ہو جائے	177

S.No	عنوان	Page
23	ہر ایک کو سجدہ میں گرا کیوں نہیں دیتے	178
24	تجلّی ریز سب میں میری ہستی برملا کر دے	179
25	آپ کے وعدۂ زبانی سے	180
26	دل دیا اُسے میں نے چوک ہوگئی مجھ سے	181
27	کر دیا اپنے سے باہر جلوۂ جاناں مجھے	182
28	جان رہی تو کیا مجھے جاں گئی تو کیا مجھے	183
29	اپنا معشوق نکیلا بھی طرحدار بھی ہے	185
30	سینہ میں دل میں میرے وہ آتشِ نہاں ہے	186
31	مضطر ہوں میں اِدھر وہ اُدھر مستِ ناز ہے	187
32	وہ طرحدار نظر میں ہے میرے دل میں ہے	188
33	کر رحم ہجرِ جاناں مجھے کیوں ستا رہا ہے	189
34	ہر نشان بن کے بے نشان تو ہے	190
35	میں در پر تیرے خواجہ خستہ و خور آیا	191
36	لاج رکھنے والے رکھ لے لاج آج	192
	مصنف کی دیگر تصانیف	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''خیالستانِ خالدؒ''

(مختصر تعارف)

از: شاہ محمد خواجہ معین الدین خالدی چشتی القادری۔ خلیفہ و جانشین حضرت خالد وجودیؒ

متولی: بارگاہ خالدؒ وجودیؒ۔ بارکس، حیدرآباد۔ صفر ۱۴۳۲ھ مطابق جنوری ۲۰۱۱ء

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ سیدنا محمدؐ المصطفیٰ و علیٰ الہٖ واصحابہ علیٰ اولیاء امتہٖ اجمعین . امابعد!

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے ''الشرعتة اقوالی والطرقة افعالی والحقیقة احوالی'' یعنی شریعت میرے اقوال ہیں، طریقت میرے افعال ہیں اور حقیقت میرے احوال ہیں۔ لہذا اخلوص اور استقامت کے ساتھ شریعت پر عمل پیرا رہنے سے تزکیۂ نفس (نفس کی پاکیزگی) اور طریقت کی راہِ سلوک سے تصفیۂ قلب (دل کی صفائی) اور حقیقت کے مشاہدہ سے تجلیۂ روح (روح کی لطافت اور معرفتِ الٰہی) کا حصول ممکن ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا انسان کی پیدائش کا اصل مقصد عبادتِ الٰہی ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا !

خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (ذاریات-56) یعنی جن اور انسان کو محض عبادت کے لئے پیدا فرمایا۔ عبادتِ الٰہی بغیر معرفتِ حق (پہچان حق تعالیٰ) کے ممکن نہیں۔ لیکن اس دولتِ سرمدی کا حصول ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں بلکہ اس کے لئے ایک ہادی و پیرو مرشد یا شیخ کامل کا وسیلہ ضروری ہے۔ جس کے بغیر خدا شناسی ممکن نہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ''وابتغو الیہ الوسیلة'' میں اسی وسیلہ کی تلاش کا حکم دیا گیا ہے۔ جس کی صحبت و فیضان برکات سے تزکیہ نفس (شریعت)، تصفیہ قلب (طریقت) اور تجلیۂ روح (حقیقت) کے منازل طے ہوسکیں اور خدا کے فضل و کرم سے معرفتِ حق کے سمندر سے کچھ بوند چکھ سکیں اور صحیح معنی میں

عابد و عارف کہلائیں۔

دیکھو! اہل اللہ کے قلب عشقِ رسول ﷺ میں اِس قدر صاف شفاف ہو جاتے ہیں کہ وہ سراپا حق کا آئینہ ہوتے ہیں۔ تجلیاتِ حق ان سے نمایاں ہوتے رہتے ہیں۔

مصنف ''خیالستانِ خالدؒ'' میرے پیرِ کامل مرشدی و مولائی ذرہ نواز حضرت خواجہ ابو الفیض شاہ محمد خالد وجودی علیہ الرحمۃ المعروف خالد بن جانثار یار جنگؒ کا شمار اُن اہل اللہ دکن میں ہوتا ہے جن کا مرتبہ و مقام اللہ اور رسول ﷺ ہی جانتے ہیں۔ اپنی دانش سے اتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ آپؒ میدانِ شریعت کے شہسوار اور آسمانِ طریقت کے شہباز ہیں۔ آپؒ اپنی حیاتِ پاکیزہ میں ہزاروں مریدین و معتقدین کو اپنے علمی و روحانی فیوض و برکات سے مالا مال فرمایا اور بعد وصال بھی آستانہ و بارگاہِ خالدؒ سے روحانی فیض کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ آپؒ کا کلام صاحبانِ ذوق کے لئے آج بھی سر چشمۂ وجدان و ہدایت ہے۔

اللہ رب العزت نے اپنے فضل سے مجھ ناچیز کو حضرت قبلہ خالد وجودی علیہ الرحمۃ کے نواسہ کی حیثیت سے آپؒ کے گود و گھوارے میں آپؒ کی خاص نگرانی میں پروان چڑھنے کی سعادت سے مشرف فرمایا اور زندگی کے ہر موڑ پر آپؒ کی رہنمائی اور اِمداد آج بھی حاصل ہے۔

الحمد اللہ میرے برادرِ طریقت مکرمی سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی قابلِ تحسین و مبارک باد ہیں جنہوں نے بہ اجازت پیر خالد علیہ الرحمۃ آپؒ ہی کے منشے کے مطابق ''خیالستانِ خالدؒ'' کی جدید انداز میں ترتیب و تزئین کے ساتھ بفضلِ تعالیٰ اشاعت کے متبرک کام کو سر انجام دیا۔ اِس سے قبل آپ ہی کے چھوٹے بھائی مکرمی میر اسد اللہ شاہ قادری خالدی نے ''خیالستانِ خالدؒ'' کو اپنے طور پر ترتیب دے کر مخطوطے کی شکل میں تیار کر کے مجھے دیا تھا۔

بہر حال اِن دونوں بھائیوں کی خدمات پیر خالد علیہ الرحمۃ سے نسبت بہ درجہ عشق ہونے کا اور خود پیر کی توجہ خاص کا آئینہ دار ہے۔ قارئین اِس کلام کو ویب سائیٹ www.Lateefacademy.com پر بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

صاحبِ تصنیف ''خیالستانِ خالدؒ '' کا تعارف مجھ ہیچمدان کے دائرہ امکان سے بالاتر ہے۔قلم عاجز ہے اور میں حیران ہوں کہ اس مقدس شخصیت کا تعارف کن الفاظ میں بیان کروں،بس یہ اشعار وردِ زبان ہیں ۔

آ قا کہوں یا مالک و مولا کہوں تمہیں یا باغِ وجودیؒ کا گُلِ زیبا کہوں تمہیں
گلزارِ شمسؔ کا گُلِ رنگیں ادا کہوں یا خواجگانِ چشت کا سہرا کہوں تمہیں
اللہ رے یہ حُسن تخیل کی رفعتیں حیران ہوں میرے شاہ کیا کیا کہوں تمہیں

لطیفؔ قادری

نام و نسب:۔

مرشدی ومولائی حضرت قبلہ کا اسمِ گرامی خالدابی اللّیل المعروف خالد بن جانثار یار جنگ ہے آپ کو سلطان الاسرار،شیخ الکامل، ذرہ نواز محبوبِ رحمانی بدرالدین،خواجہ ابوالفیض شاہ محمد خالد وجودی قادری الچشتی علیہ الرحمۃ جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔اور آپؒ کے والدِ بزرگوار حضرت عوض ابی اللّیلؒ نواب جانثار یار جنگؒ ہیں۔آپؒ کے والدِ ماجد ملک یمن (جزیرۃ العرب) سے حیدرآباد دکن تشریف لائے اور بادشاہِ وقت آصف جاہ ششم نواب میر محبوب علی خان نے اپنے اے۔ڈی۔سی کے باوقار عہدہ پر فائز فرمایا۔حُسنِ خدمات کی بناء پر آپ کو جانثار یار جنگ کے خطاب سے بھی سرفراز کیا گیا۔حضرت خالدؒ بن جانثار یار جنگ کی ولادت 6/رجب 1297 ھ مطابق 6/ڈسمبر 1879ء حیدرآباد دکن میں ہوئی۔آپ شافعی المسلک ، قادری ، چشتی ، سہروردی ، رفاعی مشرف وحدت الوجود مذہب کے حامل تھے۔آپؒ کا نسبی سلسلہ پدری عرب کے مشہور امراء قبیلہ ابی اللّیل الہاشمی سے ہے اور سلسلہ مادری سید جلال الدین

جہانیان جہاں گشت بخاریؒ سے ہوتا ہوا حضرت سید احمد کبیر رفاعیؒ سے جاملتا ہے ۔

مقام و مرتبہ:۔

حضرت خالد میاں قبلہ علیہ الرحمۃ کو اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ ابورضا سید بادشاہ محی الدین حسینی وجودیؔ القادری علیہ الرحمۃ اور دادا پیر حضرت خواجہ شمس الدین علیہ الرحمۃ اورنگ آبادی سے راست تربیت اور فیضان و توجہ خاص حاصل رہی۔ جو آپؒ کو ایک امیر سے فقیرِ کامل بنادیا آپؒ کو اپنے پیرؒ سے نسبت اور فنائیت کا اندازہ خود آپؒ کے اس شعر سے ہوتا ہے ۔

نام کو بھی نہیں رہا خالدؔ ہیں وجودیؒ پیا وجودیؒ پیا

آپؒ کی پیر پرستی اور خود پیرؒ کی توجہ خاص نے آپؒ کو فنا فی الرسول و فنا فی اللہ کی منزلیں طے کرادیں۔ آپؒ اپنے کلام میں اِس جانب اشارہ فرماتے ہیں کہ ۔

گو خالدؔ نام ہے میرا مگر بندے کا بندہ ہوں محمد مصطفیٰ کے فضل سے میں سب میں دائر ہوں

کچھ ایسا مرتبہ فضل کرم سے ہوگیا حاصل نہ ہم اپنے کو پاتے ہیں نہ اب اُن کو پاتے ہیں

بخدا ! مجھ خادم کا وجدان کہتا ہے کہ آپؒ ولایت کے درجہ کمال پر محمدی مشرف ہوکر احدیت کے مکیں و تمکین ہیں واللہ اعلم ورسولہ۔ اس کے باوجود آپؒ کی عاجز مزاجی اور خوش خلقی کا یہ عالم ہے کہ ایک جگہ فرماتے ہیں!

دھوکا مت کھا تو رب کو رب ہی سمجھ خالدؔ انساں نہیں تو پھر کیا ہے

حضرت خالدؔ وجودیؒ

بیسیوں خلفاء اور سالکانِ راہِ خدا آپؒ کے فیضِ بابرکت سے بہرہ مند ہوئے اور ولایت کے اعلیٰ مقامات پر فائز ہوئے۔ آپؒ کے ہزاروں مریدین ملک و بیرونِ ممالک میں موجود ہیں۔ آپؒ کا کلام میرے پیر بھائی حضرت محمد اشرف خالدی صاحب نے ایک رجسٹر میں محفوظ کرلیا تھا، جس کو حضرت قبلہؒ ہفتہ وارانہ مجلس میں ہر اتوار کو خود پڑھ کر تعلیم دیا کرتے تھے یہ مجلس شام تک جاری رہتی اور دوپہر کے کھانے کا اہتمام فرماتے یہ سلسلہ تاحیات چلتا رہا۔

مجھ سگِ در پر خاص نظر کرم ہوا کرتی اور آپؒ اپنی علالت میں وصال مبارک سے ایک ماہ قبل رات دن اپنی خدمت میں رہنے کا شرف عطا فرمایا۔ فدوی اُس آفتابِ ولایت کی کیفیات کے پُرسوز اثر سے حیران سارہتا تھا اور خدمت میں مشغول رہتا تھا بالآخر آپؒ نے بعمر 111 سال 11/ جمادی الثانی 1408ھ مطابق 30/ جنوری 1988ء کو بوقت فجر رحلت فرمائی۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

آپؒ کا مزارِ مبارک بارکس حیدر آباد میں آپؒ کے پیرو مرشد حضرت ابو رضا سید بادشاہ محی الدین وجودیؔ القادری علیہ الرحمۃ کی گنبدِ مبارک کے جوار میں زیارتِ گاہ خاص و عام ہے۔ آپؒ کے وصال کے بعد حضرت پیرانی ماں صاحبہ کے منشے اور مریدین کی اتفاقِ رائے سے آپؒ کے نواسے حضرت خواجہ معین الدین خالدی القادری کو آپؒ کا جانشین وسجادہ نشین مقرر کیا گیا۔ آج بھی ہر ماہ 11/ تاریخ کو محفلِ سماع، تناولِ طعام، سالانہ اعراس کی تقاریب آستانہ خالدؔ پر اُسی طرح جاری ہیں جیسے آپؒ کے حینِ حیات میں تھے اور حضرت وجودیؔ پیا علیہ الرحمۃ کی گنبدِ مبارک کی تعمیر کا اہم کام حضرت خالد میاں علیہ الرحمۃ کے منشے کے مطابق حضرت معین پاشاہ سجادہ نشین کی نگرانی میں حال ہی میں تکمیل پایا۔ اللہ تعالیٰ حضرت معین پاشاہ سجادہ نشین کو سلامت و با کرامت رکھے۔ آمین۔

خوش نصیبی سے مجھ مرید و خادم کو حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کی صحبت با برکت اور فیضان خاص کی سعادت ایک طویل عرصہ تک حاصل رہی اور آج بھی جاری و ساری ہے۔

علم و فضل:۔

حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کو قرآن و حدیث پر گہری بصیرت حاصل تھی۔ اصولِ فقہ، ادب اور تصوف پر خاص دسترس کے حامل رہے ہیں۔ آپؒ استادِ سخن اور باصلاحیت شاعر بھی رہے ہیں۔ آپؒ کا کلام ''خیالستانِ خالد'' حمدِ باری تعالیٰ نعتِ رسولِ مقبول ﷺ، مناقبِ اولیاء کرام، غزلیات و رباعیات علوم عرفانی و تصوف، عشقِ رسول ﷺ سے بھرا ہوا اُردو و فارسی زبان میں 800 صفحات پر مشتمل ضخیم مجموعہ کلام ہے۔

حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کو زبان و بیان پر غیر معمولی قدرت حاصل تھی چنانچہ آپؒ کے کلام میں فن کی پختگی ،طرزِ ادا کی شگفتگی ،اظہار میں بے ساختگی ،لب و لہجہ کی پُر اثر آفرینی، تشبیہات و استعارات کی بوقلمونی جا بجا نمایاں ہے اور اشعار کی تلفیظ کا دائرہ بہت وسیع ہے جس کی ترکیبیں متنوع اور منفرد ہیں۔ اکثر مترنم اور نغمہ ریزی ،بحروں کا انتخاب کلام کو سماع کے لئے نہایت موزوں بنا دیتا ہے۔

اہل قال شعراء کا کلام جو صرف زبان سے واہ واہ نکلوادے معتبر نہیں اہل حال حضرات کا کلام جو روح کو گرمادے' دل پر اثر انداز ہو اور جس سے عشقِ رسول ﷺ میں آفرینی ہو اور آنکھ نم ہو جائے اور قلب مضطرب ہو جائے وہ کلام معتبر ہوتا ہے۔ حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کے کلام میں یہ خصوصیت صاف نمایاں ہے۔ بلکہ یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ یہ شعری مجموعہ (خیالستانِ خالدؒ) سخن و ادب کا ایک بحرِ بیکراں ہے جس کی غواصی کرنے والے ہر بار معرفت و حقیقت کے آبدار موتیوں سے اپنے دامنِ مقصود کو بھر لیتے رہیں گے۔ بلاشبہ یہ کلام نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔

خیالستانِ خالدؒ (640) منظومات اور (41) رباعیات پر مشتمل ہے۔ جس میں متعدد مسدس، مثلث اور خمسہ بھی شامل ہیں۔ جملہ اشعار کی تعداد (4500) تک پہنچ جاتی ہے۔

سببِ اشاعتِ کلام:۔

حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ نے اپنے حینِ حیات کے آخری سال **1987** ء دادا پیر حضرت خواجہ شمس پیاؒ کے عرس کے موقع پر اورنگ آباد شریف میں مجھ خادم سے فرمائے کہ "بیٹا میرے اس کلام (خیالستانِ خالدؒ) کے منظومات میں ہر منظوم کے کم از کم گیارہ اشعار کو اور اگر منظوم طویل ہو تو زیادہ مناسب اشعار کا انتخاب کر کے اس کی طبع و اشاعت کر دینا"۔ چنانچہ دوسرے ہی سال آپؒ کے وصال کے بعد میں اس اہم کام میں جُٹ گیا اور اشعار کے انتخاب اور اصنافِ سخن کے لحاظ سے ترتیب دینے کا اہم کام طویل عرصہ تک جاری رہا۔ بالآخر بفضل تعالیٰ "خیالستانِ خالدؒ" کو حضرت قبلہ علیہ الرحمۃ کے منشے کے مطابق چار ابواب (حصوں) میں تقسیم

کیا گیا۔ پہلا باب حمد و نعتِ شریف۔دوسرا باب مناقب اہل اللہ۔تیسرا باب تعلیماتِ خالدؔ۔چوتھا باب غزلیات ورباعیات پر مشتمل قارئین کے پیشِ خدمت ہے۔ ہر باب تقریباً 200 صفحات پر مشتمل ہے۔

زیرِ مطالعہ کلام ''خیالستان خالدؒ'' (مناقب اہل اللہ کرام) کا باب دومؒ (179) منظومات پر مشتمل ہے معزز قارئین اس کلامِ عشق و معرفت کو قلبی سکون و تسکین کا مظہر پائینگے انشاءاللہ۔

میں اپنی اس ادنیٰ سعی کو مرشدی و مولائی حضرت ابوالفیض شاہ محمد خالدؒ وجودی القادری علیہ الرحمۃ کی نذر کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔آمین۔

قارئین کے استفادہ کے لئے حضرت قبلہ خالدؔ وجودی علیہ الرحمۃ کے چند ارشادات جن کا آپؒ اکثر تذکرہ فرمایا کرتے تھے پیشِ خدمت ہے۔

چند ارشادات وخطاب
حضرت خالد وجودی علیہ الرحمۃ

1- آپؒ کی نگاہ حقیقت میں دنیوی زندگی کی اہمیت نہ تھی۔آپ اکثر فرمایا کرتے ''میگزرد'' (یہ دنیا ہے گزر جاتی)۔

2- اسلام صرف سادہ زندگی کی تعلیم دیتا ہے' کسی لہو و لعب میں مبتلا ہونے نہیں دیتا۔صرف اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات پر چلاتا ہے۔

3- غور کرو! ''لا '' سے ''اِلٰــہ'' کی نفی ہو رہی ہے۔الّا سے ''اللہ'' کا ثبوت ملتا ہے۔جو ثابت ہوتی وہی چیز قائم رہے گی۔جس کی نفی کی جاتی ہے وہ باقی نہیں رہتی۔جیسے میں نے کہا ''آپ نہیں ہیں آدمؑ ہیں''۔کیا میں جھوٹ بولا؟ نہیں! میں نے آپ کی نفی کر دی تو آپ کے تقید (شخصیت) کی نفی ہو گی اور آپ کی حقیقت سامنے آگئی۔ویسا ہی یہاں، تقیداتِ کائنات کی نفی کی جاتی ہے تو حقیقتِ کائنات

سامنے آتی ہے۔ حقیقتِ کائنات سامنے آنے کے بعد اب آپ اس حقیقت کو نہ دیکھیں، نہ مشاہدہ کریں، نہ پہچانے تو یہ آپ کی غفلت ہے۔

اثباتِ حق کے ساتھ ہی کردے جو سب کی نفی
باقی خدا ہی رہ گیا ' تیری خودی رہی نہیں

حضرت خالد وجودیؒ

4- کوئی تقید اپنے منشے کے موافق صورت میں آ نہیں سکتا۔نفی کے بعد وہ تقید اسی صورت میں رہے گا،صرف اس کی حقیقت (حق تعالیٰ) سامنے آ جائے گی۔تقیدات کثیر ہیں۔انسان ایک کی نفی کرتا ہے تو دوسری صورت سامنے آ جاتی ہے اور بولتی ''میں ہوں نا'' گویا ہر تقید اپنے کو منواتا ہے یہ اس کی ''انانیت'' ہے۔ اس کی انانیت ''مقیدہ'' ہے۔ جب اَناء مقیدہ کی نفی کی جاتی ہےتو اَناء ''مطلقہ'' سامنے آ جاتی ہے۔ وہ کون ہے؟ ''اللہ'' ہے۔ جب ''اللہ'' ہی باقی رہنے والا ہےتو اس کو ہی باقی رکھو۔ ''میں نہیں ہوں حق موجود ہے''۔نفیٔ شئے کے بعد شئے معدوم نہیں ہوتی صرف آپ کا خیال معدوم (ختم) ہوتا ہے۔مثلاً میں نے کہا ''آپ نہیں ہیں آدمؑ ہیں'' تو آپ معدوم نہیں ہوئے، بلکہ موجود ہیں، بجائے آپ کے میں آدمؑ کو دیکھ رہا ہوں۔

نہ کر ترکِ صورت' ترکِ رویت کر ہر اک شئے کی
وہی بے صورتی تجھ کو نظر آ جائے گی اپنی

5- جو اول و آخر' ظاہر و باطن، حاضر و ناظر ہے۔آپ سمجھے بھی تو آپ کا ظاہر ''اللہ'' ہے آپ کا باطن بھی ''اللہ'' ہے۔اگر نہیں سمجھے تو آپ خسارے میں ہیں، جو کچھ ہے ''فہم'' ہے! مَنْ فَهِمَ فَهِمَ (جو سمجھا سمجھا)۔مَنْ فَهِمَ سَکَتَ (جو سمجھا وہ خاموش ہو گیا)۔مَنْ سَکَتَ سَلِیْمَ (جو خاموش ہو گیا وہ سلامتی میں آ گیا)۔مَنْ سَلِیْمَ نَجَاتَ (جو سلامتی میں آ گیا وہ نجات پالیا)۔ارے بھائی سمجھے بھی تو اللہ ہے نہ سمجھے بھی تو اللہ ہی ہے تو پھر اللہ ہی کو دیکھو نا رے۔

نظر اپنی تقید سے ہٹالے خدا کو دیکھ وہ اللہ والے
سراپا اپنا ہی اس کو بنا کر خاموش بیٹھے ہیں جمالِ یار پیشِ نظر اور اُس میں گم ہیں ہم
حضرت خالد وجودیؒ

6- اللہ کے مظہرِ اتم کون ہیں؟ سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ رب العزت کا مرتبہ ''احدیت'' ہے وہ تنزل فرما کر مرتبہ'' وحدت'' میں آ کر جو مرتبہٗ اجمال یعنی حقیقت محمدی ہے، حقائق اشیائے کائنات کو جو مرتبہ'' واحدیت'' میں نمایاں ہیں ''حکمِ کُن'' فرماتا ہے تو تمام چیزیں کائینات میں پیدا ہو جاتی ہیں یعنی ظہور میں آتی ہیں۔

محمدؐ کو نورِ خدا جانتے ہیں منور ہوا جن کے نور سے عالم

7-اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاللهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی زمین و آسمان (کائنات) کا نور اللہ تعالیٰ ہے۔اب ظہورِ اول کون ہے، مظہرِ اتم (مجتمع جامع صفات الٰہیہ) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔اگر کوئی سرکار دو عالم ﷺ کو اور اُن کی عظمت و مرتبہ کو نہ مانے تو وہ مسلمان ہی کب ہے۔ (صرف لا الہ الا اللہ کہنے سے مسلمان نہیں ہوتا)۔

تو پھر'' محمد رسول اللہ ﷺ کہہ کر ہی مان لو۔محمد رسول اللہ ﷺ ہی دل سے بولو اور زبان سے تصدیق بھی کرو''۔

میمِ احمدؐ کا پڑ گیا پردہ کوئی کیا راز جانے وحدت کا

8-دیکھو اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْ (آپ ﷺ فرمادیجئے اے میرے بندو) اِسْرِفُوْ فِیْ اَنْفُسِکُمْ (اسراف کرو اپنے نفسوں پر) لَا تَقْنَطُوْ مِنْ رَّحْمَتِ اللهِ (اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو)۔اللہ کی رحمت کون ہیں؟ رحمت اللعالمین سرکارِ دو عالم ﷺ ہیں۔اِنَّ اللهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعَ (تحقیق کہ اللہ تعالیٰ جملہ گناہوں کو بخشنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہی ہے)۔

بخش دیگا خدا انکا اشارہ ہو جدھر دیکھو شفاعت جب کریں گے ہم گنہگاروں کی محشر میں

دیکھو ! امتیازِ رسالت کے لحاظ سے آپ ﷺ یہاں پر اُمّی آئے اور حقیقت کے لحاظ سے وہاں ''عبد'' ہیں ۔تمام کائنات کی تخلیق جو ہوئی ہے وہ سرکارِ دوعالم ﷺ کے نور سے ۔(اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَ کُلِّ مِنْ نُّوْرِ) ۔(حدیث)

نبی کریم کے اشارہ کو ہم خدا کی صدا و ندا جانتے ہیں

اب جب کہ اِسْـــرِفُـــوْا کہا گیا یعنی (میرے بندو) اپنے نفسوں کو ایسا اسراف (نفی) کرو کہ اپنی اَنا باقی نہ رہے ۔جب اپنے کو اسراف کریں گے اسرفو علی النور تو ہم باقی نہیں ،اب اِلّا اللّٰہ کا مفہوم پورا ہوا۔

9- یادرکھو!عطا،قابلیت کونہیں دیکھتی بلکہ نسبت کودیکھتی ہے۔قابلیت توعطا کی جاتی ہے۔

10- نظر کے دو جہتیں ہیں ،ایک ہے ''بصارت'' جسے ظاہری نظر کہتے ہیں اور دوسری ہے ''بصیرت'' جسے باطنی نظر یا دل کی آنکھ کہتے ہیں ۔انسان اپنی بصارت سے اللہ کے مظاہر کو یعنی تقیدات (مخلوق) کو دیکھتا ہے اور بصیرت سے اُن کی حقیقت کو یعنی اللہ کو دیکھتا ہے ۔(مشاہدہ کرتا ہے) جب تک صرف ظہور پر نظر رہتی ہے، اللہ سے غفلت ہوتی رہتی ہے اور جب حقیقت پر نظر ہوتی ہے تو غفلت ہٹ جاتی ہے ۔ اور حضوری رہتی ہے ۔لہذا نظر ایک ہے اس کی دو جہتیں ہیں ۔اب آپ چاہے بصارت سے دیکھیں ، چاہے تو بصیرت سے دیکھیں ۔

خالدؔ کی پڑی جس پہ نظر حق نظر آیا اِن جملہ نظریات میں اللہ کے سوا کیا ہے

11- بصارت کے لئے ظاہری آنکھ کی ضرورت ہوتی ہے بصیرت کے لئے نہیں ۔بصیرت والا اللہ کا رازداں ہوتا ہے اور راز الٰہی (اپنے احوال و انکشافات) کو اس طرح چھُپا تا ہے جس طرح ایک عورت اپنے آپ کو چھپاتی ہے ۔بعض اوقات بصارت اور بصیرت کی لکیر (حد) اس قدر باریک ہوجاتی ہے کہ آدمی سمجھ نہیں پاتا کہ آیا وہ بصارت سے دیکھ رہا ہے یا بصیرت سے ۔خلط ملط

ہوتا ہے۔ یہ مقامِ جذب یعنی مقامِ فنا ہے۔

12- انسان اپنے فہم سے، خیال سے استفادہ کرتا ہے۔ اگر فہم میں اللہ ہے تو اس کے ہر عمل میں اللہ ہے اور خیال میں اللہ نہیں تو عمل میں بھی اللہ نہیں۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتُ (حدیث)۔ مثلاً اگر سامنے کھانا ہو اور صرف منہ سے ''کھانا، کھانا'' کہے جاؤ تو پیٹ نہیں بھرتا، کھانے کو دیکھ کر، سمجھ کر، ملا کر ہاتھ سے، پھر چبا کر کھانے سے پیٹ بھرتا ہے، اور کھانے سے استفادہ ہوتا ہے۔ اُسی طرح صرف ''اللہ اللہ'' کہنے سے استفادہ نہیں ہوتا۔ اللہ کے فہم کے ساتھ عمل ہو تو استفادہ (فائدہ) ہوتا ہے۔

13- ارشادِ حق تعالیٰ ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی ''ہم نے جن اور انس کو نہیں پیدا کیا مگر اپنی عبادت کے لئے''۔ جب ہماری تخلیق مختص بہ عبادات (صرف عبادت ہی کے لئے) ہو تو پھر ہم سے غیر عبادت ہو نہیں سکتا۔

14- غور کریں، اللہ کہنے میں ایک حرکت اور ایک سکون ہے۔ اسی طرح ہمارے ہر عمل میں بھی ایک حرکت ایک سکون ہوتا ہے۔ خواہ ہم چلیں، ہاتھ اُٹھائیں، پاؤں ڈالیں، زبان چلائیں وغیرہ گویا اس طرح ہم سرتا پا ''عابد'' ہیں، شرط صرف یہ کہ اُس (اللہ) کا خیال رہے ورنہ غافل ہیں یعنی ''غیر عابد'' ہیں۔ مقصدِ حیات کے خلاف ہیں۔

15- یاد رکھو! اللہ کے خیال میں، اُس کی حضوری میں گزارا کرو۔ غفلت سے بچو اللہ کا فضل ہو جائے تو یہ سب کچھ آسان ہے۔ ہمیشہ اُس کے فضل کے طالب رہا کرو تو پھر خیر ہی خیر ہے۔ انشاء اللہ۔

آخر الدعوانا الحمد للہ رب العلمین، واصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ و الہٖ و اصحابہ اجمعین

تو جس دم اپنے کو عاجز بنالے اُسی وقت فضلِ حق ہو جائے گا دیکھو

ازخاکپائے خالدؒ

سید محی الدین میر لطیف اللہ شاہ قادری خالدی

سابق مہتمم۔ پولس حیدرآباد

(1)

خمسہ

تمہید منقبتِ بزرگانِ اہل اللہ

تمہارے ہی دو عالم کو بنا بیٹھے ہیں میخانے
تمہاری چشم کی گردش سے یاں چلتے ہیں پیمانے
عجب انداز ہیں اُنکے کوئی کیا اُنکو پہچانے
خودی کو اپنی کھو کر بن گئے ہیں کیا خدا جانے
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے

تمہاری چشمِ میگوں سے کیا کرتے ہیں مئے نوشی
تمہارا ہوش رہتا ہے نہیں رہتا کوئی باقی
نہیں آتی کبھی ادراک میں اُنکی جو ہے مستی
اُڑاتے خُم پہ خُم ہیں لغزشِ پا تک نہیں ہوتی
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے

تعین سے بھی بالا تر ہے اُنکا جو بھی ہے جلوہ
تحدد[1] میں نہیں آ سکتا اُنکا جو بھی ہے نقشہ
تحص[2] سے جُدا ہے اُنکی ایسی شان ہے اعلیٰ
سمجھ میں آ نہیں سکتا کچھ ایسا حال ہے اُنکا
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے

[1] حد بندی [2] اندازہ (بیان)

کمالِ حسنِ یکتائے زمانہ بن کے آئے ہیں
جمالِ دو جہاں کا ذرہ ذرہ بن کے آئے ہیں
سراپائے دو عالم کا سراپا بن کے آئے ہیں
خدا معلوم یہ تھے کون اور کیا بن کے آئے ہیں
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے
کبھی دُنیا کو آئینہ تمہارا یہ بنا بیٹھے
کبھی حیرت زدہ ہو کر تم ہی کو تم میں پا بیٹھے
کبھی گُم ہوگئے ایسے کہ ہو کر لا پتہ بیٹھے
کبھی جلوت میں آ نکلے کبھی خلوت میں جا بیٹھے
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے
خرد[1] سے سب کے برتر ہے کہ اُنکی شان جو کچھ ہے
عقل بھی یاں پہ ششدر[2] ہے کہ اُنکی شان جو کچھ ہے
تعجب خیز منظر ہے کہ اُنکی شان جو کچھ ہے
تم ہی جانو تو بہتر ہے کہ اُنکی شان جو کچھ ہے
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے

۱ عقل ۲ حیران

نرالی شان والے ہیں بتاو اُنکا کیا کہنا
انوکھی آن والے ہیں بتاو اُنکا کیا کہنا
عجب اِمکان والے ہیں بتاو اُنکا کیا کہنا
خدا کی شان والے ہیں بتاو اُنکا کا کیا کہنا
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے
جو چاہیں پھر اُلٹ سکتے ہیں دو عالم کے تختے کو
نظامِ دو جہاں کر سکتے ہیں برہم ذرا تو سوچو
اشاروں میں بھی اُنکے کیسا پیدا ہے اثر سمجھو
عوالم کو ابھی کر سکتے ہیں زیر و زبر دیکھو
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے
پلا کر جامِ وحدت بے ضرر کر دیتے ہیں سب سے
بنا کر مست اپنا بے اثر کر دیتے ہیں سب سے
نہیں دکھتا ہے کوئی بے نظر کر دیتے ہیں سب سے
کہ کر کے غرقِ مستی بے خبر کر دیتے ہیں سب سے
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے

جو آ جائیں گے بان[1] پر تو شور ایسا مچا دینگے
نئے فتنے جگا دینگے نئے آفت اُٹھا دینگے
تمہارے کوچہ کو اک عرصۂ محشر بنا دینگے
قیامت جسکو کہتے ہیں قیامت کر دکھا دینگے
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے

تڑپ کر لوٹ کر قدموں پہ اپنی جان دیں دیتے ہیں
جو کرتے پیش کش دین ہیں تو نذر ایمان دیتے ہیں
سمجھ کر تم ہی عمرِ جاوداں[2] ہر آن دیتے ہیں
نہیں ڈرتے سر اپنا دار پر شادان دیتے ہیں
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے

تمہارے فیض ہی سے فیض سب پاتے ہوئے دیکھے
تمہارے عشق میں عُشاق کھو جاتے ہوئے دیکھے
تمہارے فضل سے گم تم میں ہو جاتے ہوئے دیکھے
تمہارے صدقے میں خالدؔ کو بن جاتے ہوئے دیکھے
تمہارے مست دیوانے تمہارے مست دیوانے

[1] ضد [2] دائمی (ابدی)

(2)

منقبت درشانِ حضرت سیدنا علی ابن ابی طالبؓ

نورِ احمد مصطفیٰ ہو یا علیؓ مرتضیٰ
مظہرِ ذاتِ خدا ہو یا علیؓ مرتضیٰ

جنکے مولا ہیں محمدؐ اُنکے مولا بھی ہو تم
بابِ علمِ دوسَرا ہو یا علیؓ مرتضیٰ

مصطفیٰؐ حاجت روا ہیں تم تو ہو مشکل کشا
معدنِ جود و عطا ہو یا علیؓ مرتضیٰ

اسمِ اللہ ہے علی اسمِ رسول اللہ علی
وصف[1] کیا ہم سے ادا ہو یا علیؓ مرتضیٰ

ہر صفت موصوف ہوتی ہے کسی کی ذات سے
جامعِ توصیف کیا ہو یا علیؓ مرتضیٰ

جملہ آدم مِن تُراب تم تو ہو یا بُو تُراب
دونوں عالم کی بِنا ہو یا علیؓ مرتضیٰ

فاتحِ خیبر ہو تم اور زورِ بازوئے نبیؐ
بُت شکن کعبہ کے کیا ہو یا علیؓ مرتضیٰ

شانِ اقدس ہے تمہاری والدِ حسنین ہو
زوجِ بنت مصطفیٰ ہو یا علیؓ مرتضیٰ

فکر کیا خالدؔ کو حل ہوجائیں گی سب مشکلیں
آپ جب مشکل کشا ہو یا علیؓ مرتضیٰ

[1] خوبی

3

منقبت درشانِ حضرت سیدنا علی مرتضیٰؓ

باطنِ نُورِ مصطفیٰ تو ہی تو ہے
حاصلِ ذات علی مرتضیٰ تو ہی تو ہے

کہہ رہا ہے رب ارنی خود لبِ موسیٰ سے تو
طور پر خودلن ترانی کی صدا تو ہی تو ہے

قیس بن کر شکلِ لیلےٰ پر فدا تو ہی تو ہے
فی الحقیقت ذاتِ لیلیٰ میں چھپا تو ہی تو ہے

واحدیت میں بھی تو ہے اور وحدت میں بھی تو
احدیت کے لَا و اِلَّاکی بنا تو ہی تو ہے

اُســــجــــدو کہکر ملک کو کردیا صرفِ سجود
آدمِ خاکی میں خود جلوہ نما تو ہی تو ہے

شمس تبریزی کہیں ہے اور کہیں منصور ہے
قم باذنی و انا الحق کی صداتوہی تو ہے

ذات تیری ایک ہی ہے گرچہ اسماء ہیں کثیر
دستگیرِ دو جہاں دستِ خدا تو ہی تو ہے

خالدِ مضطر کو ہے تیرا بھروسہ یا علیؓ
میری ہر مشکل میں خود مشکل کشا تو ہی تو ہے

منقبت در شانِ غوث الثقلین

سیدنا سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

(4)

فکر کیا تم پر ہے نظرِ رحمتِ غوث الوریٰ
قدرتِ قادر کے مظہر حضرتِ غوث الوریٰ

ہم غلامانِ غلامِ خاص ہیں سرکار کے
جُزءِ ایمان ہے ہماری اُلفتِ غوث الوریٰ

قُــم بِــاِذُنِــی کہکر مُردوں کو وہ زندہ کردئے
جانتا کیا تو جو کچھ ہے قدرتِ غوث الوریٰ

چھین کر زنبیل سب ارواح جس نے چھوڑدی
اس سے ظاہر ہے یہ شان و عظمتِ غوث الوریٰ

وہ رہیں مشرق میں یا مغرب میں ہے تائیدِ غوث
سب مریدوں کو ہے حاصل نصرتِ غوث الوریٰ

جن کے ہیں خادم انہی سے ربط رکھنا چاہیئے
بندگی ہے خاص حق کی طاعتِ غوث الوریٰ

رُونمائی کے تو قابل ہی نہ تھا پر ہے کرم
مِرات[1] دل ہے جو عکسِ صورتِ غوث الوریٰ

دیکھو تو رُوئے زیبا ہی ہے چہرہ یار کا
رویتِ حق ہے جو کچھ ہے رویتِ غوث الوریٰ

آؤ تم دربارِ شمس الدینؒ میں پاوگے سب
ہوتی ہے تقسیم یاں سے نعمتِ غوث الوریٰ

نقشِ پا پرمِٹ کے خالدؔ تم سگ، در ہی رہو
عرش پر پہنچا ہی دیگی نسبتِ غوث الوریٰ

[1] آئینہ

(5)

سراپا نورِ مطلق ہے سراپا غوثِ اعظم کا
محمدؐ کا جو نقشہ ہے وہ نقشہ غوثِ اعظم کا

جما ہے اس قدر آنکھوں میں نقشہ غوثِ اعظم کا
جدھر دیکھا نظرآیا سراپا غوثِ اعظم کا

نہوگا خوف دوزخ کا نہ خواہش حور و جنت کی
خدا کا خاص بندہ ہے تو ہوجا غوثِ اعظم کا

جو چاہو دیکھنا حق کو تو دیکھو غوث کی صورت
ہے واللہ نورِ مطلق ضُوئے[1] زیبا غوثِ اعظم کا

اُٹھا کر پردۂ دوئی جو دیکھے تو میری صورت کو
نظر آجائیگا واللہ چہرہ غوثِ اعظم کا

جو پوچھے مجھ سے اللہ تیرا مولا کون ہے خالدؔ
تو کہدیتا کہ ہوں واللہ بندہ غوثِ اعظم کا

[1] جلوۂ روشن

⑥

بغداد نگریا جاؤں گا سر غوث کے در پہ جھکاؤں گا
سب حالتِ خستہ زار میری محبوبِ خدا کو سناؤں گا
جو کچھ کہ مجھ کو پانا ہے بس غوث کے ہی در سے پاؤں گا
سگ ہوں دربار کا دربان ہوں در پر ہی پڑا مرجاؤں گا
سامان مہیا ہو کہ نہ ہو کچھ فکر نہیں میں جاؤں گا
وہ تو ہے سخی اور ابن سخی جو پانا ہو غوث سے پاؤں گا
ہے سر پہ میرے اُن کا ہی قدم قسمت پہ نہ کیوں اِتراؤں گا
سگ آپ کے در کا ہوں میں تو سب آپ کے در ہی سے پاؤں گا
مدت سے ہے یہ ارمان خالدؔ میں مٹ کر غوث کو پاؤں گا

⑦

مظہرِ ذاتِ خدا غوث الوریٰ نورِ احمد مصطفیٰ غوث الوریٰ
سایۂ نعلینِ اقدس آپ کا سر پہ ہو میرے صدا غوث الوریٰ
ایک مدت سے پریشاں حال ہوں المدد غوث الوریٰ غوث الوریٰ
درد جتنے لا دوا ہیں دہر[1] میں آپ ہو اُنکی دوا غوث الوریٰ
مشکلیں آسان اب ہوجائینگی ہیں میرے مشکل کشا غوث الوریٰ
لاج رکھنا دونوں عالم میں میری ہوں سگِ در آپ کا غوث الوریٰ

اک نظر چشمِ کرم سے دیکھنا
خالدِؔ خستہ کو یا غوث الوریٰ

[1] کائینات (دنیا)

8

محبوبِ خدا کے نورِ نظر یا سیدنا عبدالقادرؒ
ہو شیرِ خدا کے لختِ جگر یا سیدنا عبدالقادرؒ
ہو آلِ نبیؐ اولادِ علیؓ ہے کفش مبارک تاجِ ولی
مطلوبِ خدا سبکے دلبر یا سیدنا عبدالقادرؒ
حق غوثِ اعظم آپ ہی ہو اور قطبِ عوالم آپ ہی ہو
کونین کے مالک اور سرور یا سیدنا عبدالقادرؒ
محبوبِ سبحانی آپ ہی ہو شہنشاہِ جیلاں آپ ہی ہو
ہو رحمتِ عالم کے مظہر یا سیدنا عبدالقادرؒ
سلطان ہو سب ولیوں کے آپ، ہے ختم ولایت آپ پہ سب
قاسمِ ولایت آپ کا گھر یا سیدنا عبدالقادرؒ
میں آپ کا شیدائی ہو کر، غیروں پہ بھلا کیوں کرتا نظر
ہے آپ سے مطلب شام و سحر یا سیدنا عبدالقادرؒ
جس سے ہوا زندہ دینِ نبیؐ مُردوں کا جِلانا کیا مشکل
دل مُردہ ہے میرا زندہ کر یا سیدنا عبدالقادرؒ
اتنا بڑھے میرا جنوں، میں عشق میں آپ کے مٹ جاؤں
ہو روز افزوں میرا دردِ جگر یا سیدنا عبدالقادرؒ
حسنین کا صدقہ دلوادو، اب کملی فقیرانہ مجھکو
محتاج یہ سائل ہے در پر یا سیدنا عبدالقادرؒ

دربار میں آپ کے کیا ہے کمی بغداد نگریا کے دھنی
سب میرے مقاصد پورے کر یا سیدنا عبدالقادرؒ

موروثی غلام میں آپکا ہوں، اور آپ سے جو چاہوں وہ لوں
مر کر بھی نہ چھوڑوں آپ کا در یا سیدنا عبدالقادرؒ

اک آپ کی ادنیٰ توجہ نے، لاکھوں کی بنا ڈالی بگڑی
ذرا چشمِ کرم بھی ہو مجھ پر یا سیدنا عبدالقادرؒ

حل کرنا ہر اک کی مشکل کو، یہ تو میراث میں آپ کے ہے
ہر اک مری مشکل حل کر یا سیدنا عبدالقادرؒ

میں آپ کا خادم کہلا کر، کب تک رہوں خستہ خوار و تباہ
ذرا روحی فداک دیکھو ادھر یا سیدنا عبدالقادرؒ

دربار میں آپکے عرض یہی، ہر دم ہے سگِ در خالدؔ کی
ہو آپ کا جلوہ پیشِ نظر یا سیدنا عبدالقادرؒ

9

ظہورِ وجودِ خدا غوثِ اعظمؒ سراپائے خیر الوریٰ غوثِ اعظمؒ
تیری ذاتِ اقدس پہ نازاں ہے آدم مُفخر ہیں سب اولیاء غوثِ اعظمؒ
ہے قدمِ مبارک سرِ اولیاء پر ہے اعلیٰ تیرا مرتبہ غوثِ اعظمؒ
مجھے بس ہے کافی ہے تیرا وسیلہ دو عالم میں غوث الوریٰ غوثِ اعظمؒ
میں بندہ ہوں تیرا ہوں آزاد سب سے مجھے فکرِ دارین کیا غوثِ اعظمؒ
مجھے ذکر و فکر و شغل سے غرض کیا میرا وِردِ ہر دم ہے یا غوثِ اعظمؒ
نہیں جانتا کچھ بھی اب ایں و آں کو تیرا بندہ تیرے سوا غوثِ اعظمؒ
تم ہی گر بناؤ تو بن جائے بگڑی ہو تم ہی تو دستِ خدا غوثِ اعظمؒ
جو چاہوں گا لوں گا پھروں گا نہ خالی تیرا در ہے جود و سخا غوثِ اعظمؒ

سگِ درِ تیرا ہو کے مضطر[1] رہے کیوں
ہو خالد پہ لطف و عطا غوثِ اعظمؒ

10

سگِ درگاہ غوثیہ ہوں میں حق کے محبوب پر فدا ہوں میں
بن کے ہر ایک تماشائی خود تماشائے دوسَرا ہوں میں
تجھ کو پا کے میں پا گیا سب کچھ فکرِ دارین سے جُدا ہوں میں
پا کے اپنے میں اُن کے جلوے کو محوِ حیرت بنا ہوا ہوں میں
چشمِ رحمت خدایا مجھ پر بھی آپ کا بندۂ مصطفیٰ ہوں میں
گو ہوں مجرم و عاصی و بدکار رحم کرنا کہ آپ کا ہوں میں
دُور کردو میری پریشانی غم میں ہر وقت مبتلا ہوں میں
ناز ہے مجھ کو تیری رحمت پر اس لئے عاصی بن گیا ہوں میں
گلِ مقصد سے بھردو دامن کو ایک مدت سے مانگتا ہوں میں

یا وجودیؒ مدد کرنا میری
خالدِ زار و بے نوا ہوں میں

[1] بے چین (پریشان)

(11)

مظہرِ ذاتِ پاک سرِ قدم
تو ہے نُورِ خدا خدا کی قسم

تجھ سے زینت ہے ہر دو عالم کی
فخر کرتے ہیں تجھ پہ سب آدم

تیری ہی ذات کے صفات ہیں سب
تیرا پر تَو بنے ہیں دو عالم

تو سخی ہے خدا کا پیارا ہے
مجھ گدا پر بھی ہوئے چشمِ کرم

تیرا در میرے حق میں کعبہ ہے
تیرا کوچہ ہے میرا باغِ اِرم[1]

تجھ کو پاکر میں پاگیا حق کو
میرے محبوبِ حق شفیعِ اتم

کچھ اِدھر بھی ہو نظرِ لطف و عطا
ہم ہیں امیدارِ فضل و کرم

ہم پرستار ہیں محمدؐ کے
سگِ درگاہِ غوثیہ ہیں ہم

تجھ سے لے لینگے ہم جو چاہیں گے
یہ تو ممکن نہیں کہ چھوڑیں قدم

میرے خواجہ اس عاصی خالدؔ پر
تیرا ہوجائے فضل و لطف و کرم

[1] جنت

(12)

میرے محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی
سراپا غوثِ صمدانی محی الدین جیلانی

دو عالم نورِ اطہر سے منور ہوگئے دیکھو
ظہورِ نورِ یزدانی محی الدین جیلانی

سراپا نورِ وحدت ہیں بظاہر جانِ کثرت ہیں
جمالِ حُسنِ نورانی محی الدین جیلانی

جو سرِ[1] گنجِ مخفی تھے وہی شیخ عبدالقادر ہیں
کمالِ لطفِ روحانی محی الدین جیلانی

منزہ شانِ محبوبی ہے اپنے غوثِ اعظم کی
خدا کے دلبر و جانی محی الدین جیلانی

ہیں آپ حسنین کے فرزند و دل بند فاطمہ کے ہیں
محمدؐ مُرتضیٰ ثانی محی الدین جیلانی

ہر اک کے رقبہ[2] پہ ہے آپ ہی کا تو قدم ہر دم
یہہ شانِ قطبِ ربانی محی الدین جیلانی

ہر اک کو ناز ہے کہ آپ ہی سے ہے نیاز حاصل
ہیں فخرِ ذاتِ انسانی محی الدین جیلانی

مریدوں کے ہیں دیکھو دستگیر پیرانِ پیر اپنے
ید[3] قدرت ہے لاثانی محی الدین جیلانی

[1] راز [2] کندھے [3] دست (ہاتھ)

عفو کرنے کے عادی ہیں میں عاصی پُر معاصی ہوں
رحم کر فضلِ رحمانی محی الدین جیلانی

ہے خالدؔ اک سگِ در لاج ہے سرکار کے ہاتھوں
ہو ہر مشکل کی آسانی محی الدین جیلانی

(13)

تیرے صدقے تیرے قرباں خبر لے میری
میرے شہنشاہِ جیلاں خبر لے میری

کس سے میں عرض کروں حالِ تمنائے دلی
تجھ سوا کون ہے ذیشاں خبر لے میری

حالتِ خستہ و دل سوختہ و مضطر ہوں
تیری فرقت[2] میں میری جان خبر لے میری

گرچہ ہوں لاکھ سیاہ کار و گنہگار مگر
پھر بھی ہوں بندہ تو رحمان خبر لے میری

ہر اک کثرت سے عیاں ہے تیری شانِ وحدت
ہے تو پوشیدہ کیوں ہر آن خبر لے میری

کیوں نہیں کرتا ہے اس خالدِؔ خستہ پہ کرم
سخت مضطر ہوں پریشان خبر لے میری

۱ دست (ہاتھ) ۲ جدائی (دوری)

(14)

آپ ہی کو لاج ہے محبوبِ سبحانی میری مشکلیں آسان ہوں یا قطبِ ربانی میری

آپ ہی کا ہے بھروسہ دونوں عالم میں حضور دستگیری کرنا ہر دم شاہِ جیلانی میری

آپ کا ہوں نام لیوا ناز اس پر ہے صدا دُور فرمادیجئے یہ سب پریشانی میری

کارسازِ دو جہاں ہیں آپ مجھکو فکر کیا کیا بگاڑے گی بھلا بے ساز وسامانی میری

آپکے ادنیٰ اشارہ سے سکون خود ہوگیا بڑھ گئی تھی حد سے باہر دلکی حیرانی میری

میں کسی قابل نہ تھا در پر فدا ہونے دیا آپ نے منظور کرلی ادنیٰ قربانی میری

آگیا دریائے رحمت جوش پر اب آگیا بڑھگئی جب بارِ عصیاں سے پشیمانی میری

آپ دل میں ہوگئے آباد کیا بہتر ہوا ہوگئی کیا خوب اچھی خانہ ویرانی میری

نازِ زیبا آپکو ہر ناز کے قابل ہیں آپ آپکے ہر ناز کو ہے ذات پہچانی میری

دیدۂ دل سے اُٹھادے سب حجاباتِ دوئی کردے آنکھوں کو منور نورِ یزدانی میری

سخت عاجز ہوں میں دنیا میں ذلیل وخوار ہوں آبرو رکھ لیجئے محبوبِ ربانی میری

دونوں عالم آپ پر صدقے ہیں ہستی کیا میری جان قرباں آپ پر معشوقِ رحمانی میری

خالدؔ خستہ تیرا بےچین ہے ناچار ہے اب ذرا امداد کرنا پیرِ لاثانی میری

15

ہر شئے سے نمایاں ہے خود جلوۂ یزدانی
پھر سب سے منزہ ہے ہر ایک شئے لاثانی

کچھ لطف و کرم کیجئے شہنشاہِ جیلانی
وحشت نہ رہے کوئی مٹ جائے پریشانی

ایسا میرے مالک کا ہے جلوۂ نورانی
جو سب سے منزہ ہے ہر ایک سے لاثانی

ظلمت نے معاصی کی گمراہی میں رکھا تھا
ایک ادنیٰ توجہ نے دل کردیا نورانی

اتنا تو سمایا ہے اس چشمِ بصیرت میں
جب غورکیا دیکھا ہر جا ہوئی حیرانی

دیکھے گا وہی تجھ کو جو سب سے ہو بیگانہ
پائے گا وہی چھوڑے جو خلعتِ نادانی

واللہ بصیرت کا اس شخص کے ہو قائل
جس نے تجھے دیکھا ہو اے نورِ درخشانی

باندھے ہوئے ہاتھوں گو تو عرض کر اے خالدؔ
امداد کر اب میری شہنشاہِ جیلانی

16

نائبِ ذاتِ کبریا آئے وارثِ تختِ انبیاء آئے
مظہرِ حسنِ مصطفا آئے جلوۂ نورِ دوسَرا آئے
دونوں عالم کو زندہ فرمانے محی الدین با صفا آئے
چشمِ رحمت سے میٹنے ظلمت شافع و رحمتِ خدا آئے
رقبۂ[1] اولیاء پر رکھنے قدم فخر و سرتاجِ اولیاء آئے
بنکے خود خاتمِ ولایت دیں قاسمِ تختِ اولیاء آئے
پاک رہ کر قیودِ دنیا سے حق کے محبوب و دلربا آئے
کرنے پُر نُور دونوں عالم کو نُورِ انوارِ پُر ضیاء آئے
سگِ[2] در شرف پایا شیروں پر صاحبِ قدرت و عطا آئے
دستگیری کو اُنکی روزِ جزا قادریوں کے ناخدا آئے
خالدِؔ عاصی کی لاج رکھنے کو
حشر میں مُرتضٰی نما آئے

[1] کندھے [2] کتا (Dog)

(17)

میرے محبوبِ سبحانی میری اب لاج رکھ لیجئے
مرے وہ قطبِ ربانی میری اب لاج رکھ لیجئے

ہے کافی سر پہ میرے سایہ بس نعلینِ اقدس کا
میرے وہ غوثِ صمدانی میری اب لاج رکھ لیجئے

سراپا معصیت میں مبتلا ہوں آپکا ہوں میں
میرے وہ پیرِ لاثانی میری اب لاج رکھ لیجئے

سگِ در آپکا ہوں میں اسی پر فخر کرتا ہوں
میرے معشوقِ یزدانی میری اب لاج رکھ لیجئے

ہر اک کے رقبہ پر سرکار ہی کے ہیں قدم ہر دم
ہو سر پہ کفشِ[1] نورانی میری اب لاج رکھ لیجئے

میں ہوں اک آپ کا خادم کرم ہو حالِ خستہ پر
خدا کے دلبر و جانی میری اب لاج رکھ لیجئے

نہیں ہے کوئی بھی میرا سوائے آپ کے مُولا
مرے وہ شاہِ جیلانی میری اب لاج رکھ لیجئے

تجلی قلبِ مضطر پر ذرا فرمائیے حضرت
میرے وہ نورِ رحمانی میری اب لاج رکھ لیجئے

ہے مُوروثی غلام اس آستانِ پاک کا خالؔد
ادھر ہو نظرِ سلطانی میری اب لاج رکھ لیجئے

[1] نعلین (جوتی)

18

مثلث

سراپا نورِ یزدانی میرے محبوبِ سبحانی جمالِ حسنِ لاثانی میرے محبوبِ سبحانی
کمالِ ذاتِ صمدانی میرے محبوبِ سبحانی ظہورِ شانِ رحمانی میرے محبوبِ سبحانی
میرے محبوبِ ربانی میرے محبوبِ سبحانی

درِ اقدس تمہارا میرا کعبہ بنگیا دیکھو تمہارا رُوئے انور میرا قبلہ ہے ذرا دیکھو
تمہارے پر تصدق ہو گیا ہے دل میرا دیکھو تمہارے پر ازل ہی سے رہا ہوں میں فدا دیکھو
میرے محبوبِ ربانی میرے محبوبِ سبحانی

میرے حالِ پریشاں پر کرم کی اک نظر کیجئے میری بپتائے دل کو سکوں سے اب بدل دیجئے
میرے سب رنج و غم درد و الم کو دُور کر دیجئے نہیں ہے تم سوا کوئی مرا میری مدد کیجئے
میرے محبوبِ ربانی میرے محبوبِ سبحانی

تمہارا یہ سگِ درآستاں پر سر بسجدہ ہے تمہارا خادمِ ادنیٰ تمہارا ہی تو بندہ ہے
تمہاری ہی غلامی پر ہمیشہ فخر کرتا ہے مدد فرمائے خالدؔ تمہارا نام لیوا ہے
میرے محبوبِ ربانی میرے محبوبِ سبحانی

(19)

مسدس

میں قربان تم پہ تم تو ہو سراپا ذاتِ رحمانی
تصدق تم پہ میرا دین و ایماں غوثِ صمدانی
ادھر چشمِ کرم سے دیکھنا محبوبِ سبحانی
فدا تم پر دو عالم یا محی الدین جیلانی
میری امداد اب کرنا میرے محبوبِ ربانی
میری تم لاج رکھ لینا میرے اے پیرِ لاثانی

مصیبت جسقدر مجھ پر ہے میرے سر سے ٹل جائے
غم و رنج و الم کی جو گھٹا ہے ساری چھٹ جائے
تمہارا فضل گر مجھ پر یا شاہِ بغداد ہوجائے
میرا بگڑا مقدر اک اشارے میں سنور جائے
میری امداد اب کرنا میرے محبوبِ ربانی
میری تم لاج رکھ لینا میرے اے پیرِ لاثانی

توجہ ہو جو تیری سب مہیا ساز و ساماں ہوں
دلِ ناکام کے جتنے ہیں وہ سب پورے ارماں ہوں
تیرا لطف و عطا ہوجائے تو سب مشکل آساں ہوں
جو تو چاہے تو سب آلام دفع جانِ جاناں ہوں
میری امداد اب کرنا میرے محبوبِ ربانی
میری تم لاج رکھ لینا میرے اے پیرِ لاثانی

سراپا معصیت میں مبتلا ہوں ایک مدت سے
پریشاں حال ہوں غربت زدہ ہوں ایک مدت سے
درِ اقدس پہ سر رکھ کر پڑا ہوں ایک مدت سے
اِدھر دیکھو کہ تم سے مانگتا ہوں ایک مدت سے

میری امداد اب کرنا میرے محبوبِ ربانی
میری تم لاج رکھ لینا میرے اے پیرِ لاثانی

اُٹھا کر میری آنکھوں سے یہ دو عالم کی چلمن کو
تمنا ہے یہی میری دکھادو رُوئے روشن کو
مٹادو اپنی اُلفت میں مرے اس جان و دل تن کو
نہ چھوڑونگا قدومِ پاک بھردو میرے دامن کو

میری امداد اب کرنا میرے محبوبِ ربانی
میری تم لاج رکھ لینا میرے اے پیرِ لاثانی

تمہارا جامِ وحدت پی کے ہوں میں مست و دیوانہ
تمہارے رُوئے انور پر فدا ہوں مثلِ پروانہ
تمہارا خادمِ ادنیٰ سگِ در ہوں میں جانانہ
چلے آؤ میری آنکھوں سے دل میں بے حجابانہ

میری امداد اب کرنا میرے محبوبِ ربانی
میری تم لاج رکھ لینا میرے اے پیرِ لاثانی

تمنا ہے یہی ہو میری آنکھوں میں تیرا جلوہ
یہی حسرت ہے ہو سر میں میرے ہر دم تیرا سودا
یہی ہے آرزو دل میں مجھے میرے تیرا نقشہ
یہی ارمان ہے بن جاؤں سراپا غوثِ اعظم کا

میری امداد اب کرنا میرے محبوبِ ربانی
میری تم لاج رکھ لینا میرے اے پیرِ لاثانی

اُٹھا کر پردۂ غفلت نظر بس تو ہی آ ساقی
مٹا کر غیریت میری مرے دل میں سما ساقی
پلا کر جامِ وحدت ایسا متوالا بنا ساقی
رہے تو اور ہوجائے یہ خالدؔ بے پتہ ساقی

میری امداد اب کرنا میرے محبوبِ ربانی
میری تم لاج رکھ لینا میرے اے پیرِ لاثانی

منقبت در شانِ خواجۂ خواجگان

سلطان الہند غریب نوازؒ

سلام

السلام اے بادشاہِ دین و ایمان السلام السلام اے تاجدارِ ملکِ عرفاں السلام
السلام اے نورِ مشکوٰۃِ علی مرتضٰی السلام اے مظہرِ شاہ رسولاں السلام
السلام اے چارۂ بے چارہ گانِ دو جہاں السلام اے رحمتِ جانِ غریباں السلام
السلام اے خواجۂ ہند ا لولی روحی فداک السلام اے دین و ایماں بر تُو قرباں السلام

20

چھنی ہے دل الم سے جگر لخت لخت ہے دشمن زمانہ اور خرابی پہ بخت[1] ہے
نازک ہے میرا حال برائی کا وقت ہے اب لطف زندگی کا بہت ہی کرخت[2] ہے

خواجہ میرے غریب نوازی کا وقت ہے
بندہ پہ تیرے وقت نہایت ہی سخت ہے

بیتاب بیقرار پریشانِ زار ہوں بے آبرو ذلیل زمانے میں خوار ہوں
مغموم و سوختہ جگر و دل فِگار ہوں بے بال و پر ہوں اور میں بے برگ بار ہوں

خواجہ میرے غریب نوازی کا وقت ہے
بندہ پہ تیرے وقت نہایت ہی سخت ہے

مُولا غلام آپکا تاراج ہوگیا برباد ہوگیا ہے یہ محتاج ہوگیا
اقبال کا ہے خاتمہ سب راج ہوگیا کل تک یہ کیا تھا اور یہ کیا آج ہوگیا

خواجہ میرے غریب نوازی کا وقت ہے
بندہ پہ تیرے وقت نہایت ہی سخت ہے

خاطر تری ملول[3] تو جی بھی اُداس ہے غم ہے الم ہے رنج ہے کلفت[4] ہے یاس[5] ہے
دہشت ہے اور خوف وخطر ہے ہراس ہے سب کچھ ہے پھر بھی مجھکو فقط تیری آس ہے

خواجہ میرے غریب نوازی کا وقت ہے
بندہ پہ تیرے وقت نہایت ہی سخت ہے

[1] نصیب [2] کڑوا (سخت) [3] غمگین [4] دُکھ [5] مایوسی

آ قا وطن سے دُور عزیزوں سے دُور ہوں　　اور مادرِ پدر سے میں بچھڑا حضور ہوں
عاصی گنہگار ہوں میں پُر قصور ہوں　　سب کچھ ہوں پھر بھی عفو کے قابل ضرور ہوں
خواجہ میرے غریب نوازی کا وقت ہے
بندہ پہ تیرے وقت نہایت ہی سخت ہے
عہدِ سرور ہوچکا کلفت کا دَور ہے　　بگڑا ہوا کچھ اب کے مقدر کا طَور ہے
پیرِ فلک کے جی میں سمایا کچھ اور ہے　　خالدؔ کا تیرے حال یہ ہوجائے غور ہے
خواجہ میرے غریب نوازی کا وقت ہے
بندہ پہ تیرے وقت نہایت ہی سخت ہے

(21)

تو داتا میرا غریب النوازاؒ
میں خادم ہوں تیرا غریب النوازاؒ

یہ ہے آرزو تیرے نعلین کا بس
رہے سر پہ سایہ غریب النوازاؒ

میری لاج رکھ لے میری شرم رکھ لے
میرے پیارے خواجہ غریب النوازاؒ

بُرا ہوں بُرا ہوں میں سب سے بُرا ہوں
مگر ہوں تمہارا غریب النوازاؒ

نہیں کوئی مجھ سا غریب اور مفلس
نہیں کوئی تم سا غریب النوازاؒ

یہ عزت میری دی ہوئی ہے تمہاری
مری لاج رکھنا غریب النوازاؒ

بلالو یہ خالدؔ کو پھر اپنے در پر
یہی ہے تمنا غریب النوازاؒ

(22)

ازل سے تا ابد جلوہ معین الدین چشتی کا
خدا کی شان ہے نقشہ معین الدین چشتی کا

میری آنکھوں میں ہے جلوہ معین الدین چشتی کا
سمایا دل میں ہے نقشہ معین الدین چشتی کا

اثر اُلفت کا ہو ایسا معین الدین چشتی کا
میرا نقشہ بنے نقشہ معین الدین چشتی کا

جمالِ غیر آئے گا نظر کیوں چشمِ حق بیں کو
تصور میں ہے جب چہرہ معین الدین چشتی کا

اِدھر دیکھو اُدھر دیکھو مگر چشمِ حقیقت سے
نظر آجائے گا جلوہ معین الدین چشتی کا

مُجھے کیا خوفِ محشر ہو مجھے کیا حزنِ مرقد ہو
کہ سر پر ہے میرے سایہ معین الدین چشتی کا

میری اُلفت منزہ ہے مِنّتِ کسبِ محبت سے
ازل ہی سے ہے دل شیدا معین الدین چشتی کا

جو چاہو دیکھنا تم خواجۂ[1] کونین کی صورت
تو دیکھو چہرۂ زیبا معین الدین چشتی کا

[1] رسول اللہ ﷺ

عیاں ہے خواجۂ اجمیر سے جلوہ تیرا یارب
سراپا ہے تیرا خواجہ معین الدین چشتی کا

مجھے آزاد کردے فکر دنیا اور عقبیٰ سے
بنا کر مست و دیوانہ معین الدین چشتی کا

نہیں ہے حُور و جنت سے غرض عشاقِ خواجہ کو
ہے بس کافی انہیں کوچہ معین الدین چشتی کا

سَر و پا کے نہیں ہیں ہوش ایسا مست و بیخود ہوں
پیا ہوں جب سے پیمانہ معین الدین چشتی کا

تمنا ہے یہی مولا بنادے مجھکو دیوانہ
برائے پنجتن خواجہ معین الدین چشتی کا

ابھی ہوجائیں گی آساں جملہ مشکلیں میری
فضل ہوجائے گر خواجہ معین الدین چشتی کا

یہی ہے آرزو دل کی یہی ارمان ہے دل کا
کہ دیکھوں خود میں جلوہ معین الدین چشتی کا

اگر خالدؔ تیرا نام و نشاں پوچھے تو کہدینا
ازل سے بندہ ہوں مولا معین الدین چشتی کا

23

سرکار میرے میرے آقا سلطان الہند غریب نوازؒ
میری جان فدا ایمان فدا سلطان الہند غریب نوازؒ

تو آلِ نبیؐ اولادِ علی تو سرِ خفی تو رازِ جلی
ہر ایک سے تو ہے جلوہ نما سلطان الہند غریب نوازؒ

ہے دُور سگِ در، در سے تیرے لیکن ہے وابستہ تجھ سے
تو رکھ لے اسکی لاج سدا سلطان الہند غریب نوازؒ

دربار تیرا ہے دُردانہ[1] سرکار تیری ہے شاہانہ
ہوں پیش میں خود ہی نذرانہ سلطان الہند غریب نوازؒ

یہ جانتا کب ہے غیروں کو یہ مانتا کب ہے اوروں کو
تیری ذات سے ہے جو وابستہ سلطان الہند غریب نوازؒ

آ کردے دُور یہ درد و الم یہ رنج و غم آفات و محن[2]
نعلین کے صدقے میں خواجہ سلطان الہند غریب نوازؒ

فریاد ہے تجھ سے یا خواجہ تو سن لے اب تو اُسکی صدا
تیرا فیض ہو حاصل ہر لمحہ سلطان الہند غریب نوازؒ

کیا عرض کرے حالت اپنی ظاہر ہے تجھ پر حال سبھی
خالدؔ پہ ہو نظرِ لطف و عطا سلطان الہند غریب نوازؒ

[1] دادرسا [2] مصیبت

24

نعلین مبارک پر میں فدا سلطان الہند غریب نوازؒ
میری لاج پیا رکھ لینا ذرا سلطان الہند غریب نوازؒ

ہے مجھکو فقط اک تیرا ہی در سائل کے سوال کو پورا کر
تو ابنِ سخی تو ہے داتا سلطان الہند غریب نوازؒ

عاصی ہوں غریب ہوں تیرا گدا محتاجِ عنایت ہوں تیرا
ہو چشمِ کرم کی ایک نگاہ سلطان الہند غریب نوازؒ

میں حالتِ خستہ دکھاؤں کیسے ہے کون جو میری عرض سنے
ہر فضل و کرم بر حالِ تباہ سلطان الہند غریب نوازؒ

ہے بندہ نوازی پر تیری بخشش میرے جملہ عصیاں کی
دنیا میں نہیں کوئی مجھ سا تیرا سلطان الہند غریب نوازؒ

گو مجھ میں نہیں قابلیت سرکار ہے عام تیری رحمت
ہو مجھکو عطا اپنا صدقہ سلطان الہند غریب نوازؒ

تو آلِ نبی اور عطائے رسول تو ابنِ علی فرزندِ بتول
حسنین کا صدقہ مجھکو دلا سلطان الہند غریب نوازؒ

ہے آبرو تیرے ہاتھ پیا تو آقا میرا تو مولا میرا
خاؔلد تو سگِ در ہے تیرا سلطان الہند غریب نوازؒ

25

تمہارے حسن پہ شیدا ہوں یا غریب نوازؒ
تمہارا ہی تو دیوانہ ہوں یا غریب نوازؒ

ہے فخر مجھکو سگِ در ہوں آستانے کا
اسی پہ ناز میں کرتا ہوں یا غریب نوازؒ

تمہارا ہوں میں تمہارا ہوں اک نظر دیکھو
میں نسبت تم سے ہی رکھتا ہوں یا غریب نوازؒ

کسی کی کیوں مجھے پروا ہو دونوں عالم میں
تمہارا رکھتا وسیلہ ہوں یا غریب نوازؒ

یہ بند مٹھی میری دیکھو کھل نہ جائے کہیں
تم رکھو پردہ تمہارا ہوں یا غریب نوازؒ

بُرا سب سے مگر آپکا ہوں لاج رہے
کرم ہے آپ کا زندہ ہوں یا غریب نوازؒ

میں کون ہوں کہ تمہارا ہوں خالد عاصی
تمہارا میں نام لیوا ہوں یا غریب نوازؒ

26

نہیں ہے کوئی میرا تجھ سوا غریب نوازؒ ہے مجھکو تیرا فقط آسرا غریب نوازؒ
ہے میری مشکلیں وابستہ تجھ سے اے خواجہ تو کردے حل میرے مشکل کشا غریب نوازؒ
بُرا ہوں یا کہ بھلا خادم و سگِ در ہوں مجھے ہے ناز کہ ہوں آپکا غریب نوازؒ
میں مبتلائے مصیبت ہوں اور پریشاں ہوں کرم کی مجھ پہ نظر ہو ذرا غریب نوازؒ
نظر ہو لطف و کرم کی خدارا مجھ پر قسم خدا کی میں بس مرگیا غریب نوازؒ
اُمورِ دین و دنیا میں دونوں عالم میں ہے کافی مجھکو بھروسہ تیرا غریب نوازؒ

گو بہت عاصی و بدکار تیرا خالدؔ ہے
تو اسکو بخش دے بہر خدا غریب نوازؒ

27

مظہرِ کبریا غریب نوازؒ　　نائب مصطفیٰ غریب نوازؒ
جان تم پر فدا غریب نوازؒ　　دل تصدق ہے یا غریب نوازؒ
نہیں کوئی میرا غریب نوازؒ　　اب مدد کیجئے یا غریب نوازؒ
میرے ہند الولی عطائے رسول　　سخت عاجز ہوں یا غریب نوازؒ
دُور ہوجائے سب پریشانی　　ہے یہی مدعا غریب نوازؒ
بے طرح گردشِ فلک نے مجھے　　پیس ڈالا ہے یا غریب نوازؒ
زندگی کا مزا نہیں ملتا　　اب کرم کیجئے یا غریب نوازؒ
اک نگاہِ کرم خدا کیلئے　　ہم غریبوں پہ یا غریب نوازؒ
اب تو لِلّٰہ میری خبر لیجئے　　میں تو بس مرگیا غریب نوازؒ
بے وسیلہ ہوں بے سہارا ہوں　　اب مدد کیجئے یا غریب نوازؒ
مضطر بیقرار و بے آرام　　ہے نقشہ میرا غریب نوازؒ
کون ہے آپکے سوا میرا　　تو ہی مل جائے یا غریب نوازؒ
یہ تو خالدؔ غلام ہے تیرا　　رحم اس پر یا غریب نوازؒ

(28)

ہو آپ جلوۂ ارض و سماں غریب نوازؒ
ہو آپ صاحبِ عرشِ علیٰ غریب نوازؒ

ہو آپ کون و مکاں اور دو جہاں خواجہ
ہو آپ مظہرِ ذاتِ خدا غریب نوازؒ

ہو آپ جلوۂ محبوبِ کبریا خواجہ
ہو خاص مظہرِ نورِ خدا غریب نوازؒ

ہے تیرا جلوہ عیاں جا بجا ہر اک شئے میں
ہے تو ہی مظہرِ دو سَرا غریب نوازؒ

ہے تیرے رُخ سے عیاں ذاتِ واحدِ مطلق
ہے جلوہ حق کا سراپا تیرا غریب نوازؒ

معمہ حل ہوا ہے مَــــنْ رَاٰنِــــیْ[1] کا اُسی کو
جو دیکھے غور سے تجھکو ذرا غریب نوازؒ

وجود آپ کا مطلق بھی ہے مقید بھی
ظہور آپکا سب میں ہے یا غریب نوازؒ

ہے ادنیٰ تیرا گدا عاصی خالدِؔ خستہ
بخش دے بہرِ حبیبِ خدا غریب نوازؒ

[1] جو مجھے دیکھے (وہ حق کو دیکھا)...... حدث

29

تم نہ پوچھو بھلا غریب نوازؒ کون پوچھے گا یا غریب نوازؒ
ہم غریبوں کا دونوں عالم میں کون ہے تم سوا غریب نوازؒ
حال خستہ و خوار ہوں لِلّٰہ چشمِ رحمت ذرا غریب نوازؒ
یدِ قدرت میں تیرے سب کچھ ہے میری بگڑی بنا غریب نوازؒ
ایک مدت سے مانگتا ہوں میں سُن لے میری صدا غریب نوازؒ
میں بُرا ہوں بھلا ہوں جو کچھ ہوں سگِ در ہوں تیرا غریب نوازؒ
تیرے در کا سہارا کافی ہے تیرے بندے کو یا غریب نوازؒ
عرس میں اب کے باریابی ہو ہے یہی التجا غریب نوازؒ
شمع نورِ قدم سراپا ہو نورِ ذاتِ خدا غریب نوازؒ

بخش دے سب گناہ خالدؔ کے
بہرِ خیر الورا غریب نوازؒ

(30)

ہجر میں ایسا تیرے رویا کروں نوح کا طوفان پھر برپا کروں
جوشِ اُلفت میں جنوں کے ہاتھ سے چاک ہر اک دامنِ صحرا کروں
لاکھ ہوں آفت پہ آفتِ عشق میں رازِ دل ممکن نہیں افشا کروں
گر مجھے معلوم ہو منشا تیرا جان و دل سے بس اُسے پورا کروں
منقطع ساری اُمیدیں ہوگئیں کیا کروں میں ہائے اب کیسا کروں
دُور ہوں جب یار کے در سے تو پھر کیوں نہ روؤں اور نہ کیوں تڑپا کروں
ہے یہی میری تمنائے دلی تجھکو ہر دم جانِ جاں دیکھا کروں
ان کی بدنامی کے خاطر ہوں خموش ورنہ تڑپوں اور تڑپایا کروں
جان بھی جائے تو جائے عشق میں یہ نہیں ہوگا تمہیں رُسوا کروں
اُس بتِ کافر[1] کی صورت بھاگئی دل کو اور اپنی نظرکو کیا کروں

ہو نہ خالدؔ کی اگر پوری اُمید
پھر تماشہ کیا سے کیا خواجہؒ کروں

[1] محبوب

31

گرچہ بد ہوں عاصیوں میں ہوں گنہگاروں میں ہوں
لیکن اے خواجہؒ تمہارے کفش[1] برداروں میں ہوں

عابدوں میں اور نیکوں میں نہ دینداروں میں ہوں
خواجۂ اجمیر میں تیرے پرستاروں میں ہوں

میرے عصیاں ہیچ ہیں بحرِ کرم کے سامنے
بخش دے خواجہؒ مجھے گرچہ گنہگاروں میں ہوں

وفورِ[2] رنج و الم میں مبتلا ہوں ان دنوں
رحم کر خواجہؒ کے تیرے کفش برداروں میں ہوں

کوئے[3] والا چھوڑ کر جاؤں کہاں تو ہی بتا
میں تو اک بندہ تیرا مشہور بازاروں میں ہوں

کچھ تصدق مجھکو بھی مل جائے اے بندہ نواز
میں بھی آخر آپکا ہوں گر خطاکاروں میں ہوں

[1] نعلیں (جوتیاں) [2] بے حد [3] کوچہ (گلی)

(32)

ظہورِ خواجہ ہے حق کا ظہور دیکھو تو
قسم خدا کی سراپا ہے نور دیکھو تو

گو نــحــن اقــرب کہکر ہوئے مجھ میں نہاں
مگر میں غیر سمجھ کر ہوں دُور دیکھو تو

میں کر رہا ہوں جو خواجہ کو سجدہ مستی میں
ہے بیخودی میری عینِ مشہود دیکھو تو

دکھا رہا ہے وہ جلوے یہی پہ کیا کیا کچھ
کیا تھا وعدہ یوم النشور دیکھو تو

پلایا جام مجھے ایسا میرے خواجہ نے
خودی سے اپنی ہوں بیخود سرور دیکھو تو

میں کرتا جاتا ہوں عصیاں اُمیدِ بخشش پر
ہے مجھکو رحمتِ حق پر غرور دیکھو تو

پڑا ہے خالدِ خستہ تمہاری چوکھٹ پر
خدا کے واسطے میرے حضور دیکھو تو

33

تکڑے دامن ہے میرا چاک گریباں دیکھو
اپنے بندے کو ذرا خواجۂ دوراں دیکھو
کثرتِ رنج و الم اور وفورِ[1] حریاں[2]
مار ڈالا ہے مجھے یوں غمِ پنہاں دیکھو
بند مُٹھی تو غلاموں کی نہ کُھلنے پائے
بات رہ جائے یہیں خواجۂ ذیشاں دیکھو
وضع بگڑے نہ کہیں تیرے پرستاروں کی
وقت نازک ہے مددگارِ غریباں دیکھو
اک نظر خواجۂ اجمیر خدارا مجھ پر
دیکھو مجھکو ذرا شہنشاہِ جیلاں دیکھو
آس ٹوٹے نہ یہ خالدؔ کی خدارا مُولا
لاج بندہ کی رکھو خواجۂ دوراں دیکھو

[1] بہت [2] مایوسی

34

بیکس ہوں بے وسیلہ خواجہ ادھر تو دیکھو
غربت کا میں ہوں مارا خواجہ ادھر تو دیکھو

گو عاصی پُر خطا ہوں لیکن میں آپکا ہوں
رکھ لاج تو خدارا خواجہ ادھر تو دیکھو

بگڑی میری بنادے سب رنج و غم مٹادے
ہو مجھ پہ نظرِ کرم یا خواجہ ادھر تو دیکھو

بڑھ جائے اتنی مستی ہوجاؤں غرقِ ہستی
دے جام مجھ کو ایسا خواجہ ادھر تو دیکھو

ہے تیری سب خدائی دنیا تیری فدائی
داتاہے دوجہاں کا خواجہ ادھر تو دیکھو

دیتے ہو جام سب کو انجان مجھ سے کیوں ہو
میں بھی کھڑا ہوں پیاسا خواجہ ادھر تو دیکھو

مدت سے تیرے در پر خالدؔ نے رکھدیا سر
کچھ دیدو اپنا صدقہ خواجہ ادھر تو دیکھو

35

ہر اک کی مشکلوں کے آپ ہو مشکل کشا خواجہ
خدا کے دستِ قدرت سے ہو حاجت روا خواجہ

تیری چشمِ کرم نے تو بنادی سب کی بگڑی کو
تیرے قربان جاؤں میری بگڑی بھی بنا خواجہ

تیری سرکار تو قابلیت ہی دیکھتی کب ہے
عطا کر ہے تیرا دربار، دربارِ عطا خواجہ

جھکائے سر کھڑا ہوں اپنے عصیاں کی ندامت سے
تصدق چشمِ رحمت کے ادھر بھی دیکھنا خواجہ

میرے حالِ پریشاں پر فضل رحم و کرم کر اب
نہیں دارین میں کوئی میرا تیرے سوا خواجہ

تصدق تیرے جاؤں میرے مَعروضوں کو تو سُن لے
بڑی مدت سے تجھ سے کر رہا ہوں التجا خواجہ

کہیں ہاتھوں سے میرے صبر کا دامن نہ چُھٹ جائے
مدد کیجئے کہ اب وقت ہے امداد کا خواجہ

بھنور میں پڑگئی چکرا رہی ہے اب تلاطم میں
بچالو میری کشتی خدارا ناخدا خواجہ

تیری ادنیٰ توجہ نے مٹادی دل سے ظلمت کو
سراپا رحمتِ ہر دُوسَرا نورِ ھُدیٰ خواجہ
بڑی مدت سے شمعِ نُورِ ایماں ٹمٹماتا تھا
کیا روشن اسے ایسا کہ قائم کردیا خواجہ
دلِ مضطر میرا ویراں پڑا تھا ایک مدت سے
کیا آباد جو تو اس میں آکے بس گیا خواجہ
تماشہ دیکھکر کثرت میں تیری ذاتِ وحدت کا
تحیر بڑھ گیا حد سے بچالینا ذرا خواجہ
میرے مولا ادا ہو شکر کیا بندہ نوازی کا
اس عاصی خالدِ خستہ پہ کی جو تونے کیا خواجہ

36

اجمیر بُلانے میں کیوں دیر لگی خواجہ
قدموں کے دکھانے میں کیوں دیر لگی خواجہ

اک جام پلانے میں کیوں دیر لگی خواجہ
دیوانہ بنانے میں کیوں دیر لگی خواجہ

لاکھوں کے ہوئے پورے ارمان مگر میرے
مقصد کے بَرآنے میں کیوں دیر لگی خواجہ

کیا ایسی ہی حالت میں مرجائے تیرا بندہ
غفلت کے مٹانے میں کیوں دیر لگی خواجہ

لاکھوں ہیں کھڑے در پر دیتے ہیں دعا تجھکو
میخانہ لٹانے میں کیوں دیر لگی خواجہ

معلوم نہ تھا تم کو مرجائیگا یہ خالدؔ
دیدار دکھانے میں کیوں دیر لگی خواجہ

37

غفور الرحیمی کا صدقہ عفو کر
گناہوں کی گٹھڑی میں لایا ہوں خواجہ

مدد کر مدد کر دو عالم سے ہٹ کر
تصور تمہارا جمایا ہوں خواجہ

ذرا جامِ وحدت سے سرشار[1] کردے
خیالِ خودی کو مٹایا ہوں خواجہ

بھروسے پہ رحمت کے یا نورِ کرم
سراپا گنہگار آیا ہوں خواجہ

یہ خالدؔ کا تو ہے وسیلہ کرم کا
دلِ غم زدہ کا ستایا ہوں خواجہ

[1] مست

38

تیرے صدقے تیرے قربان پیارے خواجہ
کر رحم حالتِ خستہ پہ ہمارے خواجہ
جان لب پر ہے تیرے ہجر میں پیارے خواجہ
اب تو دِکھلا رُخِ زیبا کو ہمارے خواجہ
تیرے صدقے سے میری مٹ گئی غفلت اتنی
رات دن حق کے میسر ہیں نظارے خواجہ
کردو آسان میری مشکلیں ساری لِلّٰہ
زندہ ہوں میں تو بھروسے پہ تمہارے خواجہ
لِلّٰہ دیدو مجھے آواز اگر تم ہو کہیں
تجھکو کب تک یہ تیرا بندہ پکارے خواجہ
کبھی ہوگا نہ اچھا جسے تو کردے خراب
کبھی بگڑے گا نہ وہ جس کو سنوارے خواجہ
تو ہی بتلا کہ بِلا دیکھے ہو تسکیں کیوں کر
جبکہ خالدؔ کو تیری دید اُبھارے خواجہ

39

میری ہستی کومٹادے خواجہ بندہ ہوں مُولا بنادے خواجہ
کچھ نہ ہو فکر دین و دنیا کی اپنا دیوانہ بنادے خواجہ
عشق میں تیرے دردِ دل کو میرے لِلّٰہ اب اور بڑھادے خواجہ
دُور ہوجائے غیریت کا خیال جام کچھ ایسا پلادے خواجہ
رو رہا ہوں میں ہجر میں تیرے وصل سے مجھکو ہنسا دے خواجہ
تجھ سے سوا غیر کو نہ دیکھوں میں محوِ[1] دیدار بنادے خواجہ
کام بگڑے ہوئے ہیں خالدؔ کے
رحم کر سب کو بنادے خواجہ

[1] گم (بےخود)

(40)

میں جو ہوں سو تو ہے اے خواجہ میں جو ہوں سو تو ہے اے خواجہ
میرا سراپا ہے تیرا سراپا میں جو ہوں سو تو ہے اے خواجہ
مجھ سے عیاں ہے جلوہ تمہارا میں جو ہوں سو تو ہے اے خواجہ
ذات ہے میری ذات تمہاری میں جو ہوں سو تو ہے اے خواجہ
مجھ میں تجھ میں فرق نہیں ہے میں جو ہوں سو تو ہے اے خواجہ
شان عیاں ہے مجھ سے تمہاری میں جو ہوں سو تو ہے اے خواجہ
میں نہیں ہوں جو کچھ ہے سو تو ہے میں جو ہوں سو تو ہے اے خواجہ

تو ہی تو ہے، خالدؔ نہیں ہے
میں جو ہوں سو تو ہے اے خواجہ

41

مجھے ہے دردِ بے درماں[1] خبر لے اب میری خواجہ
تیرے صدقے تیرے قربان خبر لے اب میری خواجہ

ہر اک شئے میں نمایاں اپنا ہی خود دیکھ کر جلوہ
ہوا ہوں میں بہت حیران خبر لے اب میری خواجہ

ہوں میں بیحد پریشاں وقت ہے امداد کا میری
تو کر دے مشکل میری آساں خبر لے اب میری خواجہ

نہیں ممکن کہ ہوئے صبر دل کو دردِ بیحد سے
تو کر اس درد کا درماں خبر لے اب میری خواجہ

ذرا جلوہ دکھادے وقتِ نزاع[2] تا کہ دم نکلے
یہی ہے حسرت و ارماں خبر لے اب میری خواجہ

اگر پوچھے کوئی نام و نشاں میرا تو کہدوں گا
ہوں رندِ بے سروساماں خبر لے اب میری خواجہ

بہ وجہ کثرتِ غم یاس[3] نے کب آرزو چھوڑی
ہے دل میں ایک غم پنہاں خبر لے اب میری خواجہ

پریشاں حال ہے خالدؔ دفع ہو اس کا رنج و غم
ہو اتنا حال پر احساں خبر لے اب میری خواجہ

[1] لاعلاج [2] موت کے وقت [3] مایوسی

(42)

تو آلِ سیدِ ابرار ہے اجمیر کے خواجہ
تو ابنِ حیدرِ کرار ہے اجمیر کے خواجہ

سراپا رحمتِ عالم تیری شانِ کریمی ہے
کرم کرنا تجھے کیا بار[1] ہے اجمیر کے خواجہ

تمنا ہے حضوری کی مہیا کردے سب ساماں
بہت مضطر[2] ہے یہ نا چار ہے اجمیر کے خواجہ

بھروسہ تیرا ہے بندہ کو اب تو کچھ کرم کیجئے
پریشان حال بیزار ہے اجمیر کے خواجہ

تیری ادنیٰ توجہ ہو تو سب بنجائیگی بگڑی
تیری چشمِ کرم درکار ہے اجمیر کے خواجہ

مسیحائے دو عالم دردِ دل کی اب دوا کیجئے
بہت مدت ہوئی بیمار ہے اجمیر کے خواجہ

یہ مانا کچھ نہیں قابلیت اس سگِ در میں
مگر تیری بڑی سرکار ہے اجمیر کے خواجہ

تصدق اپنے چرنوں کا عطا ہوجائے خالدؔ کو
مُودَب[3] حاضرِ دربار ہے اجمیر کے خواجہ

[1] بوجھ (دوبھر) [2] بے سکون [3] باادب

43

آج کل سے بیقراری بڑھ گئی
اور بھی اب آہ و زاری بڑھ گئی

لب پہ نالے چشم تر ہیں رنگ زرد
پہلے سے حالت ہماری بڑھ گئی

کون بیکس مر رہا ہے کیا خبر
ہائے کیوں غفلت تمہاری بڑھ گئی

رنج وحشت درد فریاد و فغاں [1]
ایک اک شئی باری باری بڑھ گئی

ہیں گِلے شِکوے نہ وہ آہ و بُکا [2]
ہم ہماری بُردباری بڑھ گئی

میری گردن کی یہ خوبی ہے تمام
تیغ [3] میں جو آبداری [4] بڑھ گئی

یہ شہیدِ ناز مرتا ہی رہا
چپکے سے اُن کی سواری بڑھ گئی

ہم سے غیروں سے سب ہی سے چھپ رہے
اب یہ کیسی پردہ داری بڑھ گئی

آدمِ خاکی ہوا جب سرفراز
اُوج پایا خاکساری بڑھ گئی

خواجۂ اجمیر لِلّٰہ رحم کر
اور بھی خالدؔ کی زاری [5] بڑھ گئی

[1] آہ‌زاری [2] رونا [3] تلوار [4] تیزدھاری (Sharp) [5] رونا

44

بندے ہیں حق[1] نما ہیں چشتی گھرانے والے
محبوب پر فدا ہیں چشتی گھرانے والے

اللہ کے دُلارے محبوبِ حق کے پیارے
مقبولِ مُرتضیٰ ہیں چشتی گھرانے والے

مستِ الست[2] ہوکر وحدت کا جام پی کر
کونین کی بناء ہیں چشتی گھرانے والے

ان کا ارادہ پورا کرتا ہے پورا اللہ
کُــــــن کی وہ خود صدا ہیں چشتی گھرانے والے

ہر ایک کی مرادیں ہوتی ہیں ان سے پوری
کرتے ہیں وہ جو چاہیں چشتی گھرانے والے

ہر لادوا مرض اور ہر دردِ لادوا کی
خالدؔ تیری دوا ہیں چشتی گھرانے والے

[1] اہل حق [2] روزِ ازل سے

45

تو سراپا ذاتِ احمد سیدِ ابرار ہے
نورِ چشمِ بو ترابِ حیدرِ کرار ہے
میرے خواجہ فضل و احسان و کرم درکار ہے
تیری اک ادنیٰ توجہ ہو تو بیڑا پار ہے
ہم گناہگاروں کو مایوسی بھلا کاہے کو ہو
کہتا ہے لَا تَقْنَطُوْا[1] تیری بڑی سرکار ہے
تیرے سائل پر تو فضلِ حق عطا تیری ہے عام
تو سخی ابنِ سخی تیرا سخی دربار ہے
تو جو رکھ لے لاج سب میں آبرو رہ جائے گی
تیرا بندہ دین و دنیا میں ذلیل و خوار ہے
ہو ذرا چشمِ عنایت اب تو حالِ زار پر
تیرے کوچے میں پڑا تیرا سگِ دربار ہے
تیرا اک ادنیٰ اشارہ ہو تو سب بنجائیں کام
فضل کرنا رحم کرنا بھی تجھے کیا بار ہے
اے مسیحائے زماں نظرِ ترحم کیجئے
معصیت[2] کے ہاتھ سے مدت ہوئی بیمار ہے

[1] مایوس مت ہو [2] گناہ

جُز تیرے اور تیرے در کے بھلا وہ جائے کہاں
تیرا کہلاتا ہے کیوں رسوا سرِ بازار ہے
فکر سے دونوں جہاں کی ہوگیا آزاد وہ
جام تیرا جو پیا ہے مست ہے سرشار ہے
میرے خواجہ خالدِ خستہ پہ ہو چشمِ کرم
تیرا تو بندہ ہے یہ گو عاصی و بدکار ہے

46

تو سلطان ہند ہے تو میرا پیا ہے تیرے در سے ہوتی یہ جُود و عطا ہے
طلب جسکی جو ہے وہی مل رہا ہے یہ دستِ کرم تیرا بحرِ سخا ہے
زمانہ اسی کا خدائی اسی کی تیرے در پہ جو کوئی صدقے ہوا ہے
خودی مٹ گئی تو پتہ یہ چلا ہے کہ میں مٹ چکا ہوں تو باقی رہا ہے
اِدھر بھی تو دیکھو غریب النوازا تمہارے پہ کوئی فِدا ہو رہا ہے
یہ غربا نوازی یہ فقراء نوازی مرے دل سے پوچھو حقیقت میں کیا ہے
یہ جو کچھ بھی ہے زندگانی ہماری تمہارا کرم ہے تمہاری دَیا ہے
نگاہِ ترحم اے بیکس کے والی نہیں کوئی میرا تمہارے سوا ہے
اشارہ نگاہِ کرم کا خدارا تمنا یہ دل کی اے روحی فِدا ہے
محبت کی نیرنگیناں[1] کچھ نہ پوچھو کہ عاشق ہی معشوق اس کا بنا ہے
مدد کیجئے یا غریب النوازا تیرے در پہ میری یہی اک صدا ہے

اک ادنیٰ سگِ در ہے تیرا یہ خالدؔ
کرم کیجئے تیرے در پر پڑا ہے

[1] جادوگری

47

تمنا رو رہی ہے حسرتوں کا خون ہوتا ہے
یہ کس بے درد نے عاشق کی تُربت کو مٹایا ہے
تیری فرقت میں اب یوں زندگی برباد جاتی ہے
لبوں پہ جان آئی ہے کلیجہ منہ کو آیا ہے
ذرا تو کوئی ٹھہرا لے اجل کو منّتیں کرکے
بڑی مدت میں وصلِ یار کا پیغام آیا ہے
خدا معلوم کب ہوگی تمنائے دلی پوری
کہ سنتے ہیں وہ میرے قتل پر بیڑا اُٹھایا ہے
کبھی عرشِ بریں پر ہم کبھی فرشِ زمیں پر ہم
کہ جامِ ساقئ میکش نے کیا کیا رنگ لایا ہے
اِن آنکھوں سے جمالِ کبریا کو دیکھ ہی لینگے
کہ دل میں خواجۂ اجمیر کا نقشہ جمایا ہے
نظام الدین میرے تم تو محبوبِ الٰہی ہو
فقیروں کو تمہاری خاکِ پا نے شاہ بنایا ہے
میں صدقے خواجۂ اجمیر خالدؔ کی خبر لینا
زمانہ پھر نئے انداز سے کچھ رنگ لایا ہے

48

صبح سے تا شام حاصل جلوہ جانانہ ہے
مہربانی ہم پہ ایسی یار کی روزانہ ہے

خوفِ دوزخ شوقِ جنت کچھ نہیں آزاد ہے
طالبِ مُولا شانِ زندگی مردانہ ہے

غیر نے سجدہ عبودیت کا دیکھا ہے کہاں
تجھ پہ مر مٹنا تو یہ اک سجدۂ شکرانہ ہے

کام لے چشمِ بصیرت سے ابھی کھل جائے راز
کفر ہی اسلام کا ایمان کا بیعانہ ہے

کیا غرض کعبہ سے ہے کیا کام بت خانے سے ہے
سامنے اپنے ہمیشہ کوچۂ جانانہ ہے

اک نگاہِ لطف کیجئے خواجۂ اجمیر اب
در پہ استادہ تمہارے خالدِؔ دیوانہ ہے

49

مست ایسا جامِ اُلفت پی کے مستانہ رہے
دونوں عالم چھوڑ کر خواجہ کا دیوانہ رہے
ہر گھڑی ہر وقت حق سے ہے یہ میری التجا
سر پہ میرے تیرا سایہ پیرِ میخانہ رہے
زہد و تقویٰ چھوڑ کر رِند تیرا باقی رہوں
ہاتھ میں ساغر رہے مَشرب[1] بھی رندانہ رہے
اپنے اور اغیار سے ہر وقت بیگانہ رہوں
دل مرا اے یار بس تیرا ہی کاشانہ رہے
کرتا چلا جاؤں یادِ حق کے ساتھ ہی خواجہ کی یاد
قلب میں میرے جمع کعبہ و بتخانہ رہے
طالبِ دید اگر تو ہے کسی کی فکر کیا
ہو مدد اللہ کی ہمت جو مردانہ رہے
تیرے خالدؔ کو نہیں خواہش ہے تاج و چتر کی
کفش[2] سر پر دوش[3] پر کملی فقیرانہ رہے

[1] طریقہ [2] نعلین [3] کاندھے

مسدس

(50)

تو نائب ہے محمدؐ مصطفیٰ کا تو مظہر ہے علی مُرضیٰ کا
تو نقشہ ہے حسن سرِ خدا کا نمونہ ہے شہیدِ کربلا کا
تیرے صدقے تیرے قربان خواجہ
میرا دل اور میری جان خواجہ

تیرا دربار، دربارِ عطا ہے تیری دہلیز صد کانِ سخا ہے
تیری چوکھٹ سے ملتا مدعا ہے تیرا کوچہ نہیں دارالشفا ہے
تیرے صدقے تیرے قربان خواجہ
میرا دل اور میری جان خواجہ

غلاموں میں مریدوں میں ہوں تیرے غم و رنج و الم نہیں مجھکو گھیرے
مصیبت شام کو آفت سویرے بہت بگڑے ہوئے قسمت ہیں میرے
تیرے صدقے تیرے قربان خواجہ
میرا دل اور میری جان خواجہ

تیرے در پر جو حاجت مند آئے مرادیں اپنے دل کی سب وہ پائے
میرے خواجہ تعجب کی ہے جا ئے یہ خالدؔ کس طرح محروم جائے
تیرے صدقے تیرے قربان خواجہ
میرا دل اور میری جان خواجہ

51

مثلث

ہوں مضطر جاں بہ لب مولیٰ دمِ[1] مشکل کشائی ہے
پریشان حال ہوں خواجہ محمدؐ کی دہائی ہے
میری بگڑی بنادو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے

میری مشکل کشائی کیجئے مشکل کشا تم ہو
تمہیں سے عرض کرتا ہوں میرے حاجت روا تم ہو
میری بگڑی بنادو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے

تمہارا بندہ ہو کر کسمپرسی[2] میں رہوں کب تک
تمہیں بتلاؤ صدمے رنج وغم کے میں سہوں کب تک
میری بگڑی بنادو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے

ہوں وابستہ تمہاری ذات سے قسمت پہ نازاں ہوں
تمہارے دامنِ رحمت سے وابستہ ہوں عاصی ہوں
میری بگڑی بنادو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے

[1] وقتِ [2] بے چینی (پریشانی)

کہوں حق کی تو تم مجھ سے خفا کیوں ہوتے جاتے ہو
تمہیں اچھی طرح میں جانتا ہوں کیوں چھپاتے ہو
میری بگڑی بنادو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے
تمہارا میں سگِ[1] در ہوں تمہارا ادنیٰ بندہ ہوں
جو کچھ بھی ہوں سو ہوں میں ہوں تمہارا عرض کرتا ہوں
میری بگڑی بنادو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے
میں سر کو چھوڑ کے مرجاونگا کیوں آزماتے ہو
نہ چھوڑونگا تمہیں ہر گز قسم اللہ کی دیکھو
میری بگڑی بنادو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے
تمہیں پا جاؤں تو سب کچھ میں پاؤں دین و دنیا میں
تمہیں سے تمکو بس میں مانگتا ہوں دین و دنیا میں
میری بگڑی بنادو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے
مدد کرنے میں میری اسقدر تاخیر جاناں کیوں
تمہارا بندہ کہلا کر رہے خالدؔ پریشاں کیوں
میری بگڑی بنادو تم نے لاکھوں کی بنائی ہے

[1] کتا (خادم ادنیٰ)

منقبت درشانِ

حضرت خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

52

ہیں مکیں ہر مکاں نظام الدینؒ ساکنِ لامکاں نظام الدینؒ
خواجۂ خواجگاں نظام الدینؒ رونقِ دو جہاں نظام الدینؒ
اک نظر حالِ زار پر میرے حامیٔ بیکساں نظام الدینؒ
میری بگڑی بھی اب بنادینا کار سازِ جہاں نظام الدینؒ
اک زمانے سے مانگتا ہوں میں صدقۂ خواجگاں نظام الدینؒ
دل ہے پُر دردؔ آہ ہے لب پر رحم بر عاصیاں نظام الدینؒ
فضل کرنا کے تیرے دامن سے ہم ہیں وابستگاں نظام الدینؒ
عبد صورت ہیں پر حقیقت میں صاحبِ کُن فکاں نظام الدینؒ
ہر دو عالَم پہ رکھتے ہیں قبضہ سب پہ ہیں حکمراں نظام الدینؒ
دستِ قدرت میں آپ کے سب ہے دستگیرِ جہاں نظام الدینؒ

ہو گیا خالدؔ حاضرِ دربار
ہو گئے مہرباں نظام الدینؒ

53

مظہرِ ذاتِ خدا خواجہ نظام الدین پیرؒ
نائبِ خیرالورا خواجہ نظام الدین پیرؒ

ہو رہی ہے آپ کے در سے دنیا فیضیاب
معدنِ جو و سخا خواجہ نظام الدین پیرؒ

آپ سے جس نے جو مانگا اُسکو حاصل ہوگیا
دَر ہے اک بحرِ سخا خواجہ نظام الدین پیرؒ

ساقیٔ کوثر کے پیارے ہیں سخی سرکار ہے
بے طلب سب کچھ ملا خواجہ نظام الدین پیرؒ

سرِ گنج مخفی ہیں اک رازِ سر بستہ ہیں آپ
عقل سے ہے ماوراء خواجہ نظام الدین پیرؒ

آپ کے صدقے میں سارے ہوگئے حل مشکلات
سب کے ہیں مشکل کشا خواجہ نظام الدین پیرؒ

چشم ہیں پُر نُور دل میں ہوگئے جس سے مکیں
مجھ میں جلوہ نما خواجہ نظام الدین پیرؒ

آپ ہی کا ہے بھروسہ ہم غلاموں کو حضور
کیجئے صدقہ عطا خواجہ نظام الدین پیرؒ

آپ ہیں حق کے ولی پائے خدا سے خواجگی
خواجۂ دوسرا خواجہ نظام الدین پیرؒ

نُورِ شانِ کبریا خواجہ نظام الدین پیرؒ
جلوہ گاہِ مصطفیٰ خواجہ نظام الدین پیرؒ

حاضرِ دربار ہیں سرکار کے سب خادمین
ہو کرم اُن پر صدا خواجہ نظام الدین پیرؒ

آپ کے نعلین کا سایہ ہمیں کافی ہے بس
فخرِ تاجِ اولیا خواجہ نظام الدین پیرؒ

ناز ہے ہم کو کہ ہیں وابستۂ دامن حضور
آپ پر ہم ہیں فدا خواجہ نظام الدین پیرؒ

ایک عرصہ سے ہیں خستہ حال ہوجائے کرم
اِس طرف بھی دیکھنا خواجہ نظام الدین پیرؒ

کوئی کیا جانے کسی کے کیا سمجھ میں آسکے
رتبہ جو ہے آپکا خواجہ نظام الدین پیرؒ

آپ کی شانِ سخاوت آپ کا لطف و کرم
منبعِ مہر و وِلا خواجہ نظام الدین پیرؒ

یہ سگِ در آپکا ہے خالدِ عاصی جو ہے
لاج رکھ لینا ذرا خواجہ نظام الدین پیرؒ

54

ہے بے نقشہ کا نقشہ خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا
تقید ہے منّزہ خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا

میری وارفتگی سے ہوگئی وابستگی اُن سے
میں ایسا ہوں دیوانہ خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا

سخاوت کے دھنی مشہورِ عالم ہیں بس ہر اک کو
ملا کرتا ہے صدقہ خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا

مجھے اب ہوگی پروا کیوں کسی کی دین و دنیا میں
سگِ در ہوں میں کس کا خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا

میں دامن جن کا تھاما ہوں مجھے یہ سایہ کافی ہے
عبادت ہے یہ سجدہ خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا

ہوا ہوں جب سے شیدا اُن پہ سب کچھ اپنا کھو بیٹھا
سراپا ہوں میں واللہ خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا

رہا کرتا ہوں قدموں میں پڑا رہتا ہوں چوکھٹ پر
ملا ہے آستانہ خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا

ظہورِ کُل ہیں وہ ہر جز میں پاتا ہوں وجود اُن کا
ہوا ہوں مست ایسا خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا

بتاؤ جانتے ہو کیا کہاں ہے کون ہے خالدؔ
ہے تو ادنیٰ بندہ خواجہ محبوبِ الٰہیؒ کا

55

منقبت حضرت خواجہ بندہ نواز قبلہؒ

حسرتیں لے کے بہت بندہ نوازؒ آیا ہوں
آپ کے در پہ بصد عجز و نیاز آیا ہوں
چھوڑ کر دیر و حرم شیخ و برہمن کو اب
آپ کے کوچہ میں پڑھنے نماز آیا ہوں
آپ محمود و مکرم ہو ادھر لطف و عطا
عبد ہوں آپکا اور بن کے ایاز آیا ہوں
بے کسی پر میری کچھ لطف و کرم ہوجائے
دیکھو لِلّٰہ اِدھر صاحبِ ناز آیا ہوں
کیا سر بارِ امانت جانشیں حق کا بنا
سب سے اشرف ہوا با نغمہ و ساز آیا ہوں
بگڑی بن جاتی ہے گر نظرِ ترحم ہوجائے
در پہ خواجہ تیرے با سوز و گداز آیا ہوں
نعمتِ فقر سے کچھ مجھ کو تصدق مل جائے
نعرہ کرتے ہوئے ہو عمرِ دراز آیا ہوں
میں تو خالدؔ جو جو لینا ہے ان ہی سے لوں گا
سرّ حق پانے کو اے مخزنِ راز آیا ہوں

منقبت در شان

حضرت عاجز نواز خواجہ شمس الدین محبوب ربانی رحمۃ اللہ علیہ

56

فدا تجھ پر دل و جاں شمس دین محبوبِ ربانیؒ
ظہورِ شانِ یزداں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

تم ہی ہو اول و آخر تم ہی غائب و حاضر
عیاں اور پنہاں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

تمہاری چال و انداز و ادا و ناز و غمزہ پر
تصدق میرا ایماں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

تمہارے رُوئے انور سے عیاں ہے شانِ محبوبی
ہو تم نُورِ درخشاں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

یہی ہے آرزو دل کی یہی ہے التجا میری
ہو پورا میرا ارماں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

ہوں میں بے حد پریشاں کر مدد ہے کون جز تیرے
خدا را ہو نہ انجان شمس دین محبوبِ ربانیؒ

نہیں ہے کوئی میرا تم سوا واللہ دو عالَم میں
کرو مشکل کو آساں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

ہو تم ہی رونقِ عالَم وہی سمجھے جو ہے محرم
ہو تم ہی رازِ عرفاں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

سگِ در ہوں تمہارا گو کہ عاصی پُر معاصی ہوں
عفو کر جُرم و عصیاں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

کروں جس جا نظر مجھ کو نظر آجاؤ لِلّٰہ
عطا ہو چشمِ حیراں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

خدارا بہرِ ذاتِ پنجتن کر فضل اب مجھ پر
ہوں میں بے حد پریشاں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

خدارا غیریت خالدؔ کے دل سے اب مٹا دیجئے
ہو اتنا فضل و احساں شمس دین محبوبِ ربانیؒ

57

ہو تم ہی جلوۂ ذاتِ خدا محبوبِ ربانیؒ
سراپا حق کا ہے جو ہے تیرا محبوبِ ربانیؒ

توہی ہے ذاتِ مطلق مظہرِحق جلوۂ احد
تو ہی ہے نُورِ ذاتِ کبریا محبوبِ ربانیؒ

تم ہی رازِ شریعت ہو تم ہی سرِحقیقت ہو
ہو تم ہی جلوۂ نُورِ خدا محبوبِ ربانیؒ

نہیں ہے ہوش باقی مجھ میں ایسا بیخود ہوں میں
پیا ہوں جام کچھ ایسا تیرا محبوبِ ربانیؒ

تحیر بڑھ گیا حد سے خدا را مجھ کو بتلادے
خدا تو ہے کہ یا اللہ خدا محبوبِ ربانیؒ

میری بگڑی بنادو کام سب میرے سنوارو تم
کرو حل مشکلیں بہرِ خدا محبوبِ ربانیؒ

غلامِ خاص ہوں تیرا پھرا ہرگز نہ در در تو
خدا را مجھ کو شمس الدین پیا محبوبِ ربانیؒ

ابھی حل مــــــن رانـــــی[1] کا ہو مسئلہ تیرے چہرہ کو

جو دیکھے چشمِ حق بیں سے ذرا محبوبِ ربانیؒ

اُمورِ دین و دنیا میں ہر اک تکلیف میں میری

تیرا کافی ہے مجھ کو آسرا محبوبِ ربانیؒ

سگِ در ہوں نہ چھوڑوں گا تجھے واللہ جز تیرے

کرے گا کون پورا مدعا محبوبِ ربانیؒ

وصال اس غیرت لیلیٰ کا ہوجائے مجھے حاصل

یہی ہے تجھ سے میری التجا محبوبِ ربانیؒ

جو چاہے کر میرے حق میں میرا مختار ہے تو ہی

ہوں میں بھی راضی جو تیری رضا محبوبِ ربانیؒ

[1] جو مجھے دیکھے (وہ حق کو دیکھا) ...... حدث

58

مظہرِ رحمتِ یزداں میری بگڑی نہ بنی
نائبِ شاہِ رسولاں میری بگڑی نہ بنی

رازدارِ شہ مرداں میری بگڑی نہ بنی
ظلِ شہنشاہِ جیلاں میری بگڑی نہ بنی

زینتِ مسلکِ ایماں میری بگڑی نہ بنی
رونقِ گلشنِ عرفاں میری بگڑی نہ بنی

معرفت کے مہہِ تاباں میری بگڑی نہ بنی
اے میرے معنیٔ قرآں میری بگڑی نہ بنی

تیرے صدقے میں ہزاروں کی بنی ہے بگڑی
ہائے افسوس میری جان میری بگڑی نہ بنی

بن گئے وہ جو نہ بننے تھے بگڑنے والے
مگر اے جانِ غریباں میری بگڑی نہ بنی

سب کے خوابیدہ مقدر کو جگایا تو نے
شمسِ دیں نورِ درخشاں میری بگڑی نہ بنی

کہیں مٹ جاؤں نہ میں اپنی توقع کے خلاف
رحم کر رحم میری جان میری بگڑی نہ بنی

سب مریضانِ محبت کو دوا دی تم نے
مگر اے عیسیٰ دوراں میری بگڑی نہ بنی

کام بگڑے ہوئے میرے نہ بنے ائے مُولا
اے مددگارِ غریباں میری بگڑی نہ بنی

دھوم ہے تیرے سخاوت کی زمانے میں بہت
لیکن اے حاتمِ دوراں میری بگڑی نہ بنی

آہ دیکھو تو ذرا خالدؔ خستہ کو تم آج
شمسِ دیں خواجۂ ذیشاں میری بگڑی نہ بنی

59

ہیں آپ اللہ اللہ عاجز نواز خواجہ نظرِ کرمؑ ہوں بندہ عاجز نواز خواجہ
ہیں آپ ذاتِ مطلق ہیں آپ مظہرِ حق ہیں مصطفیٰ کا جلوہ عاجز نواز خواجہ
کر پورا دل کا ارماں اتنا ہو فضل و احساں سُن التجا خدارا عاجز نواز خواجہ
ہم ہیں مرید و بندے بیکس ہیں رحم فرما مرشد ہے تو ہمارا عاجز نواز خواجہ
میں کون اور کیا ہوں ادنیٰ تیرا گدا ہوں کر رحم مجھ پہ لِلّٰہ عاجز نواز خواجہ
مشہور ہو جہاں میں کونینِ دہر زماں میں چرچہ ہے تیرا ہر جا عاجز نواز خواجہ
محبوبِ رب ہے تو ہی مطلوبِ رب ہے تو ہی معشوق تو ہے حق کا عاجز نواز خواجہ
سگ ہوں میں تیرے در کاؑ در سے نہ اپنے سرکا مرجاوں میں اسی جا عاجز نواز خواجہ

وہ مر رہا ہے غم میں رنج و محن الم میں
خالدؔ پہ فضل ہو یا عاجز نواز خواجہ

60

چشم و دل میں جلوہ گر ہیں شمسِ دیںؒ نُورِ حق نُورِ بصر ہیں شمسِ دیںؒ
نا مُرادی سے ہو غفلت کس طرح ہرگھڑی ناظرِ نظر ہیں شمسِ دیںؒ
درد و غم کی آرزو کیوں کر نہ ہو دردِ دل کے چارہ گر ہیں شمسِ دیںؒ
اضطرابی اور بے چینی ہو کیوں جب سکونِ دل اگر ہیں شمسِ دیںؒ
روز و شب در صورتِ خورشید و ماہ جلوہ گر شام و سحر ہیں شمسِ دیںؒ
دل کے آئینہ میں ہیں خود رُونما شخص بھی ہیں عکس گر ہیں شمسِ دیںؒ
آپ ہر اک میں تجلی ریز ہیں سب ہی کے جان وجگر ہیں شمسِ دیںؒ
آپ سے مانگنا ہو مانگ لو ہر دُعا کا خود اثر ہیں شمسِ دیںؒ

خالدِ عاصی کے حامی ہیں سدا
بندہ پرور بندہ گر ہیں شمسِ دیںؒ

61

تیرا بندہ ہوں میں میرا مولا ہے تو میرا شمس ہے تو میرا خواجہ ہے تو
میں نہیں ہوں نہیں ہوں نہیں میری صورت کا تو میرا نقشہ ہے تو

سب میں دائر ہے تو سب میں سائر ہے تو سب کا اول ہے تو سب کا آخر ہے تو
سب کا باطن ہے تو سب کا ظاہر ہے تو میرا مالک ہے تو میرا آقا ہے تو

میرا درد ہے تو میرا درماں ہے تو میری راحت ہے تو میرا ارماں ہے تو
میرے رنج و الم میں بھی پنہاں ہے تو میرا شخص ہے تو میرا سایہ ہے تو

قطعہ

خدمتِ یار بندگی نسبتِ یار زندگی
اس سے زیادہ اور کچھ کہہ کے سنا کے کیا کروں
اُن سے وصال ہوتے ہی معراج ہوگئی میری
فرش ہی عرش بن گیا عرش پہ جاکے کیا کروں
نام ہے خالدؔ آپ کا لیکن حقیقت اور ہے
حق ہے نمایاں آپ سے غیر کو پاکے کیا کروں

62

وجودِ خالقِ مطلق ہے جلوہ شمسِ انور کا
ظہورِ نُورِ انور ہے سراپا شمسِ انور کا

خدا عاشق ہے اُس پر جو ہے عاشق آپ کا خواجہ
رسول اللہ کا پیار ہے شیدا شمسِ انور کا

یدِ قدرت میں ہے اُن کے زمیں و آسماں سب کچھ
کریں جو چاہیں وہ ہے سب پہ قبضہ شمسِ انور کا

ہے کیا خوف اُن کو پُرسشِ روزِ قیامت کا
گنہگاروں کے جب سر پر ہے سایہ شمسِ انور کا

رہے گی پھر نہ کچھ خواہش تجھے حورانِ جنت کی
گر بندہ خدا کا ہے تو بن جا شمسِ انور کا

نہیں محتاج ہوں میں کس لئے مانگوں کسی سے کچھ
ہے کافی دین و دنیا میں سہارا شمسِ انور کا

رحم کر خستہ خالدؔ پر یہ ہے ادنیٰ گدا تیرا
ہے یہ بھی اُس کا بندہ جو ہے بندہ شمسِ انور کا

63

بہرِ آلِ رسول اور رسولِ خدا، حق شمس الدین حق شمس الدینؒ
کرو حالتِ خستہ پہ رحم ذرا، حق شمس الدین حق شمس الدینؒ

کوئی کہتا ہے اللہ رام کوئی، کرتے ہیں تمہارا ذکر سبھی
ہے میرا بھی ذکر یہ صبح مسا حق شمس الدین حق شمس الدینؒ

ہو وجـــــــــہُ اللہ کی تم آیت، ہے تم سے عیاں شانِ وحدت
تم ہی سے ملا مجھے حق کا پتہ حق شمس الدین حق شمس الدین

حالت ہے میری تم پر روشن کیا عرض کروں میں تم سے سجن
جلدی سے سنوارو کام میرا، حق شمس الدین حق شمس الدینؒ

میں حال بیاں کروں کس سے ہے کون جو میری عرض سُنے
لیـــسَ لـی سـواک[1] یا خواجہ حق شمس الدین حق شمس الدینؒ

ہے خالدؔ زار بہ حالِ تباہ کرو لِلّٰہ اس پہ کرم کی نگاہ
اب لاج ہے تیرے ہاتھ شاہا حق شمس الدین حق شمس الدینؒ

[1] تمہارے سوا میرا کوئی نہیں

64

خدا نے موہنی صورت بنائی میرے خواجہ کی
ہے قرباں لاکھ جان سے سب خدائی میرے خواجہ کی
ہے صورت ایسی آنکھوں میں سمائی میرے خواجہ کی
نظر ہر شئے میں مجھ کو شکل آئی میرے خواجہ کی
جو چاہوں اُن سے مانگوں مقصدوں کو اپنے بھی پاؤں
خدا ہے میرے خواجہ کا خدائی میرے خواجہ کی
یہی راہِ طریقت ہیں یہی شمسِ حقیقت ہیں
ہوئی ہے دو جہاں میں روشنائی میرے خواجہ کی
یقیں ہے جان دیدونگا میں اپنی ہو کے سودائی
بہت ہے شاق اب دل پر جدائی میرے خواجہ کی
جو مشکل پیش آتی ہے تمہارا نام لیتے ہیں
جہاں ہے مانتا مشکل کشائی میرے خواجہ کی
کہاں سے ہے کہاں تک تم حکومت غور سے دیکھو
کہ عرش و فرش پر بھی ہے رسائی میرے خواجہ کی

خود ہی عاشق ہوا اس پر اور خود ہی پیاری صورت کو
خدا نے اپنے ہاتھوں سے بنائی میرے خواجہ کی

جو روتا ہوں عوض آنسوں کے خون بہتا ہے آنکھوں سے
محبت ہائے کیسا رنگ لائی میرے خواجہ کی

نہیں محتاج ہوں میں خضرؑ کی اب رہبری کا کچھ
ہے کافی دو جہاں میں رہنمائی میرے خواجہ کی

ملائک کھینچیں گے خالدؔ تجھے جب جانبِ دوزخ
تو ڈر کر چھوڑ دیں سن کر دھائی میرے خواجہ کی

(65)

عاجز ہوں بندہ عاجز نوازا — فضل کردے ذرا عاجز نوازا
بگڑی کو میری لِللّٰہ بنادے — او پیارے داتا عاجز نوازا
ذاتِ خدا ہے نورِ محمدؐ — تیرا سراپا عاجز نوازا
جملہ مظاہر تیرے ہیں تُو — مُظہر ہے سب کا عاجز نوازا
اب تو خدارا خالدؔ کو لِلّٰہ — جلوہ دکھا جا عاجز نوازا

منقبت درشانِ حزبِ بیکس نواز خواجہ شاہ ابورضا
سید محمد بادشاہ محی الدین وجودی شمسی رحمۃ اللہ علیہ

66

مظہر ہو مصطفیٰ کا شاہ بو رضا وجودیؒ
ہو نُورِ حق سراپا شاہ بو رضا وجودیؒ

جلوہ ہے تیرا ہر سُو سب میں ہے جلوہ گر تُو
مظہر ہے تو ہی سب کا شاہ بو رضا وجودیؒ

تُو جلوۂ خدا ہے محبوبِ کبریا ہے
اعیاں میں تو ہے پیدا شاہ بو رضا وجودیؒ

جب دیکھا میں نے خود کو آیا نظر تو مجھ کو
تو ہے کہ میں ہوں بتلا شاہ بو رضا وجودیؒ

کرتا ہوں وِرد تیرا تسبیح تیری ہوں پڑھتا
ہے ذکر یہ ہمیشہ شاہ بو رضا وجودیؒ

ادنیٰ تیرا گدا ہوں عاصی و پُر خطا ہوں
کر رحم ہوں میں تیرا شاہ بو رضا وجودیؒ

میں ہوں مرید بندہ تو پیر و مُولا میرا
در در نہ کر تُو رُسوا شاہ بو رضا وجودیؒ

نائب ہے مُرتضیٰ کا مظہر ہے مصطفیٰ کا
جلوہ ہے کبریا کا شاہ بو رضا وجودیؒ

چوکھٹ سے تُو نہ سرکا بندہ ہوں تیرے در کا
میں ہوں فدائی تیرا شاہ بو رضا وجودیؒ

فرقت میں تیری خواجہ مرتا ہے تیرا بندہ
لِلّٰہ جلد آجا شاہ بو رضا وجودیؒ

غفلت مٹا کے میری کرکے فنا یہ ہستی
جامِ بقا پلا جا شاہ بو رضا وجودیؒ

کہتا ہوں میں یہ ہرجا کچھ ڈر نہیں کسی کا
میرے خدا ہو واللہ شاہ بو رضا وجودیؒ

خالدؔ ہے سخت مضطر بہر خدا فضل کر
بگڑی بنادو لِلّٰہ شاہ بورضاوجودیؒ

67

خستہ ذلیل و مجرم بندہ ہوں یا وجودیؒ
ہو رحم کی نظر اب مجھ پر ذرا وجودیؒ

کوئی نہیں ہے میرا دنیا میں جُز تمہارے
عُقبیٰ میں کون میرا تیرے سوا وجودیؒ

فرقت کے غم نے مارا رنج و الم نے مارا
اپنی دکھاؤ صورت بہرِ خدا وجودیؒ

جاؤں کہاں میں در کو اب چھوڑ کر تمہارے
تیرے سوا نہیں ہے کوئی میرا وجودیؒ

محشر کا خوف کیسا دوزخ کا ڈر ہے کس کو
جب جامِ معرفت کا ساقی بنا جودیؒ

ہے دل میں تیری اُلفت ہے سر میں تیرا سودا
روزِ ازل سے ہوں میں بندہ تیرا وجودیؒ

مٹ جائے دل سے میرے سب غیریت کا نقشہ
ایسا فنائیت کا ساغر پِلا وجودیؒ

جا کر حرم میں دیکھا اور دَیر میں بھی ڈھونڈا
وہاں پر بھی کچھ نہ پایا تیرے سوا وجودیؒ

گر مجھکو تو بُلائے آوں خوشی سے کہتا
یا مرحبا وجودیؒ یا مرحبا وجودیؒ

ایسا پلا دیا ہے جامِ فنائیت تو
کہتا ہوں مست ہوکر واللہ اَنا وجودیؒ

گرکوئی مجھ سے پوچھے ربّ کون تیرا خالدؒ
کہدونگا صاف اُن سے میرا خدا وجودیؒ

68

لاج رکھنا ہوں وجودیؒ آپ کا خادمِ ادنیٰ ہوں وجودیؒ آپ کا
شیخ کا اللہ برہمن کا ہے بُت میں تو بندہ ہوں وجودیؒ آپ کا
تسبیح و زنار کو جانوں میں کیا ذکر کرتا ہوں وجودیؒ آپ کا
ہوگیا ہوں دونوں عالَم سے بری مست ایسا ہوں وجودیؒ آپ کا
دَیر و مسجد سے مجھے کیا کام ہے میں تو شیدا ہوں وجودیؒ آپ کا
پا رہا ہوں آپ ہی کو آپ میں میں دیوانہ ہوں وجودیؒ آپ کا
آبرو رکھنا میری دارین میں نام لیوا ہوں وجودیؒ آپ کا
حد و قید و بند سے آزاد ہوں میں سراپا ہوں وجودیؒ آپ کا

میں تو خالؔد ہوں کسی قابل نہیں
کیا کہوں کیا ہوں وجودیؒ آپ کا

69

اپنا صدقہ دلادو وجودیؒ پیا   بہرِ خواجہؒ پیا یا جودیؒ پیا
جبکہ دونوں جہاں ہیں تم پہ فدا   میں میری جان کیا جودیؒ پیا
مل گئے مل گئے خدا اور رسول   جب سے مجھ کو ملا جودیؒ پیا
مٹ گیا مٹ گیا تیرا خادم   رہ گیا رہ گیا جودیؒ پیا
حالِ خستہ خراب پر میرے   فضل کرنا ذرا جودیؒ پیا
نام کو بھی نہیں رہا خالدؔ
ہیں وجودیؒ پیا وجودیؒ پیا

قطعہ

فقط اک طور پر اپنی تجلی کچھ نہیں موقوف
دوعالم میں رہا ہے نور خود جلوہ کناں اپنا
سمجھ میں آئیگی اپنے حقیقت اِسکی جب خالدؔ
نہیں کچھ بھی رہا حاصل میں اب سود و زیاں اپنا

70

دارین کے مختار میرے پیر وجودیؒ
کونین کے سرکار میرے پیر وجودیؒ

ہے نُور سراپا تیرا یہ جسمِ مُطہر
اللہ کے دلدار میرے پیر وجودیؒ

شیدائی خدا ہے تیرا تُو اُس کا فدائی
ایسے ہیں طرحدار میرے پیر وجودیؒ

دیکھا جو تمہیں چشمِ حقیقت کی نظر سے
حق کا ہوا دیدار میرے پیر وجودیؒ

کیا شان ہے کیا عظمتِ ذیشان ہے تیری
عالی تیرا دربار میرے پیر وجودیؒ

لِـــــلّٰـــــہ مجھے بھی ہو عطا اپنا تصدق
ہوں آپ کا سرکار میرے پیر وجودیؒ

دل میرا فدائی ہے تیرا روزِ ازل سے
ہے تجھ سے سروکار میرے پیر وجودیؒ

میں ادنیٰ سگّ در ہوں پڑا رہنے دے در پر
محتاج کے سرکار میرے پیر وجودیؒ

لِلّہٰ عفو کردے کہ عاصی ہے سیاہ کار
بندہ ہے خطاوار میرے پیر وجودیؒ

ہے ذکر تیرا فکر بھی تیری شغل بھی تیرا
ہر وقت و ہر بار میرے پیر وجودیؒ

عصیاں میری عادت میری بخشش ومعافی
تم کو ہے سزاوار میرے پیر وجودیؒ

جتنے بھی غلام آپ کے ہیں فکر انہیں کیا
ہیں قافلہ سالار میرے پیر وجودیؒ

لِلّٰہ اِدھر چشمِ کرم نظرِ ترحم
خالدؔ ہے گناہگار میرے پیر وجودیؒ

71

یا وجودیؒ بتاؤں کیا ہیں آپ سرِ حق نُورِ مصطفیٰ ہیں آپ

مظہرِ ذاتِ کبریا ہیں آپ نورِ انوارِ دوسرا ہیں آپ

کوئی کیا جانے آپ کا رُتبہ سب مراتب سے ما سوا ہیں آپ

نور ہیں نور ہیں سراپا نور نورِ حق نورِ مصطفےٰ ہیں آپ

عبدیت میں ہی کچھ نہیں پابند عبد ہوکر بھی حق نما ہیں آپ

خاؔلد ادنیٰ غلام آپ کا ہے اس کے مُولا و بادشاہ ہیں آپ

(72)

کرم کر میرے مولا تو کرم کر تیرا ادنیٰ ہوں بندہ تو کرم کر
تیری سرکار کا میں اک گدا ہوں سگِ در ہوں میں تیرا تو کرم کر
تجھے پایا ہوں کرکے ترک دنیا نہیں ہے کوئی میرا تو کرم کر
پڑا رہنے دے تو چوکھٹ پہ اپنی تیرا بس ہے سہارا تو کرم کر
بُرا ہوں یا بھلا تیرا ہوں خادم میری اب لاج رکھنا توکرم کر
کہیں یہ بند مُٹھی کھل نہ جائے تو میرا رکھ لے پردہ تو کرم کر
کسی قابل نہیں ہوں رکھ لے عزت ہوں تیرا نام لیوا تو کرم کر
یہ حالِ زار پہ لِلّٰہ میرے وہ میرے پیارے خواجہ تو کرم کر
درِ اقدس کا تیرے اک گدا ہوں سگِ در ہوں میں تیرا توکرم کر
تصدق اپنا کچھ مجھ کو عطا ہو تیرا دے دے اُتارا توکرم کر
وصالِ یار ہوجائے تو بس ہے یہ ہے میری تمنا توکرم کر
سوا تیرے نہیں ہے کوئی میرا طلب تجھ سے ہوں کرتا توکرم کر
منور تجھ سے ہیں ذرات عالم تو ہے خورشیدِ یکتا توکرم کر
حقیقت میری ہے بس تیری ہستی تیرا ہی ہوں مَیں جلوہ توکرم کر
میں اپنے ہی میں تجھ کو پارہا ہوں نہیں ہوں پر ہوں کیا کیا توکرم کر
عطا کر تو عمل بالاستقامت ہے یہ معروضہ میرا توکرم کر
تو نُورِحق ہے تو ہے ذاتِ احمدؐ توہے جگ کا اُجالا توکرم کر
وجودیؒ ہیں میرے آقا و مولا ہوں اُن کا نام لیوا توکرم کر

وجودیؒ پیر اب خالؔد کو اپنے
دے صدقہ شمسِ دیں کا توکرم کر

73

جلوۂ خدا ہیں آپ بادشاہ محی الدین
نورِ مصطفیٰ ہیں آپ بادشاہ محی الدین

فاطمہؓ کے ہیں دلبند اور علیؓ کے ہیں فرزند
آلِ مصطفیٰ ہیں آپ بادشاہ محی الدین

جب سے آپ کا چہرہ دیکھا ہوگیا بیخود
کیا بتاؤں کیا ہیں آپ بادشاہ محی الدین

کوئی میری آنکھوں سے دیکھے رُوئے اقدس کو
جان لے کہ کیا ہیں آپ بادشاہ محی الدین

کوئی کیا سمجھ سکتا کوئی جان کیا سکتا
سرِ کبریا ہیں آپ بادشاہ محی الدین

آپ کا ہوں اک خادم آپ کا سگِ در ہوں
جانتا ہوں کیا ہیں آپ بادشاہ محی الدین

کچھ تو صدقۂ عالی کر عطا یہ خالدؔ کو
مخزنِ عطا ہیں آپ بادشاہ محی الدین

74

وجودیؒ وجودیؒ پکارا کروں میں
یوں ہی عمر اپنی گزارا کروں میں

ہر اک شئے میں واللہ صورت کا تیرے
نظارہ کروں میں نظارا کروں میں

تجھے دیکھ کر سب خدائی کے آگے
خدا ہیں خدا ہیں اشارہ کروں میں

تیرے جوشِ اُلفت میں پیارے وجودیؒ
جگر ٹکڑے ٹکڑے دل پارا پارا کروں میں

تیرا سنگ در سنگِ کعبہ سمجھ کر
میرے سر کو بس مارا مارا کروں میں

رہو گے جو انجان خالدؔ سے دیکھو
تیرے راز کو آشکارہ کروں میں

75

پیا ہوں جامِ وحدت جب سے اُن کا کیا کہوں کیا ہوں
وجودیؒ ہیں سراپا میرا میں اُنکا سراپا ہوں
میری بگڑی بنادینا میرے مشکل کشا تم ہو
ہزاروں کی بنی بگڑی کھڑا میں منہ کو تکتا ہوں
طلب جو کچھ کروں تجھ سے خدارا مجھ کو دے دینا
پیا دامِ محبت میں پھنسا ہوں تیرا شیدا ہوں
تصدق دستِ قدرت کے میری بگڑی بنادینا
درِ اقدس پہ مدت سے جھکا کے سر کو بیٹھا ہوں
خدارا اک نظر چشمِ عنایت کی اِدھر بھی ہو
تیرے در پر میرے خواجہ صدا مدت سے دیتا ہوں
تمہارا بندہ کہلا کر کدھر جاؤں کسے بولوں
نہیں ہے کوئی میرا دین و دنیا میں، میں تیرا ہوں
محبت کا اثر دیکھو تو خالدؔ ہوگیا ہوں کیا
انا خواجہ کا ہر دم ہر گھڑی نعرہ لگاتا ہوں

(76)

اُسی پر ناز ہے مجھ کو اُسی پر میں مفخر ہوں
وجودیؒ میرے مولا ہیں وجودیؒ کا سگِ در ہوں
میں خود ہوں معترف مجھ میں نہیں ہے قابلیت کچھ
تیرا فضل و کرم ہو جائے تو بہتر سے بہتر ہوں
میرے بیکس نوازا اب تو کچھ بیکس نوازی ہو
غریب و بیکس و ناچار ہوں با حالِ ابتر ہوں
میرے محبوبِ ربانی میری امداد فرمانا
پریشاں حال ہوں بیتاب ہوں عاجز ہوں بے زر ہوں
معین الدین اجمیریؒ ذرا لطف و کرم کرنا
ہوں میں غربت زدہ بے چین ہوں بے بال و پر ہوں
مجھے یا غوثِ اعظم اپنا کچھ صدقہ دلا دینا
مصیبت حد سے گزری جاں بہ لب ہوں سخت مضطر ہوں
مُرِیْدِی ہِمْ وَ کِلبُ وَ شْطَحْ وَ غَنِّی حکم محکم ہے
بھروسہ پر تیرے سب کیا یا عبدِ قادر ہوں
علی مشکل کشا بہرِ خدا مشکل کشائی ہو
غلامِ خاص تیرا خادمِ شبیر و شبر ہوں
تَرْحَمْنَی تَرْحَمْنِی اَغِثْنِی یارسُول اللہ
تیری چشمِ کرم گر ہو مصیبت سے میں جانبر ہوں
گناہوں کی سیاہی کیا بگاڑے گی بھلا میرا
شفیع المذنبیں پلہ پہ میرے ہیں میں بے ڈر ہوں
کسی سے کیا غرض خالد کسی کی مجھ کو کیا پروا
وجودیؒ کا ہوں خادم مست پیکر جامِ کوثر ہوں

77

وجودیؒ پیر سا مُرشد کوئی پائے تو میں جانوں
دو عالَم میں مثال اُن کی نظر آئے تو میں جانوں
کمالِ عشق حاصل ہے مجھے حضرت وجودیؒ سے
فنا فی الشیخ کوئی مجھ سا ہوجائے تو میں جانوں
غضب کی ہیں تجلی ریزیاں ہر دم وجودیؒ کی
جو دیکھے اُن کو باقی رہ جائے تو میں جانوں
سراپا دل میں اپنے میں وجودیؒ ہی کو پاتا ہوں
بجز اُن کے مرے دل میں کوئی آئے تو میں جانوں
تخیل میں بھی آتے ہیں تصور میں بھی رہتے ہیں
سراپائے وجودیؒ کوئی بن جائے تو میں جانوں
وجودیؒ پیر کی یہ بے نیازی کوئی کیا جانے
سمجھ اپنی اگر اُن کو جو پاجائے تو میں جانوں
منزّہ جو کہ رہتے ہیں ہمیشہ ہر تعیّن سے
حقیقت کو وجودیؒ کی کوئی پائے تو میں جانوں
جہاں میں تو وجودیؒ حسنِ یکتائے زمانہ ہے
کوئی یوں غرقِ عشقِ یار ہوجائے تو میں جانوں
یہ خالؔد ہے وجودیؒ کا سگِ در فخر حاصل ہے
مقدر سے ملے ہیں کوئی گر پائے تو میں جانوں

78

دل فدائی آپ کا ہے، جاں فدائی آپ کی
دین و ایماں ہیں تصدق، سب خدائی آپ کی

خضر کی پروا نہیں ہم کو قسم اللہ کی
دو جہاں میں بس ہے ہمکو رہنمائی آپ کی

دونوں عالَم کی حکومت کے لئے اب وہ کیا کرے
ہوگئی جس کو میسر ہے گدائی آپ کی

سرمیں سودا آپ کا آنکھوں میں جلوہ آپ کا
یاد ہر دم ہر گھڑی دل میں سمائی آپ کی

لاج رکھنا اس سگِ در کی ذرا ورنہ حضور
اس کی بدنامی سے ہوگی جگ ہنسائی آپ کی

آپ کے نعلین کے صدقے میں اے بیکس نواز
خالدِؔ عاصی نے بھی تو شان پائی آپ کی

79

وجودیؒ پیر کا ادنیٰ ہوں بندہ کیا کہوں تم سے
جو ہر دم کر رہا ہوں اُن کو سجدہ کیا کہوں تم سے
کبھی بھولے سے بھی آتا نہیں مجھ کو خیال اپنا
وجودیؒ پیر کا میں ہوں سراپا کیا کہوں تم سے
گزرتا جارہا ہوں ہر ادائے بے نیازی سے
ہوں اپنے پیر کا ایسا دیوانہ کیا کہوں تم سے
جنونِ عشق نے ہر امتیازِ غیر کو میٹا
جو پھرتا ہوں سرِ بازار رسوا کیا کہوں تم سے
کسی کی مست آنکھوں نے مجھے مسحور کر ڈالا
کسی کی زلف کا سر میں ہے سودا کیا کہوں تم سے
سمجھ آئے گا اغیار کے یہ حال کیوں اپنا
میری بے کیفی خود ہے حال اُن کا کیا کہوں تم سے
سگِ درِ آستانِ پاک کا خالدؔ بنا خالدؔ
وجودیؒ پیر کا یہ سب ہے صدقہ کیا کہوں تم سے

80

تو رکھ لاج سبکی خدارا، خدارا وجودیؒ پیارے وجودیؒ پیارے
نہیں کوئی واللہ ہمارا، ہمارا وجودیؒ پیارے وجودیؒ پیارے

تیرے در کا ادنیٰ ہوں میں اک سگِ در بجز تیرے در کے نہیں کوئی بھی در
ہے مجھکو تیرا ہی سہارا، سہارا وجودیؒ پیارے وجودیؒ پیارے

میں ہر ایک مشکل میں ہر درد و غم میں ہر آفت میں ہر ایک رنج و الم میں
میں ہر وقت تمکو پکارا، پکارا وجودیؒ پیارے وجودیؒ پیارے

میری دستگیری تو ہر وقت کر کے مدد ہر گھڑی ہر مصیبت میں کر کے
میری زندگی کو سنوارا، سنوارا وجودیؒ پیارے وجودیؒ پیارے

جو منشا ہے تیرا وہ میرا مقدر تیرے در سے سب کچھ میں پاتا ہوں سرور
تیرا مل رہا اُتارا، اُتارا وجودیؒ پیارے وجودیؒ پیارے

نہیں اُسکو اب فکر روزِ جزا کی نہ کچھ فکر باقی رہی دوسَرا کی
ہوا جب سے خالؔد تمہارا، تمہارا وجودیؒ پیارے وجودیؒ پیارے

(81)

جو فرمایا تھا وہ سب کر دکھایا میرے خواجہ نے
جو کچھ مجھکو دلانا تھا دلایا میرے خواجہ نے

ذلیل و خوار و مفلس کو عطا کی عزت و دولت
میرے بگڑے مقدر کو بنایا میرے خواجہ نے

لگادی میری کشتی کو کنارہ بحرِ رحمت کے
مجھے غم کے تلاطم سے بچایا میرے خواجہ نے

میں تھا مضطر پریشاں گھر گیا تھا رنج وگلفت میں
مقاصد میرے سب مجھکو دلایا میرے خواجہ نے

مجھے غم کھا رہا تھا رو رہا تھا ایک مدت سے
عطا کر کے مجھے راحت ہنسایا میرے خواجہ نے

بدل دی نہ اُمیدی کو میری اُمید سے اُس نے
میرے دل کو ٹھکانہ سے لگایا میرے خواجہ نے

غم و درد و الم کے ہاتھ سے خود مرگیا تھا میں
لگا کر ایک ہی ٹھوکر جِلایا میرے خواجہ نے

یدِ قدرت کے صدقے اور بازو کے تیرے قرباں
جو ناممکن تھا اُس کو کر دکھایا میرے خواجہ نے

جو کچھ خالدؔ کو عزت دی تھی اُس کی لاج بھی رکھ لی
جو پکڑا ہاتھ تھا اُسکو نبھایا میرے خواجہ نے

(82)

جلوہ دکھا کے لوٹ لیا مستِ ناز نے
بیخود بنا دیا مجھے بیکس نواز نے

تھی عرض میری مجھکو رہینِ طلب نہ کر
سب کچھ عطا کیا مجھے عاجز نواز نے

صدقے میں آپکے میں ازل ہی سے مست ہوں
ساغر پلائی ساقی کی جب چشمِ ناز نے

یہ داستانِ عشق کیا' یہ عاشقی ہے کیا
معشوق اپنا کرلیا زرہ نواز نے

الفاظ سے نہیں مجھے معنی سے غرض ہے
کس طرح کرتا مجھکو مقید مجاز نے

حلقہ بگوش کرکے کیا ہے اسیرِ دام
زلفِ دو تائے خواجۂ گیسو دراز نے

دیوانگی کی شان ہے وارفتگی میری
جو قید کرلیا مجھے زلفِ دراز نے

حاکمِ ہر دو کون ہوں قاسم تخت و تاج
مجھکو بنادیا میرے بیکس نواز نے

بندہ ازل سے تیرا ہے خالدؔ کی لاج رکھ
چھوڑے گا کس طرح تیرے در کو ایاز نے

83

میری لاج رکھنا وجودیؒ پیا' ہے مجھے خوف کس کا مجھے فکر کیا ہے
یہ جو کچھ بھی ہے اُسکی جُود و عطا ہے' مجھے خوف کس کا مجھے فکر کیا ہے

وہ کرتا ہے ہر وقت جب فضل مجھ پر نگاہِ کرم مجھ پہ رہتی ہے ہر دم
کسی کے بگاڑے بگڑتا ہی کیا ہے' مجھے خوف کس کا مجھے فکر کیا ہے

میں سجدے کیا جا رہا ہوں جو اسکو' اطاعت یہی ہے عبادت یہی ہے
مقدر سے مجھکو تیرا در ملا ہے' مجھے خوف کس کا مجھے فکر کیا ہے

جو اُسکی خوشی ہے وہ میری خوشی' میں راضی ہوں جو کچھ بھی مرضی ہے اُسکی
ہوں قائم میری استقامت کیا ہے' مجھے خوف کس کا مجھے فکر کیا ہے

میں زندہ ہوں بس ایک اُس کے سہارے، اُسی کا بھروسہ میری زندگی ہے
میری زیست کا وہ ہی مقصد بنا ہے' مجھے خوف کس کا مجھے فکر کیا ہے

میں خالدؔ ہوں بس ایک اُسکا سگِ در' پڑے رہنا چوکھٹ پہ اُسکے ہے کافی
میرے سامنے تختِ شاہی بھی کیا ہے' مجھے خوف کس کا مجھے فکر کیا ہے

84

شہودِ ذاتِ رحمان میرے خواجہ تیری صورت ہے
ظہورِ شانِ یزداں میرے خواجہ تیری صورت ہے
میں کیوں دَیر و حرم کی خاک چھانوں مجھکو کافی ہے
پرستش کے لئے ہاں میرے خواجہ تیری صورت ہے
تصدق شانِ وحدت کے' نثار اس طرز کثرت کے
ہر اک شئے سے نمایاں میرے خواجہ تیری صورت ہے
تیرے بیمارِ اُلفت کا مداوا کیا کرے کوئی
میرے دردوں کی درماں' میرے خواجہ تیری صورت ہے
میرے سر میں تیرا سودا' مرے دل میں تیری اُلفت
میری آنکھوں میں پنہاں' میرے خواجہ تیری صورت ہے
شبِ معراج جبریلِ امیں پردہ اُٹھا دیکھے
وہاں پر بھی نمایاں میرے' خواجہ تیری صورت ہے
نہیں ہے کچھ غرض، خالدؔ کو ہر گز دَیر و مسجد سے
میرا تو دیں و ایماں' میرے خواجہ تیری صورت ہے

85

سب میں تو فقط جلوہ اُسکا نظر آتا ہے
گر وہ نہیں ہر اک میں پھر کیا نظر آتا ہے
جب سمجھا میں مفہوم اَیْـنَـمَـا تُـوَلُّـو کو
ہر ایک میں بس وہ ہی ہر جا نظر آتا ہے
ہستی میں فنا ہوکر قطرہ کہا دریا ہوں
جب دیکھا کہ دریا میں ہی دریا نظر آتا ہے
جُز اپنے کو جب کُل میں پایا تو ہوئی حیرت
خاموش رہا دیکھا کیا کیا نظر آتا ہے
جب سے کہ حریمِ دل احد کا ہوا مسکن
اس قلب کے اندر ہی کعبہ نظر آتا ہے
جو عاشقِ احمدؐ ہیں ان کے تو دلوں میں خود
اک جوشِ انـا الـعـبد اُٹھتا نظر آتا ہے
ملتے ہی نظر خالؔد سب پردے اُٹھا ڈالا
ہر ایک میں خواجہ ہی خواجہ نظر آتا ہے

86

اچھا کیا عاشقِ خستہ کوُ دیوانہ بنا کے چھوڑ دیا
بے فکر کِیا دو عالَم سےُ مستانہ بنا کے چھوڑ دیا

جب عشق میں مٹ کر خاک ہوا، پھر خاک سے جام و صراحی
تب عشق نے ساقی اور مئے و میخانہ بنا کے چھوڑ دیا

قُربان تیرے ہوجاؤں میں، کچھ ایسا پلایا جام مجھے
اپنے سے یگانہ غیروں سےُ بیگانہ بنا کے چھوڑ دیا

اب یادِ خدا آتی ہی نہیں، ہے آٹھوں پہر ذکرِ احمد
اِس کعبۂ دل کو عشق نبی نےُ بتخانہ بنا کے چھوڑ دیا

وہ اتنا سمایا ہے مجھ میں، میں دیکھا سمجھا کچھ نہ ملا
اس جسم و دل و جان کو اپنا، کاشانہ بنا کے چھوڑ دیا

قُربان پیا کہ بھڑکا کرُ یوں آتشِ اُلفت سینے میں
شمعِ نُورِ محمدؐ کا مجھ کوُ پروانہ بنا کے چھوڑ دیا

ساقی تیری چشمِ میگوں کےُ قُربان نہ کیوں ہوجاؤں میں
مست ایسا کیا آنکھوں کو میری، پیمانہ بنا کے چھوڑ دیا

میں طالبِ مُولا ہوں خالدؔ کونین سے مجھ کو کیا مطلب
مُرشد نے میری ہمت کوُ ایک مَردانہ بنا کے چھوڑ دیا

(87)

بندۂ عشق ہوں میں عبد پرستی میں ہوں مست
جامِ وحدت پیا ہوں اپنی ہی مستی میں ہوں مست

ہر تعین میری نظروں میں ہے پارہ پارہ
ذات میں گُم ہوں میں اور اپنی ہی ہستی میں ہوں مست

کیا غرض سیرِ گلستاں و بیاباں سے مجھے
دل میں وہ خود ہیں مکیں دل کی ہی بستی میں ہوں مست

رنج و غم درد والم سے ہو موثر دل کیوں
خوش ہوں تکلیف میں غربت کی ہی پستی میں ہوں مست

میں ہی ہوں اک سگِ دربارِ وجودی خالدؔ
اس پہ نازاں ہوں میں اور پیر پرستی میں ہوں مست

88

ظہورِ خواجہ ہے حق کا ظہور دیکھو تو
قسم خدا کی سراپا ہے نُور دیکھو تو

گو نَحُنُ اَقُرَبُ کہہ کر ہے مُجھ میں عیاں
مگر میں غیر سمجھ کر ہوں دُور دیکھو تو

دِکھا رہا ہے وہ جلوے یہیں پہ کیا کیا کچھ
کیا تھا وعدہ یوم النشور دیکھو تو

پلایا جام مجھے ایسا میرے خواجہ نے
خودی سے اپنی ہوں بیخود سرور دیکھو تو

میں کر رہا ہوں جو خواجہ کو سجدے مستی میں
ہے بیخودی میری عینِ شعور دیکھو تو

میں کرتا جاتا ہوں عصیاں اُمیدِ بخشش پر
ہے کیسا رحمتِ حق پر غرور دیکھو تو

فِدائی آپ کا ہے آپ کا سگِ در ہے
ہے بندہ آپ کا گو پُر قصور دیکھو تو

پڑا ہے خالدِؔ خستہ تمہاری چوکھٹ پر
خدا کے واسطے میرے حضور دیکھو تو

89

میرے مُردہ دل کو جِلاتے بنیگی | ذرا **قُم باذنی** سناتے بنیگی
ہوں مدت سے سائل تیرے در پہ خواجہ | مجھے اپنا صدقہ دلاتے بنیگی
تصدق تیرے دستِ قدرت کے خواجہ | میری بگڑی قسمت بناتے بنیگی
ابھی دُور ہوجاینگے سارے عصیاں | ذرا چشمِ رحمت دِکھاتے بنیگی
بجز تیرے میں کس امداد چاہوں | میرے سب مقاصد دِلاتے بنیگی
فدائی ہوں تیرا پرستار تیرا | مجھے اپنی صورت دِکھاتے بنیگی
بُرا ہوں بھلا ہوں مگر آپ کا ہوں | میرے دل میں تشریف لاتے بنیگی

ہے شرمندہ خالدؔ سیاہ کاریوں میں
میرے شمسِ دِیں بخشواتے بنیگی

قطعہ

یہ میری عاجزی مجھ کو بنادی ارفع و اعلیٰ | بلندی پر رسائی ہوگئی میری پستی کو
میں چشمِ ساقی ہی سے چپکے جام پیتا ہوں | سمجھ سکتا نہیں کوئی میری مئے پرستی کو

90

تم ہی جلوۂ مصطفیٰ ہو وجودیؒ تم ہی مظہرِ مُرتضیٰ ہو وجودیؒ
جو دیکھے سراپا ترا ہوئے طاہر وجودِ رسولِ خدا ہو وجودیؒ
ہے شانِ حبیبی تیرے رُخ سے پیدا ظہورِ حبیبِ خدا ہو وجودیؒ
نہیں خوف دوزخ و محشر کا مجھ کو میرے مُرشد و پیشوا ہو وجودیؒ
بنے تم ہو ہرجائی ایسے کہ واللہ ہر اک شئے میں ہو جا بجا ہو وجودیؒ
ذرا غور کرنا کہ ہو تجھ پہ ظاہر خدائی میں جلوہ نما ہو وجودیؒ
ہو مختار و مالک میرے تم ہی واللہ کرو میرے حق میں جو چاہو وجودیؒ
نہ چھوڑوں گا ہرگز میں در کو تمہارے میرے تن سے گر سر جُدا ہو وجودیؒ
فدا شمع ہو کون نہ پروانہ صورت شمعِ بزمِ نُورِ خدا ہو وجودیؒ
ہو اول و آخر ہو غائب و ظاہر ہر اک میں نہاں، ظاہرہ ہو وجودیؒ

فخر ہے خالدؔ کو ازل سے
ہے بندہ، تم مولا ہو وجودی

(91)

میں ادنیٰ ہوں مرید و خادم و بندہ تیرا ساقی
تو خود مختار و مالک پیر و مرشد ہے میرا ساقی

تیری مرضی میرے حق میں جو چاہے کرمیں راضی ہوں
نہیں ہے دین و دنیا میں کوئی تیرے سوا ساقی

تو کرسکتا ہے جو چاہے یدِ قدرت میں سب کچھ ہے
ہے ظاہر بندہ صورت باطناً تو ہے خدا ساقی

بخش دے میں غریب و مفلس و بیکس ہوں اور تو ہے
غنی و رحمۃٌ للعالمین نورِ خدا ساقی

نہیں ہوں میں قسم اللہ کی جو کچھ ہے وہ تو ہے
عیاں ہے میری صورت ہی سے خود جلوہ تیرا ساقی

میری کم فہمی سے سرزد ہوئے ہیں گو گناہ بے حد
خدارا معاف کردے ہو نہ تو مجھ سے خفا ساقی

وجودیؒ بخشدے کر رحم حالِ زار پر میرے
تیری بخشش پہ نازاں ہو کے میں سب کچھ کیا ساقی

فنا کردے اِسے اپنے وجود و ذاتِ مطلق میں
کہ جُز[1] تیری رہے نہ تیرے خالؔد کا پتہ ساقی

[1] طلب (تلاش)

92

دے رحم جس کو حسن تو پروردگار دے
دے عشق اُسکو جسکو تو صبر و قرار دے
تسکین دلِ حزیں کو ذرا میرے یار دے
کچھ قلبِ مضطرب کو سکون و قرار دے
تھامے ہوئے جگر وہ چلے آئیں میرے پاس
فریاد میں اثر میرے پروردگار دے
آرام دے تو دشمنِ جاں کو رقیب کو
اور مجھکو رنج و درد و الم حالِ زار دے
ممکن نہیں کہ چھوڑدوں اُس بت کا میں خیال
تو قتل کر جلادے مٹادے کہ دار دے
دنیا میں دے خوشی تو میں سمجھوں اُسے خوشی
کیا فائدہ خوشی جو تو زیرِ مزار دے
سمجھونگا میں کہ عشق کا مجھکو صلہ ملا
دادِ جفا جو مجھکو دلِ داغدار دے

کیا یہ بھی کوئی طرزِ محبت ہے جانِ من
ہمکو تو اپنے جور و تغافل سے مار دے

گرداب بیم و یاس میں کشتی جو پھنس گئی
رکھ لاج میری پار تو اللہ اُتار دے

تقدیر میری جو ہے وہ منشا ہے خود تیرا
بن جائے گا نصیب جو ٹھوکر تو مار دے

ہم کشتگانِ خنجرِ تسلیم ہیں تیرے
بس اب تو قُمْ بِاِذْنِیْ زباں سے پکار دے

مدت سے بیٹھے ہیں تیرے در پر اُمیدوار
بھربھر کے جامِ مَنْ عَرَفَ بار بار دے

ہوں خانہ زادِ حضرتِ محبوبِ کبریا
کچھ مجھکو اپنا صدقہ شہِ ذوالفقار دے

یا پیر دستگیر میرے شمسِ دیں پیا
میں بس میں تیرے ہوں مجھے گل دے کہ خار دے

تجھ سے فضائے چشت ہے یا پیر شمسِ دیں
اُجڑا ہوا ہے باغ میرا تو بہار دے

خالدؔ ہے زندہ تیرے بھروسے پہ بُو رضا
اب شمسِ دیں کے واسطے مجھ کو سنوار دے

93

جس طرح ہو سکے تیری صورت جمائینگے — آنکھوں میں ہم کبھی دل میں بٹھائینگے
سینہ میں دل میں آتشِ سوزاں لگائینگے — جس کو فسانۂ الم اپنا سنائینگے
یونہی جو دل کو آپ ہمارے جلائینگے — یہ خانہ خدا ہے خدا کو دکھائینگے
جب بیخودی میں جوش میں مستی میں آئینگے — اپنی خودی مٹا کے خدا ہی کو پائینگے
ہوجائیگا وصالِ خدا بیخودی میں خود — اَنْتَ اَنَا ھُوَ دوئی کو مٹائینگے
پھر جوش زن ہے سر میں جنونِ خیالِ یار — مجنوں کی طرح سُوئے بیاباں جائینگے
پوری نہ ہو اُمیدِ دلِ مضطرب اگر — کوچہ میں تیرے ہم نیا محشر اُٹھائینگے
آزاد ہیں کشاکشِ نیرنگِ دہر سے — مر جائینگے مگر نہ تیرے در سے جائینگے
بے اختیار ہو کے انا الحق کہونگا میں — جس وقت خواجہ بادۂ عرفان پلائیں گے
رنج و الم ہے شومئی قسمت کا بے سبب — بگڑے ہوئے نصیب کو خواجہ بنائینگے
خالدؔ جو شمسِ دیں کے پرستار ہم ہوئے — فیضانِ چشتیہ کو وجودیؒ سے پائینگے

(94)

ہوں سگِ درِ اقدس سب پہ آشکارا ہے
میری لاج رکھنا اب آپ کا سہارا ہے
میں بگڑ بگڑ کے بنا آپ کے تصدق میں
آپ کے کرم ہی نے مجھکو اب سنوارا ہے
دستگیری فرما کر ہر گھڑی سنبھالا مجھے
میں نے ہر مصیبت میں آپکو پکارا ہے
دل میں میرے رہ کربھی کرتے کیوں دل آزاری
اس سے آپ گر خوش ہیں مجھکو بھی گوارہ ہے
دردِ دل بڑھا اتنا درد بن گیا ہوں خود
اُس کی لذتیں مت پوچھ جسکا درد چارا ہے
آپ کی ادا ہی نے میٹ کر بنا ڈالا
اَدنیٰ یہ کرشمہ ہے جو جِلایا مارا ہے
مجھکو جو بھی ملتا ہے میرے ہی مقدر سے
آپ ہی صدقہ ہے آپ کا اُتارا ہے
چشمِ حق شناس اپنی محوِ دید رہتی ہے
ذرہ ذرہ سے جلوہ اُس کا آشکارا ہے

فضل آپ ہی کا ہے ہیں جو محوِ دید آنکھیں
حاصلِ نظر میرے آپ کا نظارہ ہے

اُس کے بحر وحدت کا ایسا اک شناور ہوں
جس کی کچھ نہیں ہے حد نہ کوئی کنارہ ہے

اپنے فضل سے جسکو آپ نے بنا ڈالا
کوئی کیا بگاڑے گا کس کا کیا اجارہ ہے

جس سے مجھ کو اُلفت تھی اُس کا اب سراپا ہوں
ولولہ محبت کا کسقدر اُبھارا ہے

پیار اور سے کیوں ہو عشق غیر سے کیوں ہو
میرا دونوں عالَم میں ایک ہی تو پیارا ہے

جان و جسم و دل میرا مِلک جب تمہاری ہے
میرا مجھ میں پھر کیا ہے جبکہ سب تمہارا ہے

مل گیا سمجھ لوں گا ثمرہ عمر بھر کا مجھے
مجھ کو گر وہ فرمادیں تُو فقط ہمارا ہے

بندگی تیری لازم ہم نے کرلی اپنے پر
کیونکہ اس عبادت سے یار ہی سے یارا ہے

میرے ایسے ہیں خواجہ جو کہ سب پر قادر ہیں
بیخودیٔ خالدؔ میں آپ کا اشارہ ہے

94-A

بہارِ قادریہ چشتیہ گلزار کے صدقے
غرض یا پیر شمس الدین ترے انوار کے صدقے

بڑی تقدیر والا ہے دھنی قسمت کا ہے بیشک
ہوا جو پیر شمس الدین سے داتار کے صدقے

تو ہی الفاظِ فرقاں ہے تو ہی معنئ قرآں ہے
تصدق تیرے باطن کے تیرے اظہار کے صدقے

بُروں کو اور اچھوں کو رسائی سب کو حاصل ہے
سخی سرکار کے دربار گوہر بار کے صدقے

حرم کے دیر سے در در کے جانے سے بچایا ہے
تمہارے اور تمہارے ابروئے خمدار کے صدقے

کہیں ڈوبے نہ گردابِ بلا میں کشتئ حسرت
لگادو پار اسکو پیاسے کھیون ہار کے صدقے

نا لائق آزمانے کے نہ قابل امتحاں کے ہوں
رحم کر حالِ خستہ پر تیرے دربار کے صدقے

جَلا کر چپکے چپکے یوں لگادی آگ سینے میں
نہیں اُٹھتا دھواں تک ہائے اُس انگار کے صدقے

برائے نام خالؔد ہوں حقیقت میں وجودی ہوں
زہے قسمت چڑھوں جس دار پر اُس دار کے صدقے

(95)

میرا خود قلب ہی عرشِ بریں ہے　　مکینِ لا مکاں اس میں مکیں ہے
شہِ کون و مکاں ایسا حسیں ہے　　کہ شیدا جس پہ خود خلق آفریں ہے
یہ ہے علم و عمل و استقامت　　دو عالم میں بجز میرے نہیں ہے
ہوا معلوم مجھ کو بعدِ تحقیق　　خدا خود ذاتِ ختم المرسلیں ہے
ظہورِ رحمتِ دُوسَرا میں　　ظہورِ ذاتِ مطلق بالیقیں ہے
سمجھ کر غیر تھا میں دُور اُس سے　　مگر دیکھا تو شہِ رگ سے قریں ہے
عبث دَیر و حرم کی خاک چھانی　　جہاں میں ہوں وہاں وہ بھی مکیں ہے
وہی ہے ہر تعین میں نمایاں　　فلک لوح و قلم کرسی زمیں ہے
رسول اللہ ہیں اللہ محمدؐ　　حقیقت میں یہی حق الیقیں ہے

ہوا فیضِ وجودیؒ سے یہ ظاہر
کہ خالدؔ میں چھپا وہ نازنیں ہے

مسدس

96

بادشاہا اپنے محتاجِ کرم پر اک نظر اک نظرہاں اک نظر کافی ہے مجھکو عمر بھر
چھوڑکر آستانِ پاک کو جاؤں کدھر آپکے در کے سوا مجھکو نہیں ہے کوئی در
آپ ہیں مشکل کشا و دستگیر و کار ساز
بندہ پرور آپ ہیں اور آپ ہیں بندہ نواز
ناتواں بے دست وپا بے بال وپر ناچار ہوں اک غریبِ دل شکستہ ہوں جگر افگار ہوں
سائلِ لطف وکرم ہوں حاضرِ دربار ہوں آپ پر روشن ہے سب جس درجہ میں نادار ہوں
کچھ عطا ہوجائے مجھکو صدقۂ ذات و صفات
دونوں عالَم میں نظر آئے نہ مجھکو غیرِ ذات
ایک قطرہ آپ کے بحرِ کرم کا اۓ کریم بحرِ وحدت کا بنادیگا مجھے درِ یتیم
میرا مطلب میرا مقصد گرچہ ہے امرِ عظیم کچھ کرے گر دستگیری آپکا لطفِ عظیم
گوہرِ مقصود سے دامن میرا بھر جائے گا
ذرہ سے بن جائیگا خورشید بندہ آپ کا
شبلی و منصور و عطار و جنیدِ پاکباز آپکے پروردۂ نعمت ہیں سب اے بے نیاز
آپ ہی ہیں قادرِ مطلق کریمِ کارساز چشمِ رحمت سے یہ خالدؔ کو بھی کیجئے سرفراز
ایک مدت سے درِ اقدس پہ ہے اُمیدوار
گوہرِ مقصد سے اب بھر جائے دامن کردِگار

97

میرا روشن ہو سینہ مخزن اسرار کا صدقہ
میرا دل ہو منور معدنِ انوار کا صدقہ
میرے عصیاں عفو کر سیدِ برار کا صدقہ
اِدھر بھی اک نظر ہو احمدِ مختار کا صدقہ
فضل فرما عطا کردے سخی سرکار کا صدقہ
رحم فرما کرم کر حیدرِ کرار کا صدقہ
خطاؤں کی ادا ہوں لیکن ہوں میں آپکا بندہ
گناہ میں مبتلا ہوں لیکن ہوں میں آپکا بندہ
ہوں میں بدتر بُرا لیکن ہوں لیکن ہوں میں آپکا بندہ
میں عاصی پُر خطا ہوں لیکن ہوں میں آپکا بندہ
فضل فرما عطا کردے سخی سرکار کا صدقہ
رحم فرما کرم کر حیدرِ کرار کا صدقہ

کرشمہ آپ ہی کا ہے سگِ در آپ کا ہوں میں
وسیلہ آپ ہی کا ہے سگِ در آپ کا ہوں میں
سہارا آپ ہی کا ہے سگِ در آپ کا ہوں میں
بھروسہ آپ ہی کا ہے سگِ در آپ کا ہوں میں
فضل فرما عطا کر دے سخی سرکار کا صدقہ
رحم فرما کرم کر حیدرِ کرار کا صدقہ

سگِ در آپ کا ہو کر کسی کے در پہ کیوں جاؤں
جو کچھ بھی مانگنا ہو آپ ہی سے مانگ کر لاؤں
سوائے آپ کے میں کس کے آگے ہاتھ پھیلاؤں
جو کچھ پانا ہے مجھ کو آپ کی چوکھٹ ہی سے پاؤں
فضل فرما عطا کر دے سخی سرکار کا صدقہ
رحم فرما کرم کر حیدرِ کرار کا صدقہ

سگِ در آپ کا ہوں آپ ہی سے مانگتا ہوں میں
میں خادم آپ کا ہوں آپ ہی سے مانگتا ہوں میں
غلام اک آپ کا ہوں آپ ہی سے مانگتا ہوں میں
میں بندہ آپ کا ہوں آپ ہی سے مانگتا ہوں میں
فضل فرما عطا کر دے سخی سرکار کا صدقہ
رحم فرما کرم کر حیدرِ کرار کا صدقہ

تلاطم میں ہے کشتی اور نہیں ملتا کنارا ہے
پریشاں حال ہوں میں آپ ہی کا مجھ کو یارا ہے
میں ہر حالت میں مُولا آپ ہی کو بس پکارا ہے
مدد فرمائے کہ آپ ہی کا اک سہارا ہے
فضل فرما عطا کر دے سخی سرکار کا صدقہ
رحم فرما کرم کر حیدرِ کرار کا صدقہ
ہوں بدتر سب سے لیکن آپ سے نسبت ہے اچھا ہوں
بُرا ہوں سب سے لیکن آپ کی شفقت ہے اچھا ہوں
گو عاصی پُر خطا ہوں آپ کی رحمت ہے اچھا ہوں
ہوں خالدؔ پُر معاصی آپ کی اُلفت ہے اچھا ہوں
فضل فرما عطا کر دے سخی سرکار کا صدقہ
رحم فرما کرم کر حیدرِ کرار کا صدقہ

98

میں پریشاں حال ہوں لِلّٰہ لے مری خبر
وقت نازک ہے میرا مجھکو سنبھال اب آن کر
چشمِ مستِ ناز سے تو دیکھ لے اب تو اِدھر
اک نظر ایسی بنادے میری بگڑی عمر بھر
وہ سراپا مست کچھ تجھکو بھی میرا ہوش ہے
مجھکو تڑپا کر تو کیوں انجان ہے خاموش ہے
ہوں بُرا سب سے بُرا لیکن ہوں میں تیرا گدا
نام لیوا تیرا کیوں ہے معصیت میں مبتلا
عام ہے ہر ایک پر جب کہ تیرا لطف و عطا
اک نظر چشمِ کرم سے اس طرف بھی دیکھنا
وہ سراپا مست کچھ تجھکو بھی میرا ہوش ہے
مجھکو تڑپا کر تو کیوں انجان ہے خاموش ہے
جنسِ ناقص ہوں خریداری کے گو قابل نہیں
حالِ خستہ میرا غمخواری کے گو قابل نہیں
معصیت میری نکوکاری کے گو قابل نہیں
بخش دے میں شان غفاری کے گو قابل نہیں
اُو سراپا مست کچھ تجھکو بھی میرا ہوش ہے
مجھکو تڑپا کر تو کیوں انجان ہے خاموش ہے

ہاتھ پکڑے کو نبھانا یہ تو تیرا کام ہے
میرا مُردہ دل جِلانا یہ تو تیرا کام ہے
اپنے خادم کو بچانا یہ تو تیرا کام ہے
مست و موالا بنانا یہ تو تیرا کام ہے
اُو سراپا مست کچھ تجھکو بھی میرا ہوش ہے
مجھکو تڑپا کر تو کیوں انجان ہے خاموش ہے
تو نہیں گر مجھکو دیکھے گا تو پھر دیکھے گا کون
تو نہیں گر مجھکو پوچھے گا تو پھر پوچھے گا کون
تو نہیں گر مجھکو تھامے گا تو پھر تھامے گا کون
تو نہیں گر لاج رکھے گا تو پھر رکھے گا کون
اُو سراپا مست کچھ تجھکو بھی میرا ہوش ہے
مجھکو تڑپا کر تو کیوں انجان ہے خاموش ہے
میں یہ مانا مرا دنیا میں کوئی قائل نہیں
میں یہ مانا کہ کسی کو مجھ سے کچھ حاصل نہیں
میں یہ مانا میں کسی بھی کام میں کامل نہیں
فضل کر میں تو کسی بھی کام کے قابل نہیں
اُو سراپا مست کچھ تجھکو بھی میرا ہوش ہے
مجھکو تڑپا کر تو کیوں انجان ہے خاموش ہے

اُو تماشہ دیکھنے والے تماشہ دیکھ لے
مبتلائے معصیت کا ہے یہ نقشہ دیکھ لے
میرے اس ظلمت کدہ میں ہے اُجالا دیکھ لے
روزِ محشر ہے شفاعت کا بھروسہ دیکھ لے
اُو سراپا مست کچھ تجھکو بھی میرا ہوش ہے
مجھکو تڑپا کر تو کیوں انجان ہے خاموش ہے
پردۂ غفلت اُٹھا دیجئے خدا کے واسطے
امتیازیں سب مٹا دیجئے خدا کے واسطے
اپنا کچھ صدقہ دل دیجئے خدا کے واسطے
جامِ وحدت اب پلا دیجئے خدا کے واسطے
اُو سراپا مست کچھ تجھکو بھی میرا ہوش ہے
مجھکو تڑپا کر تو کیوں انجان ہے خاموش ہے
بندۂ ادنیٰ غلامِ کمتریں ہوں میں تیرا
نام لیوا بادشاہِ دنیا و دیں ہوں میں تیرا
گو ہوں عاصی یا شفیع المذنبیں ہوں میں تیرا
لاج رکھنا خالدِؔ خستہ حزیں ہوں میں تیرا
اُو سراپا مست کچھ تجھکو بھی میرا ہوش ہے
مجھکو تڑپا کر تو کیوں انجان ہے خاموش ہے

99

قصیدۂ والئ دکن

تیری امداد پر مشکل کشا شبیر شبر ہو
تجھے نصرت ہو حاصل اور مقدر تیرا یاور ہو
تیرے قبضے میں عالَم ہو فلک ہو بحر ہو بر ہو
تو ظل اللہ ہے سایہ تیرا ہر ایک کے سر پر ہو
شہِ عثمان علی خان بادشاہِ ہفت کشور ہو

ازل ہی سے تجھے آلِ نبی کی حاصل ہے اُلفت
ملی ہے فضلِ رب سے تو تجھے ایمان کی دولت
علی شیرِخدا سے جب سے قائم ہوگئی نسبت
دو عالَم کی تجھے تونقدِ جاں ہے حشمت و ثروت
شہِ عثمان علی خان بادشاہِ ہفت کشور ہو

کھنچے تلوار تیری اور کہے فتح ظفر آمین
کہے ہر وار پر اعدا سر آمین جگر آمین
تیری اعدا ذلیل و خوار ہوں شام و سحر آمین
صدائیں ہر طرف آئیں اِدھر آمین اُدھر آمین
شہِ عثمان علی خان بادشاہِ ہفت کشور ہو

کچھ اِس انداز سے قائم حکومت ہو کے رہ جائے
جہاں بانی کرے تو سبکو حیرت ہو کے رہ جائے
تیری شاہِ دکن عالَم میں شہرت ہو کے رہ جائے
نچھاور تجھ پہ سے دنیا کی دولت ہو کے رہ جائے
شہِ عثمان علی خان بادشاہِ ہفت کشور ہو

تجھے اب احکم الحاکمین سب پر کرے حاکم
تیری عمرِ خضر ہو اور سخاوت میں ہو تو حاتم
کرم اللہ کا ہر حال میں تجھ پر رہے قائم
دُعا خالدؔ کی ہے فضلِ خدا تجھ پر رہے دائم
شہِ عثمان علی خان بادشاہِ ہفت کشور ہو

خیالستانِ خالدؔ

غزلیاتِ عرفانی

1

ہم اپنے کو پاتے ہیں خود آپ کی صورت میں
وہ خود نظر آتے ہیں خود آپ کی صورت میں

کونین کے گوشوں میں اغیار کے پردوں میں
ہر ایک کو پاتے ہیں خود آپ کی صورت میں

اللہ کا جلوہ ہے محبوبِ خدا کا خود
ہم حق ہی کو پاتے ہیں خود آپ کی صورت میں

جو دل میں سمایا ہے وہ خود نظر آتا ہے
ہم دیکھتے جاتے ہیں خود آپ کی صورت میں

نقشہ ہے عجب اُس کا بے نقشہ ہے لیکن ہم
ہر نقشہ بناتے ہیں خود آپ کی صورت میں

ہر ایک تخیل میں ہر ایک تصور میں
تصویر جماتے ہیں خود آپ کی صورت میں

جب غیر نہیں کوئی ہے عین وہ ہر اک کا
خالدؔ ہی کو پاتے ہیں خود آپ کی صورت میں

②

وہ شوخ[1] ہے دل میں میرے مکیں، اس کا ہی ہے جلوہ آنکھوں میں
وہ مجھ میں سراپا پیدا ہے اُس کا ہے سراپا آنکھوں میں

کیا عرض کروں میں حالتِ دل، اظہار ہے جس کا ناممکن
جو دل میں ہے میرے پردہ نشیں ہے وہ بے پردہ آنکھوں میں

دل مرکزِ کون و مکاں ہے مرا، آنکھوں میں ہے اک اُس کا نکتہ
بے صورتی ہے صورت گرِ دل، بے نقشے کا نقشہ آنکھوں میں

کیا کوئی حقیقت سمجھے گا، کیا کوئی یہ رمز کو جانے گا
اللہ ہی اللہ ہے دل میں اللہ کا بندہ آنکھوں میں

ہے یاد میرے دل میں جس کی، بس اُس کا ہی سودا سر میں ہے
خالدؔ میں پسِ پردہ جو ہے، اُس کا ہی ہے جلوہ آنکھوں میں

[1] حسین (یار)

3

میں دفن جب سے ہوگیا اُس کوئے[1] یار میں
وہ یار ہی رہا میرے اجڑے دیار میں

دیدِ جمال یار کا عالم ہے آئینہ
عکسِ خدا کو دیکھتا ہوں چشمِ یار میں

بیخود بنا کے کیوں مجھے رسوا تو ہو گیا
جب تو ہی تو تھا اس دلِ بے اختیار میں

مستِ شرابِ عشق بَری سب سے ہوگیا
جب غرق ہوگیا تیری چشمِ خمار میں

کس کی نظر ہے میری نظر میں چھپی ہوئی
سب کو جو دیکھتا ہوں حقیقی خمار میں

خالدؔ کے دل کو اپنا جو مسکن[2] بنالیا
آواز اُس کی سنتا ہوں دل کی پکار میں

[1] کوئچہ [2] گھر (مکان)

(4)

دردِ دل حد سے سوا رکھتے ہیں | رنج و غم روز نیا رکھتے ہیں
گر ہو تم اپنی خودی پر نازاں | اے بتو ہم بھی خدا رکھتے ہیں
فکرِ دارین [1] کہاں رہتی ہے | سر میں سودا [2] جو تیرا رکھتے ہیں
جو ہیں عشّاقِ محمدؐ وہ تو | حق کو اپنے پہ فدا رکھتے ہیں
کوئی رکھتا ہے خدا کو بُت کو | ہم تو محبوبِ خدا رکھتے ہیں
موت سے ڈرتے نہیں سودائی | سر ہتیلی پہ سدا رکھتے ہیں
وہمِ دوئی جو مٹا دیتے ہیں | اس خودی ہی میں خدا رکھتے ہیں

فکرِ عصیاں نہیں خالدؔ ہم کو
شافعِ روزِ جزا رکھتے ہیں

[1] دین ودنیا [2] دھن (دیوانہ پن)

5

نہ عقل میں تو نہ گمان میں تو' کوئی جانے کیا تیرے راز کو
تُو تو رازِ فاش تھا، سمجھے کیا کوئی تیرے راز و نیاز کو

ہوا جذبِ عشق جسے تیرا' وہ تو غرق ہستی میں ہوگیا
جو رہا حضوریِ حق میں، بس کی ہے قائم اُس نے نماز کو

کچھ عجب ادا سے وہ روبرو مرے آکے ہوش اُڑا گئے
مجھے کرکے بیخود و بے نشاں وہ بڑھادئے میرے ناز کو

میری دید اُس میں رہی محو جو کہ جلوہ گر ہے ہر اک میں
مری چشمِ جامِ جہاں نما سدا دیکھتی آئینہ ساز کو

رہی سب پہ مہر لگی ہوئی' بیاں حال کردیا آپ کو میں
رحم حالِ زار پہ آگیا میرے پیارے بندہ نواز کو

کہ ہزاروں رہ گئے مثلِ شانہ، اُلجھ کے گیسوئے پیچ میں
نہ سمجھ سکا کوئی آج تک بھی یہ تیری زلفِ دراز کو

تیرا غم ہے آرزوئے دل، تیرا درد ہے میری زندگی
میری موت وصلِ حبیب ہے، کی پسند سوزوگداز[1] کو

ہے جو قطرہ خون کا قلب میں، یہ تو میرے یار کی یاد ہے
یہی اک نشانیٔ عشق ہے، یہی اک تار ہے ساز کو

یہ تو تیرا خادم ازل سے ہے، رہے مولا اس پر تیرا کرم
کہیں چھوڑ سکتا ہے حشر تک، خالدؔ اپنی شانِ ایاز[2] کو

1 جلن وتڑپ 2 عاجزی وانکساری

(6)

مسیحائی کی شان آخر دکھانا ہی پڑا تم کو
تھے جتنے مُردہ دل سب کو جِلانا ہی پڑا تم کو

لگا کر اک ٹھوکر سارے مُردوں کو کیا زندہ
قبورِ کہنہ[1] سے سب کو اُٹھانا ہی پڑا تم کو

ہزاروں کافروں کو تم نے تو مومن بنا ڈالا
ہزاروں مشرکوں کو مسلم بنانا ہی پڑا تم کو

ہزاروں عاصیوں کو اپنے دامن میں جگہ دے کر
خدا کی دی ہوئی رحمت لُٹانا ہی پڑا تم کو

جو کچھ خالدؔ کو عزت دی، اُسکی لاج بھی رکھ لی
جو پکڑا ہاتھ تھا اُسکا نبھانا ہی پڑا تم کو

[1] قدیم

(7)

میری اس چشمِ پُرنم میں دلِ پُر درد میں تم ہو
مرے نالوں[1] میں تم ہو میری آہِ سرد میں تم ہو

نہ ہو انجان دیکھو میں تڑپ کر جان دیدونگا
میں سازِ درد ہوں ہر ایک تارِ درد میں تم ہو

تمہارے عشق کی سوزِ نہاں[2] نے خاک کر ڈالا
میرے دل کی تپش اور میرے روئے زرد میں تم ہو

مقامِ قلب ہے مسکن[3] تمہارا یا کہ ہو سب کچھ
فقط دل میں نہیں تم، بلکہ ہر اک فرد میں تم ہو

میری یہ بے ثباتی[4] رنگ لاکر ہی رہی آخر
رہا جب میں نہ باقی کیا نفیِ درد میں تم ہو

تمہاری یاد دل میں درد ہی کے ساتھ رہتی ہے
سراپا درد ہوں میرے سراپا درد میں تم ہو

تمہارے دردِ جان لیوا کے ہر انداز کے صدقے
عجب اعجاز ہے اُس درد کا جس درد میں تم ہو

تمہارا ہجر آفت تھا شبِ فرقت قیامت تھی
ہوا جب وصل تو سمجھا تڑپ میں درد میں تم ہو

تمہارا ہوں تمہارے دردِ اُلفت ہی سے نسبت ہے
دلِ پُر درد خالدؔ کے سکونِ درد میں تم ہو

[1] آنسوؤں [2] دل کی جلن [3] گھر [4] عدمِ وجود

(8)

سب حال میرا جان کے انجان تم ہی تو ہو
دانستہ بھولتے ہو وہ نادان تم ہی تو ہو

جلوے دکھا کے غیر کے دھوکہ نہ دو مجھے
دل میں نہاں ہو آنکھوں میں پنہاں تم ہی تو ہو

ارمان دل کے غیر سے نکلیں گے کیا میرے
حسرت مری تم ہی تو ہو ارمان تم ہی تو ہو

عیسیٰ سے کیا علاج ہو بیمارِ عشق کا
پُر درد قلبِ زار کے درماں[1] تم ہی تو ہو

پہلو[2] میں تم نہ ہو تو مزا کیا ملے مجھے
عیشِ و نشاط کا میرے ساماں تم ہی تو ہو

دل میں سُرور بن کے میرے تم ہی ہو نہاں
آنکھوں میں نُور بنکے درخشاں[3] تم ہی تو ہو

اسلام و کفر و دیر و حرم سے نہیں غرض
خالدؔ کا دین تم ہو اور ایمان تم ہی تو ہو

[1] درد کی دوا، علاج [2] ساتھ ساتھ [3] چمک، آب و تاب

9

بہار آئی ہے بُلبل کر رہے ہیں شورِ مستانہ
کھلے گل ہیں چمن میں جوش پر ہے حُسنِ جانانہ

کچھ اس انداز کا مجھ کو پلادے جام ائے ساقی
رہوں اپنے سے بیخود مست و سرشار و دیوانہ

تجھے کچھ جانتے ہیں تیرے ہیں جومست و دیوانے
سمجھ اتنی کہاں ہے تجھ کو جو سمجھے گا فرزانہ

تیرے میخوار ہیں در پر کھڑے دے جام بھر بھر کے
رہے سایہ تیرا تا حشر سر پر پیرِ میخانہ

کرونگا تجھ کو سجدے کیا غرض شیخ و برہمن سے
حرم سے دَیر سے آزاد ہوں مشرب[1] ہے رندانہ

یہی دل کی تمنا ہے وجودیؒ تیرے خالدؔ کی
بقاءِ دائمی کا ہو عطا ہاتھوں سے پیمانہ

[1] طریق

(10)

دیوانگی کا اپنی اک بن گیا افسانہ
کہ ہوش میں بھی مجھکو سب کہتے ہیں دیوانہ

جس شمع پر گر گر کے جان دیتے ہیں پروانے
وہ شمع حقیقت میں خود ہے میری پروانہ

جس طرح سے بھی کرتے ہیں وہ جلوہ گری اپنی
بنجاتی ہیں یہ آنکھیں خود اُن کا جُلو خانہ[1]

ساقی کی نگاہوں میں ہے ایسی کشش دیکھو
بنجاتا ہے دیوانہ اُن کا ہر اک فرزانہ

جاذبِ نظر جلوے کیوں ہوتے نہیں ہیں اب
پالی ہے حقیقت کو کیا ہمتِ مردانہ

[1] بالکنی (کھڑکی)

ہر ایک قدم پر وہ تھامے ہوئے چلتے ہیں
احسان ہے تیرا مجھ پر اے لغزشِ مستانہ

رِندوں کی دُعا ہے یہ میکش کی صدا ہے یہ
آباد رہے ساقی اور ساقی کا میخانہ

کیا مئے[1] کی کمی ساقی[2] بھر پُور ہے میخانہ[3]
بھر بھر کے پلائے جا پیمانے پہ پیمانہ

اغیار[4] کی گنجائش اب اسمیں کہاں باقی
خالدؔ تیرا دل جب سے ہے یار کا کاشانہ

[1] مئے وحدت یا توحید [2] پیرِ باصفا [3] کائنات و آیتِ الٰہیہ [4] ماسوا اللہ

(11)

ہوش باقی نہ رہے اتنی پلادے ساقی
میرے خوابیدہ[1] مقدر کو جگا دے ساقی

ننگ[2] و ناموس[3] کے پردے کو اُٹھا دے ساقی
کیا سرشار[4] تو کیا مئے میں نہلادے ساقی

نہ رہے پردۂ دوئی کی ان آنکھوں میں کھٹک[5]
آج رندوں کو مئے صدق[6] و صفا دے ساقی

ایک چلو میں بہک جاوں نہیں ایسا میں
جام بھر بھر کے مجھے بہرِ خدا دے ساقی

یہ سنا ہے کہ سخاوت پہ کمر باندھی ہے
کہیں ایسا نہ ہو میخانہ لٹادے ساقی

خالدؔ اب نیم شبی[7] اپنی دُعا ہے ہر شب
غمِ دنیا نہ رہے اتنی پلادے ساقی

1 سوئے ہوئے 2 ناچار 3 حیادار 4 مست 5 شک 6 شراب توحید و معرفت 7 آدھی رات یا تہجد میں

(12)

میری آنکھوں میں ہے صورت آپ کی — میرے دل میں ہے محبت آپ کی
فکر مجھکو اپنے عصیاں کی نہیں — بس ہے کافی ہے شفاعت آپ کی
حل ابھی ہوجاتی ہیں سب مشکلیں — ہو ذرا چشمِ عنایت آپ کی
آپ کہ فرمادیں **کُن** ہوجائے سب — جانتا ہوں جو ہے قدرت آپ کی
ایک مدت سے پریشاں حال ہوں — کچھ اِدھر بھی ہو نظرِ شفقت آپکی
آپ ہو مختار جو چاہو کرو — ہے مقدر میرا قسمت آپ کی
طالبِ امداد خالدؔ ہے بہت — اب ضروری ہے حمایت آپ کی

13

ہر ایک تعین میں دیکھا تیرے جلوے کو
ہر جا پہ تجھے پایا تُو ایسا ہے ہرجائی

بیمارِ محبت پر کچھ نظرِ کرم کر
اعجاز ذرا دکھلا کر کچھ تو مسیحائی

آنکھوں میں میرے دل میں ان دونوں کا مسکن ہے
یاں نور ہوا ظاہر وہاں یار کی آرائی[1]

آنکھوں کے تیرے صدقے لاکھوں کو کیا کشتہ[2]
اعجاز نما لب سے لاکھوں نے شفا پائی

بدنام ہوا خالدؔ پر نام ہوا تیرا
ہر ایک میں چرچا ہے تو اُس کا ہے شیدائی

[1] خودنمائی [2] عاشق (Lover)

(14)

اُس کی جب تک دل میں میرے جلوہ فرمائی نہ تھی
غیر کا قبضہ تھا دل پر اس سے یکجائی نہ تھی

حالِ خستہ پر میرے جب تک تیرے الطاف[1] تھے
رنج و غم درد و الم سے کچھ شناسائی نہ تھی

تو جو میرے سامنے رہتا تھا دل تھا مطمئن
سب بلائیں تھیں مگر یہ قیدِ تنہائی نہ تھی

وصلِ جاناں میں مجھے آرام تھا اب ہجر[2] میں
اس طرح غم کی گھٹا چھائی ہے جو چھائی نہ تھی

اب بھی کیوں بعدِ خزاں مرجھا دی گل ہائے اُمید
باغِ خالدؔ میں تو مدت سے بہار آئی نہ تھی

[1] عنایت، کرم فرمائی [2] جدائی

(15)

ہستی[1] میں اپنی مجھکو اے جانِ جاں مٹادے
کثرت کے سارے پردے آنکھوں سے تو اُٹھادے

ہو یافت[2] اسکی ہر دم مٹ جائیں سب تمیزیں[3]
ایسی شرابِ وحدت خواجہ پیا پلادے

دیکھوں تو اسکو دیکھوں سمجھوں تو اسکو سمجھوں
پاؤں تو اسکو پاؤں ایسا مجھے بنادے

حُسنِ ظہور میں ہی شانِ وجود پاؤں
نام و نمود میں تو گمنام کو دکھا دے

صورت کی سب تمیزیں اُٹھ جائیں دل سے میری
ہستی کی یافت میں تو مجھکو محو[4] بنادے

بے نام و نشاں ہی با نام و با نشاں ہے
بے پردگی[5] کا جلوہ پردوں[6] میں بھی دکھادے

خالدؔ کے سب تو ہم ہوجائیں دُور دل سے
ہستی ہی کا یقیں مجھکو میرے خدا دے

[1] ذاتِ احدیت [2] دُھن حضوری [3] احساسات، عقل وخرد [4] گُم، گرویدہ [5] خالق [6] مخلوق

16

مجھے جو کچھ بھی دینا تھا میرے مولا دیا تو نے
ادا کیا شکر ہو تیرا کہ سب کچھ کی عطا تو نے

بلا مانگے میری ہر ہر تمنا تو نے پوری کی
بِلا میری طلب کے مجھکو سب کچھ دیدیا تو نے

کچھ اس انداز سے تو چھا گیا ہے میری ہستی[1] پر
پتہ ملتا نہیں میرا مجھے کیا کردیا تو نے

ادائے بے نیازی[2] سے نیاز و ناز[3] میں آ کر
اس میری عاجزی کو فخرِ عالم کر دیا تو نے

تصدق جاؤں میں تیرے فضل پر اس پر میں نازاں ہوں
کرم سے اپنے خالدؔ کو یہ کیا سے کیا کیا تو نے

[1] رگِ جان [2] خداپن [3] بندہ پن

17

تُو عاشق ہے تو کیوں اُنکی جفاوں پر ملال آئے
بجز اُس کے بتا غیروں کا دل میں کیوں خیال آئے

مُنزّہ[1] اور مُبرّہ[2] ہوگیا وہ ہر تقیید[3] سے
اب اُسکا حال کیا کہنا کہ جسکو تیرا حال آئے

ستم گر جانتا ہوں خوب تیرے ہر ستم کو میں
ہزاروں چال[4] میں مجھکو نظر تیری ہی چال[5] آئے

فدائی آپ کا ہوں دل پہ اپنے قابو رکھتا ہوں
میں دل کو چیر دونگا غیر کا گر کچھ خیال آئے

تمہارے حُسنِ یکتا پر تمہیں ناز زیبا ہے
فدا یوسف ہے تم پر ایسے تم صاحبِ جمال آئے

تُو خالدؔ آدمِ خاکی ہے بس اب سرنگوں[6] ہوجا
جو ناقص اپنے کو سمجھے اُسی کو بس کمال آئے

[1] آزاد [2] بری [3] قید [4] معاملات [5] حکمت [6] عاجز

(18)

اسے کعبہ نہ بتخانہ بنادے میرا دل اپنا کاشانہ بنادے
جدھر دیکھوں تیرا جلوہ ہی دیکھوں میری آنکھیں جُلوخانہ[1] بنادے
مجھے شمعِ رُخِ[2] و دوش[3] کا اپنے فدائی ہوں تو پروانہ بنادے
ازل ہی سے ہوں دیوانہ میں تیرا بنادے اور دیوانہ بنادے
تیری زلفِ دوتا کے واسطے تُو دلِ صد چاک کو شانہ بنادے
نہ ہو اُلفت تیری گر میرے دل میں مٹادے اُس کو ویرانہ بنادے
پلادے اپنے ہاتھوں جامِ وحدت بنادے مجھکو مستانہ بنادے
نہ جھگڑے کفر و دیں کے ہوئیں پیدا سراپا مجھکو جانانہ[4] بنادے
فضل کر دین میں دیدے استقامت کہیں عالَم تماشہ نہ بنادے

عطا کر دیجئے خالدؔ کو کملی
مزاج اس کا فقیرانہ بنادے

[1] مشاہدہ گاہ [2] چہرہ پرنور [3] شانہ، کاندھا [4] محبوب

(19)

سب ذکر و شغل چھوڑ کر مالا تیرا جپا کرے
ہے یہ نمازِ عاشقاں در پر سر دھرا کرے

عاشقِ بد نصیب کا تم جو نہ پوچھو حالِ غم
یوں ہی تڑپ تڑپ کر پھر جان نہ دے تو کیا کرے

پوچھا جو یار کا پتہ کہتے ہیں دل میں غور کر
اپنے میں رکھ کے دربدر پھر کوئی کیوں پھرا کرے

سر ہے وہی کہ جس میں ہو سودا [1] تیرا بھرا ہوا
جان اُسکی جان ہے جاناں پہ جو فِدا کرے

سرمہ ہوا ہے جل کے طور دیکھ سمجھ لے بے شعور
دیکھ کے جلوہ یار کا آئینہ سا بنا کرے

دیکھ تجلی یار کی سرمہ بنادی طُور کو
دیکھنا گر ہو یار کو آئینہ خود بنا کرے

اتنا بڑھے مرا جنوں مجھ میں اسی کو دیکھوں
اُس کے سوا نہ غیر ہو دل میں خدا کرے

ہے یہی نمازِ عاشقاں سر ہو قدوم پاک پر
سجدہ ہو اس طرح ادا وہ بھی دن ہوں خدا کرے

[1] عشق (دھن)

20

شکوہ نہ کبھی تیرا کرینگے ہم تیرے ستم کو سہا کرینگے
مانیں گے نہ ہم کہے کو دل کے بس حکم تیرا سنا کرینگے
سر رکھ کے قدوم پاک پر ہم یوں سجدہ تیرا ادا کرینگے
ہر ایک ادا پہ تیری ہر دم صد جان کو ہم فِدا کرینگے
تو لاکھ جفائیں بھی کرے گا ہم تو ہر دم وفا کرینگے
در پر تیرے ہم پڑے رہیں گے جب تک نہ کرم بپا کرینگے
آئے بھی تو آئے نزع[1] کے وقت کچھ دیر میں ہم قضا[2] کرینگے

صورت تیری دیکھتے ہی خالدؔ
کیا جانے وہ کیا سے کیا کرینگے

[1] وقتِ موت (سکرات) [2] موت

(21)

تیرے دربار میں دست بستہ آ کر ہم بھی دیکھیں گے
مقدر کو یہ اپنے آزما کر ہم بھی دیکھیں گے
تیرے اس سنگِ در پر سر جُھکا کر ہم بھی دیکھیں گے
مزا لطفِ عبادت کا اُٹھا کر ہم بھی دیکھیں گے
بھلا پھر کسطرح پائے گا کوئی حالِ دیوانہ
تیری ہی ذات میں ضم[1] ہو کے آخر ہم بھی دیکھیں گے
کمالِ عشق ہی تو ہے ہمارا حاصل مقصد
تیرے جلوؤں میں خود اپنے کو پا کر ہم بھی دیکھیں گے
تیرا ارشاد ہے سبکی نفی کر حق کو رکھ باقی
بس اب اپنی خودی کو بھی مٹا کر ہم بھی دیکھیں گے
پیا کرتے ہیں کسطرح یہاں آنکھوں سے پیمانے
تیرے میخانے میں جرأت سے آ کر ہم بھی دیکھیں گے
ہزاروں رنج و غم درد و الم ہے مسکن دل تو
دلِ درد آشنا کو آزما کر ہم بھی دیکھیں گے
یہ سنتے ہیں کہ آنکھوں میں سما کر دل میں رہتے ہیں
تو اُنکی راہ میں آنکھیں بچھا کر ہم بھی دیکھیں گے
بھلا کیسے کسی کے ہوش گم ہوسکتے ہیں خالد
جمالِ یار کے پردے ہٹا کر ہم بھی دیکھیں گے

[1] فنا

(22)

تیری چوکھٹ پہ جو اک سجدہ ادا ہوجائے
عمر بھر کی ہی عبادت بخدا ہوجائے

میں بھی ہوں تیرے غلاموں میں میرے شمس پیاؒ
اپنا کچھ صدقۂ نعلین عطا ہوجائے

چشمِ رحمت کی نظر تیری جس عاصی پہ پڑی
عصیاں مٹ جائیں ابھی عفو خطا ہوجائے

زہد و تقویٰ و ریاضت سے بَری ہوجاؤں
تیری جو ایک نظر مجھ پہ پیا ہوجائے

خالدؔ اک عرصہ سے ہے تیرے کرم کا محتاج
اس سگِّ در پہ بھی اب فضلِ خدا ہوجائے

(23)

ہر ایک کو سجدہ میں گرا کیوں نہیں دیتے
تم چہرۂ پُر نُور دکھا کیوں نہیں دیتے
چہرہ سے نقاب اپنے ہٹا کیوں نہیں دیتے
ہر ایک کو متوالا بنا کیوں نہیں دیتے
میں جانتا ہوں آپکی قدرت میں ہے سب کچھ
مطلوب کو طالب سے ملا کیوں نہیں دیتے
ہم بھی تو ذرا دیکھ لیں تیرا روئے منور
رخسار سے زلفوں کو ہٹا کیوں نہیں دیتے
ہر ایک کو ہستی میں مٹا کیوں نہیں دیتے
عرفان کی دولت کو لٹا کیوں نہیں دیتے
میں نزع میں ہوں منتظرِ دید ہیں آنکھیں
تم شربتِ دیدار پلا کیوں نہیں دیتے
مدرت سے ہوں مشتاق تیرے فضل و کرم کا
محنت کو ٹھکانے سے لگا کیوں نہیں دیتے
صدقہ تیرے نعلین کا خالدؔ کو وجودیؒ
تم اور بھی دیوانہ بنا کیوں نہیں دیتے

24

تجلی ریز سب میں میری ہستی بر ملا کردے
سراپائے دو عالم کرکے پورا مُدعا کردے
نہ کر مایوس مجھ کو روزِ محشر اپنی رحمت سے
رحم کر حالِ خستہ پر عفو میری خطا کردے
بھروسہ پر تیرے یہ زندگی اپنی گزرتی ہے
نہ ہو انجان مجھ پر چشمِ رحمت دائما کردے
کسی قابل ہوں میں نہ لائق اظہار حالت ہے
رحم کر فضل کر مجھ پہ کرم کی انتہا کردے
کبھی بھی اُف نہیں نکلا زباں سے لاکھ آفت ہوں
نہ ہو لغزش کہیں وہ استقامت تُو عطا کردے
میں جو کچھ بھی ہوں لیکن اک سگِ درآپ کا ہوں
تیری چوکھٹ ہی پر تُو میرے سجدوں کو روا کردے
دلِ پُر درد کو ہر وقت تیرا ہی تخیل ہے
تصور میں بھی تُو ہو ایسی نظر با صفا کردے
تماشہ تیرا ہی ہر اک میں ہر دم دیکھتا جاؤں
بصارت کو میری ایسی بصیرت تُو عطا کردے
کبھی خالدؔ کا یہ سر جز تیرے سجدہ نہیں کرتا
تُو کرلے وقف اِسکو بے نیازِ دوسَرا کردے

25

آپ کے وعدۂ زبانی سے موت بدلی ہے زندگانی سے
رہ گئے موسیٰ دم بخود حیراں یار کے قولِ **لن ترانی** سے
اے خضر موت کے مزے لوٹو فائدہ عمرِ جاودانی سے
ہونگے دونوں جہاں تہہ و بالا میرے اشکوں کی اس روانی سے
دل میں تیرِ نظر رکھوں کب تک تنگ ہوں اس کی مہمانی سے
نا اُمیدی کے رنج کیسے سہوں خوش کر اب مجھکو کامرانی سے
وصل ہوجاتا ہے خدا کا نصیب موت اچھی ہے زندگانی سے
تیرے در کی گدائی[1] بہتر ہے دین و دنیا کی حکمرانی سے

ہوں گی خالدؔ کی مشکلیں آساں
آپ کی ادنیٰ مہربانی سے

[1] فقیری

26

دل دیا اُسے میں نے چُوک ہوگئی مجھ سے
دل دُکھا کے کرتے ہیں اب وہ دل دلگی مجھ سے

عشق نے مجھے اسکا کردیا جو شیدائی
اس کے حُسن کی زینت اور بڑھ گئی مجھ سے

اُس کے نام سے مجھکو لوگ جان جاتے ہیں
اُس کی صورتِ زیبا ظاہر ہوگئی مجھ سے

ذات میں فنا ہوکر میں جو رہ گیا باقی
ہر صفت تو بس اسکی متصف ہوئی مجھ سے

اپنے قُرب میں لے کر مجھکو کردیا آزاد
دیکھو ہو نہیں سکتی اب تو بندگی مجھ سے

مجھکو کرکے سودائی کرلی اپنی رسوائی
اُسکی اب زمانے میں شہرت ہوگئی مجھ سے

وصل ہوتے ہی خالدؔ عذر ہوگیا پیدا
پھر کہاں سے ہوگا اب اُس کا سجدہ بھی مجھ سے

27

کردیا اپنے سے باہر جلوۂ جاناں مجھے
آرزوئے دید لائی تھی وہاں سے یاں مجھے

دل میں اس کا درد تھا پیدا اسی سے زیست تھی
درد مٹتے ہی مٹایا دردِ بے درماں[1] مجھے

عشق نے مجھ کو بنا ڈالا دیوانہ کیا کہوں
ہوش کھو کر رہتا ہے اُس کا خیالستاں مجھے

دیدِ روئے یار نے حیرت بڑھادی اِس قدر
ہر گھڑی اُس کا تخیل کرتا ہے حیراں مجھے

جامِ وحدت دے کے کردی مست چشمِ مست نے
کردیا صحرا[2] نوردی[3] نے تو سرگرداں[4] مجھے

ایک ہی اُن کا تخیل تھا جو میرا کار ساز
بے سروسامانی نے پیدا کردی ساماں مجھے

خالدِ عاصی کے تو مُولا وجودیؒ پیر ہیں
مل گیا اُن کا وسیلہ دست بداماں[5] مجھے

1 لادوا 2 ریگستان 3 مارے مارے پھرنا 4 پریشاں 5 دامن تھامتے ہی

(28)

جان رہی تو کیا مجھے جاں گئی تو کیا مجھے
جانِ جہاں سے کوئی دم بھول نہو پنا مجھے

جل جل کے عشقِ یار میں اکسیر بن گیا ہوں میں
ڈھونڈ رہی ہے اِس لئے ہر شئے میں کیمیاء مجھے

شکر ادا ہو کس طرح قاصر میری زبان ہے
تیرے میں صدقے، دردِ دل اچھا کیا دیا مجھے

دیر و حرم و کفر دین ملت و مذہبِ عوام
یار ہے میرے روبرو کام کسی سے کیا مجھے

حق کے سوا تو غیر اب آتا نہیں کوئی نظر
تیرے میں قربان کیا کہوں کیسی دیا ضیاء[1] مجھے

[1] نور، روشن دل

مجھکو مسیح سے کیا غرض میں تو مریض عشق ہوں
دیدِ نبی کے ساتھ ہی ہوجائیگی شفا مجھے

چشمِ حقیقت آشنا رہتی ہے محوِ[1] دیدِ یار
دل کو مصفا[2] کردیا اچھا بنادیا مجھے

میں ہوں اسیرِ[3] دامِ عشق ہوگا کسی سے کیا علاج
وصلِ حبیب ہی سے بس مل جائیگی دوا مجھے

یاد کریں اگر روضہ پہ اِس غلام کو
سمجھونگا ساری زیست کا ملگیا بس صلہ مجھے

بڑھ چڑھ کے تاج و چتر سے خالدؔ فقیری شان ہے
روحی فداک یا نبی ہو کملی ہی عطا مجھے

[1] گرویدہ [2] پاک [3] قید

(29)

اپنا معشوق نکیلا[۱] بھی طرحدار[۲] بھی ہے
اس پہ طرہ ہے کے سفاک[۳] بھی عیار[۴] بھی ہے

عاشقِ زار کی حالت کو نہ پوچھو صاحب
طالبِ وصل بھی ہے جان سے بیزار بھی ہے

رحم کر وصل سے کر شاد دلِ حرمان[۵] کو
سوختہ جان بھی ہے عاشقِ جگر افگار بھی ہے

وعدۂ وصل نہ پورا کیا انجان رہا
تُو تو سفاک بھی ظالم بھی ستمگار بھی ہے

تیرے انداز و ادا ناز و کرشمہ کے نثار
کیسا تُو شُوخ[۶] ہے دلبر بھی ہے دلدار بھی ہے

کر علاجِ دلِ پُر دردِ مسیحائے زماں
تیرے عشاق میں یہ خالدِؔ بیمار بھی ہے

۱ تیز (Keen) ۲ حسین، شاندار ۳ جفاجو، سنگدل ۴ چال باز ۵ مایوس ۶ حسین

30

سینہ میں دل میں میرے وہ آتشِ نہاں ہے
لو آسماں میری آہوں کا اک دھواں ہے

لے کچھ خبر بھی اُسکی کب تک یہ بے وفائی
بیمارِ عشق تیرا کچھ دم کا مہماں ہے

خفتہ[1] نصیب کو اب بیدار کردے خواجہ
برگشتہ[2] ہے زمانہ دشمن یہ آسماں ہے

غفلت مٹا کے اپنی پھر دیکھ رب کے جلوے
ہر اک میں اُس کا جلوہ لاریب و بے گماں ہے

میں دیکھا پایا سمجھا اپنے میں اُس کو ہر دم
دل میں نظر میں اُس کا جلوہ نہاں عیاں ہے

لـــــــولاک[3] جب کہا حق شانِ محمدی میں
تعریف مجھ سے کیا ہو خاصر میری زباں سے

پیتے ہی جامِ وحدت بیخود ہوا کچھ ایسا
یہ جانتا نہیں ہے خالدؔ تیرا کہاں ہے

[1] سویا ہوا [2] باغی [3] تخلیقِ کائنات

(31)

مضطر[1] ہوں میں اِدھر وہ اُدھر مستِ ناز ہے
میں عرضِ حال کیا کروں وہ بے نیاز ہے

ان کے قدومِ پاک پر سر ہر گھڑی رہے
جس کو نماز کہتے ہیں وہ یہ نماز ہے

بربادِ عشق تیرا جو ہے وہ ہے سُرخرو
جو پائمال تیرا ہے وہ سرفراز ہے

صورت بغیر کیسے حقیقت کا ہو ظہور
بندے کو دیکھ غور سے بندہ نواز ہے

میں کرتا جارہا ہوں جو عصیاں تو فکر کیا
مجھکو تیری شفاعت و رحمت پہ ناز ہے

خالدؔ میں، حق میں دیکھ نہیں کچھ بھی غیریت
جو ہے حقیقت اُس کی، وہی تو مجاز ہے

[1] بے چین وسکون

32

وہ طرحدار نظر میں ہے میرے دل میں ہے
اُس کا دیدار نظر میں ہے میرے دل میں ہے

کس طرح آئے نظر غیر کی صورت جب کہ
یار ہی یار نظر میں ہے میرے دل میں ہے

راز افشا جو کروں میں تہہ و بالا ہوجائے
ایک اسرار نظر میں ہے میرے دل میں ہے

جس سے روشن ہوئے یہ ارض و سماں بس وہی
نُورِ انوار نظر میں ہے میرے دل میں ہے

میں ہوں وہ مستِ ازل کچھ نہیں میخانے سے کام
کیفِ میخوار نظر میں ہے میرے دل میں ہے

غور سے دیکھ نظر آئیگا تجھ کو خالدؔ
مرے سرکار نظر میں ہے میرے دل میں ہے

33

کر رحم ہجر جاناں مجھے کیوں ستا رہا ہے
دل مضطرب ہے میرا دم نکلا جارہا ہے
لاکھوں ستم اُٹھا کر فرقت میں مر مٹے جب
اب حال پر ہمارے انہیں رحم آرہا ہے
غیروں کے بولنے سے جب تم ہو مجھ سے انجان
پھر لطف زندگی کیا' جینے میں کیا رہا ہے
بگڑی میری بنادے' ورنہ مجھے بتادے
اب کیا خیال تیرے دل میں سما رہا ہے
دل لیکے میرا مجھ کو بے موت مارڈالا
اب جور وظلم کیوں ہے' اب مجھ میں کیا رہا ہے
آنکھیں ملا کے لاکھوں عشاق مار ڈالے
اعجازِ لب تو دیکھو مُردے جِلا رہا ہے
خوش قسمتی تو دیکھو' خالدؔ وہ کہہ رہے ہیں
دیوانہ جو ہے میرا دیکھو وہ آرہا ہے

34

ہر نشاں بن کے بے نشاں تُو ہے
سب میں موجود جانِ جاں تُو ہے

حُسن کی تیری سب نمایش ہے
عشقِ عاشق میں بے گماں تُو ہے

ہر تعین میں خود نہاں ہو کر
سب میں کیا پھر عیاں بیاں تُو ہے

جلوہ گر رہ کے ہر مکان میں تُو
پھر مقیمِ لامکاں تُو ہے

نور واحد ہے خود خدا کا تُو
نورِ انوارِ این و آں تُو ہے

تو جو چاہے کرے تُو قادر ہے
حق کا محبوب حق کی شان تُو ہے

رب العزت کی اس خدائی میں
میرے سرکار حکمراں تُو ہے

ناز ہے تیری بے نیازی پر
ناز بردار سب کا ہاں تُو ہے

سرِ وحدت کو پاکے ہے خاموش
رازدارِ خدا میاں تُو ہے

پا رہا ہے جو درد و غم میں مجھے
اپنے خالد پہ مہر باں تُو ہے

35

میں در پہ تیرے خواجہ خستہ و خوار آیا
بگڑی میری بنادو با حالِ زار آیا

صد شکر ہے کہ میری آہِ رسا اثر کی
جو ہوکے مضطرب وہ میرے پاس یارآیا

تا زیست دیکھنے کو آیا نہیں تو پھر کیوں
مرنے کے بعد ظالم سوئے مزار آیا

آتے ہی یاد تیری آنکھوں سے خون ٹپکا
ہر گز نہ لمحہ بھر بھی دل کو قرار آیا

گو لاکھ مجھ پر ظلم و جور و جفا کیا تو
اس پر بھی دلکو میرے تجھ پر ہی پیار آیا

بحرِ الم میں کشتی حسرت کی ڈوبتی ہے
کر پار بیڑہ در پر تیرے میں یار آیا

بیمارِ عشق پر گو روتی ہے سب خدائی
لیکن نہ اس پہ تجھکو کچھ رحم و پیار آیا

کیوں کہکے **نحن اقرب** تو ہے نظر سے اوجھل
کیوں ایسا جگ میں لیکر نقش و نگار آیا

کردے عفو تو خواجہ عصیاں و جرم اُسکے
نادم ہو در پہ خالدؔ زار و زار آیا

36

لاج رکھنے والے رکھ لے لاج اب بڑھ چلا دردِ دِل محتاج اب
زندگی دو بھر ہوئی مشکل میں ہوں دستگیری کر تو رکھ لے لاج اب
ساقیٔ کوثر کا صدقہ دیجئے جامِ وحدت اپنے ہاتھوں آج اب
کر عطا نعلین کا صدقہ مجھے تاکہ ہوجائے میری معراج اب
آپ کی ادنیٰ توجہ ہو تو بس سب سنور جائیں گے بگڑے کاج اب
آپ کی چشمِ عنایت چاہیئے ختم ہوجائیگا ورنہ راج اب
یا وجودیؒ آپکے جانے سے اب مل گیا دونوں جہاں کا راج اب
کچھ تصدق اپنا دلوادیجئے
خالدِ عاصی کو خواجہ آج اب